e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

روزنامہ اودھ نامہ
LUCKNOW
avadhnama

Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 198 Tuesday , April 22 2025 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۴) شمارہ نمبر(۱۹۸) لکھنؤ، بروز منگل ۲۲-اپریل ۲۰۲۵ء، مطابق ۲۳/شوال المکرم ۱۴۴۶ھ صفحات-۸

مسلم پرسنل لا بورڈ کا تحفظ اوقاف کنونشن تال کٹورہ اسٹیڈیم میں

نئی دہلی۔ وقف ترمیمی قانون کے خلاف ملک گیر احتجاج کے سلسلہ کو دراز کرتے ہوئے آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ 22 اپریل بروز منگل صبح دس بجے تالکٹورہ انڈور اسٹیڈیم میں "تحفظ اوقاف کانفرنس" کا انعقاد کر رہا ہے، جس کی صدارت بورڈ کے صدر مولانا خالد سیف اللہ رحمانی کریں گے۔ اس کانفرنس کے داعیوں میں بورڈ کے نائب صدور میں مولانا سید ارشد مدنی، مولانا عبید اللہ خاں اعظمی، سید سعادت اللہ حسینی، مولانا اصغر امام مہدی سلفی، مولانا محمد علی محسن نقوی، مولانا سید محمود اسعد مدنی، بورڈ کے جنرل سکریٹری مولانا فضل الرحیم مجددی اور بورڈ کے ترجمان ڈاکٹر سید قاسم رسول الیاس شامل ہیں۔ اس کانفرنس سے ملک کے ممتاز مسلم قائدین، اپوزیشن جماعتوں کے قائدین، ارکان پارلیمنٹ، سول سوسائٹی کے کارکنان اور اقلیتی گروپوں کے قائدین خطاب کریں گے۔ وقف ایکٹ میں کی گئی حالیہ ترامیم نے وقف کی انتظامیہ کے لیے اہم چیلنجز پیدا کیے ہیں۔

اسرو کا تاریخی قدم، دوسری بار اسپیڈیکس کو ڈاک کیا

چنئی۔ (یو این آئی) انڈین اسپیس ریسرچ آرگنائزیشن (اسرو) نے پیر کو چار مہینوں میں دوسری بار اسپیڈیکس سیٹلائٹس۔ اسپیڈیکس 01 (ٹارگٹ) اور اسپیڈیکس 02 (چیزر) کو کامیابی کے ساتھ ڈاکنگ کر کے ایک نیا سنگ میل حاصل کیا۔ غور طلب ہے کہ ان دونوں سیٹلائٹس کو 30 دسمبر 2024 کو اسپیڈکس ڈاکنگ ایکسپیریمنٹ مشن کے تحت لانچ کیا گیا تھا اور اسرو نے اپنی پہلی کوشش میں اسے کامیابی کے ساتھ ڈاک اور انڈاک کیا تھا۔ چار مہینوں میں یہ دوسرا موقع ہے کہ اس سال جنوری میں پہلی کامیاب کوشش کے بعد دو ماہ بعد دو سیٹلائٹس کو ڈاک اور ان ڈوک کیا گیا ہے۔ مرکزی وزیر مملکت برائے خلائی ڈاکٹر جیتیندر سنگھ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں لکھا کہ "یہ بتاتے ہوئے خوشی ہے کہ سیٹلائٹس کی دوسری ڈاکنگ کامیابی کے ساتھ مکمل ہو گئی ہے۔

انتظامی خدمات میں اصلاحات ضروری: پی ایم مودی

دنیا چاہے کتنی ہی ٹیکنالوجی پر حاوی ہو جائے، انسانی فیصلوں کی اہمیت کم نہیں ہوگی، ایڈمنسٹریٹیو افسران سے وزیر اعظم کا خطاب

نئی دہلی۔ (یو این آئی) انتظامی خدمات میں اصلاحات کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی نے آج کہا کہ ملک کی بڑھتی ہوئی امنگوں اور اعلیٰ مقاصد کو پورا کرنے میں ایڈمنسٹریٹیو افسران کا بہت بڑا کردار اور بہت بڑی ذمہ داری ہے اور سب کی نظریں افسران پر ہوتی ہیں مسٹر مودی نے 17 ویں پبلک سروس ڈے کے موقع پر یہاں ملک بھر سے جمع ہوئے ایڈمنسٹریٹیو افسران سے خطاب کرتے ہوئے اس خیال کا اظہار کیا۔ وزیر اعظم نے کہا "انرجی سیکیورٹی سے متعلق اہداف، صاف توانائی سے متعلق اہداف، کھیلوں کے میدان سے لے کر خلائی سائنس کے میدان تک...... ہر شعبے میں ملک کا پرچم نئی بلندیوں پر لہرانا ہے۔...... جب میں بات کرتا ہوں اور جب ملک سوچتا ہے، سب کی نظریں آپ پر ہوتی ہیں، اعتماد آپ سب پر ہوتا ہے، میرے تمام ساتھیوں کی بہت بڑی ذمہ داری ہے۔"

مسٹر مودی نے کہا "آپ کو بھی جلد از جلد ہندوستان کو دنیا کی تیسری سب سے بڑی معیشت بنانا ہے۔ آپ سب کو اس بات کو یقینی بنانا ہوگا کہ اس کام میں کوئی تاخیر نہ ہو۔ انہوں نے کہا، یہ سرکاری ملازمین کی اصلاحات کو نئے انداز میں ڈیزائن کئے جانے کا وقت ہے، ہمیں اصلاحات کو تیز کرنا ہوگا اور دونوں کا اسکیل بڑھانا ہوگا۔" یونین کونسل آف منسٹرس اپنے کابینی رفیق ڈاکٹر جیتیندر سنگھ، وزیر اعظم کے دفتر کے پرنسپل سکریٹری شکتی کانت داس، کابینہ سکریٹری ڈاکٹر ٹی وی سوامی ناتھن اور مرکزی حکومت کے کچھ دیگر سینئر ایڈمنسٹریٹیو افسروں کی موجودگی میں وزیر اعظم نے کہا "انفراسٹرکچر ہو، قابل تجدید توانائی کے اہداف ہوں، اندرونی سلامتی ہو، ہمارا مقصد بدعنوانی کا خاتمہ ہو، سماجی بہبود کی اسکیمیں ہوں، اولمپک سے متعلق اہداف ہوں، کھیلوں سے متعلق اہداف ہوں، ہمیں ہر شعبے میں نئی اصلاحات لانی ہوں گی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہمیں اپنا کام کرتے ہوئے یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے کہ دنیا چاہے کتنی ہی ٹیکنالوجی پر حاوی ہو جائے، انسانی فیصلوں کی اہمیت کم نہیں ہوگی۔

انہوں نے کہا کہ حساس بنیں، غریبوں کی آواز سنیں، غریبوں کے مسائل کو سمجھیں، انہیں حل کرنے کو اپنی ترجیح بنائیں، جس طرح مہمان خدا ہے، ہمیں اس منتر پر عمل کرنا ہوگا کہ شہری خدا ہے۔ انہوں نے کہا "آپ کو نہ صرف ہندوستان کے ایک ایڈمنسٹریٹیو افسر کے طور پر بلکہ ایک ترقی یافتہ ہندوستان کے معمار کے طور پر بھی ذمہ داری کے لیے خود کو تیار کرنا ہوگا۔" انہوں نے کہا "اب وقت بدل گیا ہے، دوستو، میں آنے والے ہندوستان کو جس شکل میں دیکھ رہا ہوں، وہ خواب جو میں 140 کروڑ ہندوستانیوں کی آنکھوں میں دیکھ رہا ہوں اور اسی لیے میں اب کہہ رہا ہوں کہ آپ صرف سرکاری ملازمین (ایڈمنسٹریٹیو افسران) نہیں ہیں، آپ نئے ہندوستان کے معمار ہیں، آئیے اپنے آپ کو ایک معمار کی ذمہ داری کو پورا کرنے کے قابل بنائیں، آئیے ہر ایک انسان کو اپنے خوابوں کے مطابق زندگی گزارنے کا موقع دیں۔ انہیں اپنے خواب بنا کر آپ دیکھیں گے کہ آپ اپنی آنکھوں کے سامنے ایک ترقی یافتہ ہندوستان دیکھ سکیں گے۔

وزیر اعظم نے کہا "آج جب میں یہ تقریر کر رہا ہوں تو میری نظر وہاں بیٹھی ایک چھوٹی سی گڑیا پر پڑی، شاید وہ 2047 میں یہیں کہیں بیٹھی ہوگی۔ یہ خواب ہمارے ہونے چاہئیں، ترقی یافتہ ہندوستان کا یہی ہمارا مقصد ہونا چاہیے۔" وزیر اعظم نے کہا کہ تیزی سے بدلتی دنیا میں ہماری حکومتی مشینری، ہمارے کام کاج، ہماری پالیسی سازی کا عمل پرانے طریقے سے کام نہیں کر سکتا۔ انہوں نے کہا کہ 2014 سے ملک میں نظام کی تبدیلی ایک تاریخی تبدیلی شروع ہوئی ہے۔ ہم خود کو اس تیز رفتاری کے مطابق ڈھال رہے ہیں۔ انہوں نے کہا "آج ہندوستان کا پرامید معاشرہ، ہندوستان کے نوجوان، ہندوستان کے کسان، ہندوستان کی خواتین، آج جس بلندی پر ان کے خواب اڑ رہے ہیں، وہ واقعی بے مثال ہے۔

امریکی نائب صدر جے ڈی وینس کی پی ایم مودی سے ملاقات

دونوں کے درمیان دوطرفہ بات چیت

نئی دہلی۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے امریکہ کے نائب صدر جے ڈی وینس اور امریکہ کی دوسری خاتون اوشا وانس کا ان کی سرکاری رہائش گاہ پر خیر مقدم کیا ہے۔ اس دوران جے ڈی وانس اور اوشا وانس بھی اپنے تین بچوں کے ساتھ وزیر اعظم کی رہائش گاہ پہنچ گئے۔ جس کو بھی پی ایم مودی پیار کرتے ہوئے دکھائی دیے۔ وزیر اعظم مودی نے سب سے پہلے امریکی نائب صدر جے ڈی وانس کا رسمی طور پر خیر مقدم کیا۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ جے ڈی وانس صاحب اور ان کا خاندان چار روزہ دورے پر ہندوستان آئے ہیں۔ اس دوران وزیر اعظم مودی نے امریکہ کی دوسری خاتون اور جے ڈی وانس کی اہلیہ اوشا وانس کا بھی اپنی سرکاری رہائش گاہ پر خیر مقدم کیا۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ اوشا وانس کا آبائی گھر آندھرا پردیش میں ہے۔ اوشا وانس کے والدین آندھرا پردیش کے مغربی گوداوری ضلع کے وڈلورو گاؤں سے ہیں۔

امریکہ کے نائب صدر جے ڈی وینس اپنے اہل خانہ کے ساتھ یہاں سوامی نارائن اکشردھام مندر پہنچے۔ مسٹر وینس پیر کو ہوائی اڈے سے سیدھے سوامی نارائن اکشردھام مندر پہنچے۔ اس دوران انہوں نے مندر میں دکھائے گئے ہندوستانی فن، فن تعمیر اور ثقافتی ورثے کا مشاہدہ کیا۔ یہ قابل ذکر ہے کہ سوامی نارائن اکشردھام مندر روایتی ہندو فن تعمیر، روحانیت، ثقافتی فراوانی اور جدید انتظامی اصولوں کا ایک منفرد سنگم ہے۔ مسٹر وینس کے دورے کو عقیدت، امن اور اتحاد کی مشترکہ اقدار کی علامت کے طور پر دیکھا جا رہا ہے، جو ہندوستان اور امریکہ کے درمیان تعلقات کو مضبوط رکھتے ہیں۔

پوپ فرانسس نے 88 سال کی عمر میں دنیا کو کہا الوداع

کیتھولک غم میں ڈوبے، ہندوستان میں بھی سوگ کا ماحول، پی ایم مودی، کھڑگے، راہل اور پرینکا سمیت کئی لیڈران کا اظہار تعزیت

ویٹیکن سٹی (ایجنسی) ویٹیکن سٹی میں آج پوپ فرانسس کا طویل علالت کے بعد انتقال ہو گیا۔ وہ طویل مدت سے کئی طرح کے امراض میں مبتلا تھے۔ نمونیا کی شکایت کے بعد انھیں گزشتہ دنوں اسپتال میں داخل کرایا گیا تھا۔ 88 سالہ پوپ فرانسس کے انتقال کی خبر ویٹیکن سٹی سے دی گئی ہے۔ ایک دن قبل ہی انھوں نے امریکہ کے نائب صدر جیڈی وینس سے ملاقات کی تھی۔ ان کی موت نے پوری دنیا کے تقریباً 1.4 ارب کیتھولک آبادی کو غم میں غرق کر دیا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق پوپ فرانسس گزشتہ ایک ہفتے سے برونکائٹس سے متاثر تھے اور انھیں گزشتہ جمعہ (14 فروری) کو اسپتال میں داخل کرایا گیا تھا۔ ان کی حالت ہر گزرتے دن کے ساتھ بگڑتی چلی گئی، کیونکہ ڈاکٹروں کو 'پیچیدہ علاج والی حالت' کے سبب پوپ فرانسس کے سانس کی نلی کے انفکشن سے متعلق علاج میں تبدیلی کرنی پڑی، اور پھر ایکسرے کرانے پر تصدیق ہوئی کہ وہ ڈبل نمونیا سے متاثر تھے۔

پوپ فرانسس گزشتہ ہفتہ سینٹ پیٹرس اسکوائر میں روایتی اتوار کے دعائیہ اجلاس اور کیتھولک چرچ کی سالگرہ منانے کے لیے اجتماعی دعاء کی قیادت نہیں کر پائے تھے، کیونکہ ان کی طبیعت بے حد خراب تھی۔ ان کی خراب صحت کے سبب پہلے سے طے کردہ ان کے پروگرام بھی کینسل کر دیے گئے تھے۔ ڈاکٹروں نے انھیں پوری طرح سے آرام کرنے کا مشورہ دیا تھا، لیکن پہلے ان کی حالت کو 'مستحکم' بتائے جانے کے باوجود ویٹیکن نے ہفتہ کی شام کو ایک اپڈیٹ جاری کیا جس میں کہا گیا کہ طویل مدت سے سانس لینے میں تکلیف کے بعد ان کی حالت بگڑ گئی ہے۔ خبر رساں ایجنسی اے پی کی ایک رپورٹ کے مطابق پوپ فرانسس کے انتقال کا اعلان ویٹیکن کے کیمرلینگو کارڈینل کیوین فیریل نے کیا۔ کیمرلینگو کارڈینل دراصل ویٹیکن سٹی میں ایک ایڈمنسٹریٹو عہدہ ہے، جس کا کام خزانہ کی دیکھ ریکھ کرنا اور شہر میں انتظامی امور دیکھنا ہے۔

پوپ فرانسس کے انتقال کی خبر نے پوری دنیا میں غم کا ماحول پیدا کر دیا ہے۔ ہندوستان میں بھی سیاسی و سماجی لیڈران کے ذریعہ اظہار تعزیت کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی، راجیہ سبھا میں حزب اختلاف کے قائد ملکارجن کھڑگے، لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی، رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی سمیت کئی سیاسی ہستیوں نے پوپ فرانسس کے انتقال پر اپنے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے پوپ فرانسس کے ساتھ اپنی کچھ تصویریں سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر شیئر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "پوپ فرانسس کے انتقال سے بہت غمزدہ ہوں۔ غم اور یادوں کے اس لمحہ میں عالمی کیتھولک طبقہ کے تئیں میری گہری ہمدردی۔"

جھارکھنڈ کے بوکارو میں تصادم، 8 نکسلیوں کی موت

رانچی (ایجنسی) جھارکھنڈ کے بوکارو ضلع کے لگو پہاڑ کے دامن میں پولیس اور سی آر پی ایف کی ٹیم کے ساتھ نکسلیوں کا زبردست تصادم چل رہا ہے۔ اس تصادم میں اب تک 8 نکسلیوں کے مارے جانے کی خبر ہے۔ سلامتی دستوں کی ٹیم کی قیادت کوئلہ علاقے کے ڈی آئی جی سریندر کمار جھا، ایس پی منوج سورگیاری سمیت دیگر افسران کر رہے ہیں۔ ذرائع کے مطابق مارے گئے نکسلیوں میں ایک کروڑ روپے کا انعامی دو یک دستے بھی شامل ہے۔ جائے وقوع سے ایک انساس رائفل اور ایک سیلف لوڈنگ رائفل برآمد کی گئی ہے۔ پولیس اور نکسلیوں کے درمیان تصادم جاری ہے اور رک رک گولی باری ہو رہی ہے۔ بوکارو کے للپنیا تھانہ حلقہ کے منڈا ٹولی وسوسو کے نزدیک یہ تصادم پیر کی صبح شروع ہوا۔ سرچ آپریشن کے ساتھ ساتھ مارے گئے نکسلیوں کی شناخت بھی کی جا رہی ہے۔ افسروں نے بتایا کہ 209 کمانڈو بٹالین فار ریزولیوٹ ایکشن (کوبرا) کے جوانوں نے مہم شروع کی جس میں دو نکسلی مارے گئے اور دو انساس رائفل، ایک سیلف لوڈنگ رائفل (ایس ایل آر) اور ایک پستول ضبط کی گئی۔ افسروں کے مطابق تصادم میں کسی بھی پولیس اہلکار یا جوان کے زخمی ہونے کی خبر نہیں ہے۔ کوبرا سی آر پی ایف کی خاص یونٹ ہے جو جنگلی جنگ سے متعلق حکمت عملی میں مہارت کے لیے جانی جاتی ہے۔ واضح رہے کہ گزشتہ 22 جنوری کو بھی بوکارو میں پولیس اور ماؤوادیوں کے درمیان مڈبھیڑ ہوئی تھی جس میں دو نکسلی مارے گئے تھے۔ مارے گئے نکسلیوں کی شناخت منوج باسکی اور گرفتار 15 لاکھ کے انعامی نکسلی کی اہلیہ شانتی دیوی کے طور پر ہوئی تھی۔

نشی کانت دوبے کے خلاف توہین عدالت کی درخواست

عرضی گزار کو عدالت کی اجازت کی ضرورت نہیں: سپریم کورٹ

نئی دہلی: (ایجنسی) سپریم کورٹ نے پیر کو عرضی گزار کے وکیل سے کہا کہ انہیں بی جے پی کے رکن پارلیمنٹ نشی کانت دوبے کے خلاف توہین عدالت کی درخواست دائر کرنے کے لیے عدالت کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔ قابل ذکر ہے کہ دوبے نے سپریم کورٹ اور چیف جسٹس آف انڈیا (سی جے آئی) سنجیو کھنہ کے خلاف متنازع بیان دیا ہے۔ جسٹس بی آر گوئی اور آگسٹین جارج مسیح کی بنچ نے مسٹر دوبے کے خلاف توہین عدالت کی درخواست دائر کرنے کی کوشش کرنے والے ایک وکیل سے کہا کہ انہیں اس معاملے میں عرضی داخل کرنے کے لیے (سپریم کورٹ) کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اٹارنی جنرل سے مناسب اجازت لینے کی ضرورت ہے۔ جب ایک وکیل نے معاملہ (معاملے میں) کا ذکر کیا تو بنچ نے کہا کہ اسے اٹارنی جنرل آر وینکٹ رمانی سے مناسب رضامندی لینا چاہیے۔ بنچ نے واضح کیا کہ درخواست گزار کو اس معاملے میں اٹارنی جنرل سے منظوری لینے کی ضرورت ہے۔ عدالت نے یہ بھی واضح کیا کہ انہیں اس سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ بنچ نے کہا آپ اسے (درخواست) دائر کریں، آپ کو اسے دائر کرنے کے لیے ہماری اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔ اس سے قبل سنیچر کو بی جے پی نے سپریم کورٹ پر دوبے کی تنقید سے خود کو الگ کر لیا۔ پارٹی کے صدر جے پی نڈا نے ان تبصروں کو ان کی ذاتی رائے کے طور پر بیان کیا۔ آج یہ معاملہ جسٹس بی آر گوائی اور جسٹس آگسٹین جارج مسیح کی سربراہی والی بنچ کے سامنے پیش کیا گیا۔ درخواست گزار کی نمائندگی کرنے والے وکیل نے بی جے پی کے رکن پارلیمنٹ کے متنازع تبصروں کے بارے میں حالیہ رپورٹس کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ وہ عدالت کی اجازت سے توہین عدالت کی درخواست دائر کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس پر جسٹس گوائی نے کہا کہ "آپ اسے فائل کریں۔ اسے فائل کرنے کے لیے، آپ کو ہماری اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔"

اگلے دو سال میں قدرتی کھیتی پر تقریباً دو ارب خرچ کرے گی یوگی حکومت

لکھنؤ۔ (یو این آئی) اتر پردیش حکومت اگلے دو سال میں قدرتی کھیتی پر دو ارب روپے کی سرمایہ کاری کرے گی۔ سرکاری ذرائع نے پیر کو بتایا کہ مٹی میں بھاری دھاتوں کی مسلسل بڑھتی ہوئی سطح زراعت کے شعبے کے لیے ایک بڑا بحران ہے۔ ایک عالمی رپورٹ کے مطابق تقریباً 15 فیصد قابل کاشت زمین بھاری دھاتوں سے آلودہ ہو چکی ہے۔ یہ تقریباً 1.4 بلین لوگوں کو براہ راست متاثر کرتی ہے جن کا اس طرح کے علاقوں سے زیادہ رابطہ ہے۔ تحقیق کے مطابق ایسے کئی علاقوں کی مٹی میں آرسینک، کیڈمیم، کوبالٹ، کرومیم، کاپر، نکل، سیسے جیسی خطرناک دھاتوں کی مقدار خطرناک حد تک پہنچ چکی ہے۔ یارک یونیورسٹی کے ماہرین حیاتیات کے مطابق یہ دھاتیں خوراک، پانی اور ہوا کے ذریعے انسانوں، جانوروں اور آبی مخلوقات تک پہنچ رہی ہیں۔ اس سے طویل مدت میں ان کی صحت کو شدید خطرہ لاحق ہے۔ زمین میں بھاری دھاتوں کے پہنچنے کے ذرائع کان کنی، صنعتی اخراج، فضلہ کو غیر منصوبہ بند طریقے سے ٹھکانے لگانے اور کاشتکاری میں کیمیائی کھادوں اور کیڑے مار ادویات کا ضرورت سے زیادہ استعمال ہیں۔ خاص طور پر فاسفیٹک کھاد۔ اس کا واحد حل آرگینک یا قدرتی کاشتکاری ہے۔ کاشتکاری جو غیر زہریلی ہو۔ ماحولیات دوست ہو۔ ساتھ ہی غیر متوقع موسم زیادہ گرمی، سوکھا اور پانی جمع ہونے اور پانی کو برداشت کرنے والا ہے۔

انتخابی نظام میں بہت کچھ گڑبڑ چل رہا ہے: راہل گاندھی

کانگریس رہنما اور اپوزیشن لیڈر نے امریکہ میں الیکشن کمیشن پر سنگین الزامات لگائے، مہاراشٹر انتخاب کا معاملہ اٹھایا

بوسٹن (ایجنسی) کانگریس رہنما اور لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی امریکہ کے دورے پر ہیں۔ انہوں نے بوسٹن پہنچنے کے بعد یہاں براؤن یونیورسٹی میں طلبا کے ساتھ ایک سیشن کیا۔ اس میں انہوں نے ہندوستان میں انتخابی نظام میں 'سنگین مسئلہ' کی بات کرتے ہوئے مہاراشٹر انتخاب کا معاملہ اٹھایا۔ راہل گاندھی نے کہا، "آسان لفظوں میں کہیں تو اسمبلی انتخابات میں مہاراشٹر میں نوجوانوں کی تعداد سے زیادہ ووٹنگ ہوئی ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے۔ الیکشن کمیشن نے ہمیں شام 5:30 بجے تک کی ووٹنگ کا ڈاٹا دیا اور شام 5:30 سے 7:30 بجے کے درمیان جب ووٹنگ بند ہونی چاہیے تھی، 65 لاکھ ووٹروں نے ووٹنگ کر دی۔ اب، ایسا ہونا جسمانی طور پر ممکن نہیں ہے، ہے نا؟ کیونکہ ایک ووٹر کو ووٹنگ کرنے میں تقریباً 3 منٹ لگتے ہیں اور اگر آپ حساب کریں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ رات 2 بجے تک ووٹروں کی لائنیں لگی رہیں اور وہ پوری رات ووٹنگ کرتے رہے، اور ایسا نہیں ہوا۔" راہل نے کہا کہ ہم نے ان سے (الیکشن کمیشن) سوال کیا کہ کیا ویڈیو گرافی ہو رہی ہے۔ انہوں نے نہ صرف ویڈیو گرافی سے انکار کر دیا بلکہ انہوں نے قانون ہی بدل دیا، اس لیے اب آپ ویڈیو گرافی کے لیے نہیں کہہ سکتے۔ راہل نے آگے کہا کہ ہمارے لیے یہ بہت صاف تھا کہ الیکشن کمیشن سمجھوتہ کر چکا ہے۔ یہ بہت صاف ہے کہ نظام میں کچھ بہت گڑبڑ ہے۔ ہم نے اسے عوامی طور سے کہا، میں نے اسے کئی بار کہا ہے۔

اس سے قبل الیکشن کمیشن نے کہا تھا کہ سیاسی جماعتوں کی جانب سے لگائے گئے ووٹر لسٹ میں ہیرا پھیری کے الزامات بے بنیاد ہیں۔ دریں اثنا، بوسٹن میں تارکین وطن کمیونٹی سے خطاب کرتے ہوئے راہل گاندھی نے ہندوستان-امریکہ تعلقات کے بارے میں بھی بات کی اور امید ظاہر کی کہ دونوں ممالک مل کر کام کرتے رہیں گے۔ راہل گاندھی نے کہا ہماری امریکہ کے ساتھ شراکت داری ہے اور امید ہے کہ ہم مل کر کام کرتے رہیں گے۔ انہوں نے کانگریس کے نظریات اور پرچم کو امریکہ لے جانے پر عوام کا شکریہ ادا کیا۔ راہل گاندھی نے کہا کہ آپ بھروسہ کرتے ہیں، آپ دوسرے لوگوں کی بات سنتے ہیں اور ان کا احترام کرتے ہیں۔ کانگریس پارٹی اور ہمارے خاندان میں ایسا ہی ہوتا ہے۔ جھنڈا یہاں لے کر چلنے کے لیے شکریہ، یہ بہت مشکل کام ہے۔ انہوں نے کہا کہ لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف اپنے دورہ امریکہ کے ایک حصے کے طور پر پیر کو براؤن یونیورسٹی سے بھی خطاب کریں گے۔ مہاراشٹر انتخاب کی بات کی جائے تو گزشتہ سال نومبر کے مہینے میں ریاست میں اسمبلی انتخابات ہوئے تھے۔ اس میں بی جے پی کی قیادت والی 'مہایوتی' نے سب سے زیادہ سیٹیں جیتی تھیں۔ این ڈی اے اتحاد کو 235 سیٹوں پر کامیابی ملی تھی جس میں 132 سیٹیں بی جے پی نے حاصل کی تھیں۔ وہیں ایکناتھ شندے کی شیوسینا نے 60 اور اجیت پوار کی این سی پی نے 41 سیٹوں پر قبضہ کیا تھا۔ وہیں دوسری طرف مہاوکاس اگھاڑی کی طرف سے شیوسینا کو 20، کانگریس کو 16 اور شرد پوار کی این سی پی کو 10 سیٹیں ملی تھیں۔ اپوزیشن نے اس انتخاب کو لے کر کئی بار سوال اٹھائے ہیں۔

اب کسی بھی عمر کے نابالغ بینک کھاتہ کھول سکتے ہیں: آر بی آئی

ممبئی۔ (یو این آئی) ریزرو بینک آف انڈیا (آر بی آئی) نے آج کہا کہ اب کسی بھی عمر کے نابالغ اپنے سرپرستوں کے ذریعہ بینک میں بچت اور فکسڈ ڈپازٹ اکاؤنٹ کھول سکتے ہیں۔ آر بی آئی نے پیر کو تمام تجارتی اور کوآپریٹو بینکوں کو جاری کردہ ایک نوٹیفکیشن میں نابالغوں کے لیے ڈپازٹ اکاؤنٹس کھولنے اور چلانے سے متعلق نئی ہدایات جاری کی ہیں، جو 01 جولائی 2025 سے لاگو ہوں گی۔ آر بی آئی نے یہ قدم موجودہ قوانین کا جائزہ لینے اور انہیں مزید عملی اور ہموار بنانے کے مقصد سے اٹھایا ہے۔ نئے رہنما خطوط کے تحت اب کسی بھی عمر کے نابالغ اپنے سرپرستوں کے ذریعے بچت اور فکسڈ ڈپازٹ اکاؤنٹ کھول سکتے ہیں۔ نیز 10 سال اور اس سے زیادہ عمر کے نابالغ، اگر اہل ہیں، بینک کی رسک مینجمنٹ پالیسی کے تحت آزادانہ طور پر اکاؤنٹ کھولنے اور چلانے کے اہل ہوں گے۔ آر بی آئی نے یہ بھی واضح کیا ہے کہ اکثریت حاصل کرنے پر تازہ آپریٹنگ ہدایات اور اکاؤنٹ ہولڈر کے دستخطی نمونے حاصل کیے جائیں گے اور اگر اکاؤنٹ کسی سرپرست کے ذریعے چلایا گیا ہو تو بیلنس کی تصدیق کی جائے گی۔

مالیگاؤں 2008 بم دھماکہ مقدمہ، نچلی عدالت نے فیصلہ محفوظ کیا

ممبئی۔ (یو این آئی) مالیگاؤں 2008 / بم دھماکہ مقدمہ میں گذشتہ کل خصوصی این آئی اے عدالت نے این آئی اے کی جانب سے تحریری بحث عدالت میں داخل کیئے جانے کے بعد فیصلہ محفوظ کر لیا یعنی کہ فریقین کی بحث کا باقاعدہ اختتام عمل میں آیا، عدالت کو اس مقام تک پہنچنے کے لیئے 17 / سال کا طویل وقفہ لگا، اس درمیان ٹرائل کورٹ میں یکے بعد دیگرے پانچ خصوصی ججوں نے اس مقدمہ کی سماعت کی۔ قومی تفتیشی ایجنسی (این آئی اے) کی جانب سے خصوصی وکیل استغاثہ اوینا اس رسال نے تقریباً ڈیڑھ ہزار صفحات پر مشتمل تحریری بحث داخل کی اور سادھوی پرگیہ سنگھ ٹھاکر سمیت تمام ملزمین کو سخت سے سخت سزائیں دینے کی عدالت سے گذارش کی یعنی کہ پھانسی کی سزا سے لیکر عمر قید کی سزا دیئے جانے کی عدالت سے گذارش کی گئی۔ اپنی تحریری بحث میں این آئی اے نے عدالت کو بتایا کہ گواہان کے بیانات، دستاویزات، الیکٹرانک ثبوت اور دیگر قابل قبول ثبوت و شواہد کی روشنی میں استغاثہ [illegible]

گیا تھا تاکہ لوگوں کو دہشت زدہ کیا جاسکے اور دو فرقوں کے درمیان کشیدگی پیدا کی جاسکے۔ بم دھماکہ کرنے کا مقصد ملک کی داخلی سلامتی کو نقصان پہنچانا بھی تھا۔ ملزمین مالیگاؤں میں بم دھماکہ کر کے مسلمانوں میں دہشت پیدا کرنا چاہتے تھے اور ملزمین ایک بڑی سازش کے ذریعہ ہندو راشٹر (آریہ ورت) قائم کرنا چاہتے تھے۔ ملزمین نے ابھنو بھارت نامی تنظیم کے بینر تلے ان سب امور کو انجام دیا تھا۔ این آئی اے نے عدالت سے ملزمین کو یو اے پی اے قانون کی دفعات 18 اور 19 / تعزیرات ہند کی دفعات 302,307,324,326,427,153A اور دھماکہ خیز مادہ کے قانون کی دفعات 3,4,5,6 کے تحت سزائیں دیئے جانے کی گذارش کی ہے۔ یو اے پی اے قانون کی دفعہ 16 / کے مطابق دہشت گردانہ کارروائی میں اگر کسی کی جان جاتی ہے تو الزام ثابت ہونے کی صورت میں ملزم کو پھانسی کی سزا اور جرمانہ عائد کیا جاسکتا ہے۔ این آئی اے کی تحریری بحث میں یہ بھی درج کیا گیا ہے کہ [illegible]

مرشد آباد تشدد: سپریم کورٹ کا مرکزی فورسز کی تعیناتی سے انکار

مقدمہ دائر کرنے والے وکیل کی بھی سخت سرزنش، عدالت عظمیٰ نے عرضی واپس لینے کا دیا حکم

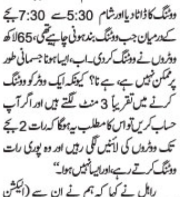

کلکتہ۔ (یو این آئی) سپریم کورٹ نے مرشد آباد میں ہنگامہ آرائی سے متعلق دائر مقدمہ واپس لینے کا حکم دیا ہے۔ پیر کو جسٹس سوریہ کانت اور این کے سنگھ کی بنچ نے کیس کی قابلیت پر سوال اٹھایا اور مقدمہ دائر کرنے والے وکیل کی بھی سخت سرزنش کی۔ ججوں نے تبصرہ کیا کہ وکیل کو مزید مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے۔ وقف ترمیمی قانون کے خلاف احتجاج کے دوران مرشد آباد میں حالات خراب ہو گئے تھے۔ غیر سرکاری ذرائع [illegible]

لیے سپریم کورٹ کی نگرانی میں ایک خصوصی ٹیم چاہتے [illegible]

کا کوئی میرٹ نہیں ہے۔ جسٹس کانت نے کہا کہ اس معاملے میں مداخلت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس کے بعد مدعی کے وکیل کو مقدمہ واپس لینے کا حکم دیا گیا۔ تاہم ججز نے غلطی کو درست کرنے کے بعد نیا مقدمہ دائر کرنے کی اجازت دے دی۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ شہریوں کے مسائل سے متعلق مقدمات کی سماعت میں کوئی مشکل نہیں ہے۔ لیکن یہ کیس صرف اور صرف میڈیا رپورٹس پر مبنی ہے۔ مقدمہ درج [illegible]

سنبھل: میٹ فیکٹری تنازعہ

بی جے پی لیڈر سمیت 3 افراد حراست میں، پوچھ تاچھ شروع

سنبھل۔ گوشت فیکٹری اور زمین تنازعہ کے سبب سنبھل میں گہما گہمی دیکھنے کو مل رہی ہے۔ ایس او جی نے بی جے پی کے ایک لیڈر سمیت 3 لوگوں کو حراست میں لے لیا ہے اور پوچھ تاچھ بھی شروع کر دی ہے۔ پولیس فی الحال پورے معاملے پر خاموشی اختیار کیے ہوئے ہے، لیکن علاقے میں چہ میگوئیاں شروع ہو چکی ہیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق حیات نگر تھانہ حلقہ کے سرائے ترین کے تحت ایک مسلم بی جے پی لیڈر کی چمیاولی گاؤں میں گوشت فیکٹری تھی، لیکن کئی سال قبل پیمانہ پورا نہ کرنے کے سبب اسے بند کر دیا گیا تھا۔ بتایا جا رہا ہے کہ سرائے ترین باشندہ ہی ایک دیگر شخص کی بھی چمیاولی میں گوشت فیکٹری ہے۔ کسی شادی کی تقریب میں بی جے پی لیڈر اور گوشت فیکٹری کے مالک کے درمیان تنازعہ ہو گیا۔ بی جے پی لیڈر نے گوشت فیکٹری مالک پر گوشت خریدنے پہنچنے والے کاروباری سے ناجائز رقم وصول کرنے کا الزام عائد کیا۔ اسی بات پر دونوں میں بحث شروع ہو گئی تھی، جس کے بعد گوشت فیکٹری مالک نے بی جے پی لیڈر کے خلاف پولیس سپرنٹنڈنٹ سے شکایت کر دی۔ معاملہ صرف گوشت [illegible]

غزہ: اسرائیلی حملوں میں مزید 39 فلسطینی شہید

18 ماہ سے جاری جنگ میں شہادتوں کی تعداد بڑھ کر 51 ہزار 240 ہوگئی

غزہ میں امدادی کارکنوں کی شہادت: اسرائیلی فوج کا ناکامی کا اعتراف

غزہ (ایجنسی) اسرائیلی فوج نے تازہ فضائی حملوں میں 24 گھنٹوں کے دوران مزید 39 فلسطینیوں کو شہید کر دیا۔ قطری نشریاتی ادارے الجزیرہ کے مطابق غزہ کی وزارت صحت کا کہنا ہے کہ گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران غزہ میں اسرائیلی فضائی حملوں میں کم از کم 39 فلسطینی شہید ہوئے، جس کے بعد 18 ماہ سے جاری جنگ میں شہادتوں کی تعداد بڑھ کر 51 ہزار 240 ہوگئی ہے۔ وزارت کے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ 62 دیگر افراد کو ہسپتالوں میں داخل کرایا گیا، جس کے بعد زخمیوں کی تعداد ایک لاکھ 16 ہزار 931 ہوگئی ہے۔ غزہ سول ڈیفنس اور فلسطین ریڈ کریسنٹ سوسائٹی نے 14 فلسطینی ایمرجنسی ورکرز اور اقوام متحدہ کے ملازم کے قتل کی آزادانہ تحقیقات کا مطالبہ کرتے ہوئے گزشتہ ماہ ہونے والے وحشیانہ قتل کی اسرائیلی تحقیقات کو مسترد کردیا ہے۔ اسرائیل کے انتہائی دائیں بازو کے وزیر خزانہ بیزل سموٹریچ نے کہا ہے کہ یرغمالیوں کی واپسی جنگ کا سب سے اہم مقصد نہیں ہے۔ دائیں بازو کے گیلی اسرائیل ریڈیو اسٹیشن کو ایک انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ ہمیں غزہ کے مسئلے کو مستقل طور پر ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ ان کا یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب چند روز قبل وزیر اعظم بینجمن نیتن یاہو نے قیدیوں کی واپسی کے لیے معاہدے کے مطالبے کو مسترد کر دیا تھا۔ اسرائیل کے سرکاری نشریاتی ادارے کان کی جانب سے شائع ہونے والے تازہ ترین سروے کے مطابق تقریباً 56 فیصد اسرائیلی عوام غزہ میں جنگ کے خاتمے اور فلسطینی قیدیوں کی رہائی کے بدلے حماس کے زیر حراست تمام قیدیوں کی رہائی کے معاہدے کی حمایت کرتے ہیں۔ سروے کے مطابق 22 فیصد اسرائیلی عوام اس طرح کے معاہدے کے مخالف ہیں۔ کنثر انسٹیٹیوٹ کے سروے سے ظاہر ہوتا ہے کہ وزیر اعظم بینجمن نیتن یاہو کی لیکوڈ پارٹی کو پارلیمان میں نشستیں مل رہی ہیں، جب کہ یائر لاپیڈ کی حزب اختلاف یش عتید کی حمایت کمزور ہوئی ہے۔

اسرائیلی فوج نے گزشتہ ماہ غزہ میں 15 فلسطینی امدادی کارکنوں کی شہادت پر پیشہ وارانہ ناکامی کا اعتراف کرتے ہوئے کمانڈنگ افسر کو معطل اور ڈپٹی کمانڈر کو برطرف کردیا ہے۔ غیر ملکی میڈیا رپورٹ کے مطابق اسرائیلی فوج نے اپنی ناکامی کا اعتراف کرتے ہوئے غزہ میں 15 فلسطینی طبی و امدادی کارکنوں کے قتل کی تحقیقات کی تفصیلات جاری کردیں۔ تحقیقاتی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ تحقیقات کے دوران کئی سنگین کوتاہیوں کا انکشاف ہوا ہے، مذکورہ واقعہ غلط فہمی اور احکامات کی خلاف ورزی کا نتیجہ تھا، واقعے میں شامل یونٹ کے ڈپٹی کمانڈر کو نامکمل اور غلط رپورٹ دینے پر برطرف کر دیا گیا ہے۔ اسرائیلی فوج کے مطابق اہلکاروں نے واقعے کے دوران "اندھا دھند فائرنگ" نہیں کی بلکہ انہوں نے ایک واضح خطرہ محسوس کرتے ہوئے فائرنگ کی تھی جسے فوج نے 'عملی غلط فہمی' قرار دیا۔ یاد رہے کہ اس واقعے کے بعد اسرائیلی فوج نے ابتدائی طور پر دعویٰ کیا تھا کہ ایمبولینسیں اور امدادی کارکن واضح طور پر پہلے ریسپانڈرز کے طور پر شناخت نہیں ہورہے تھے اور انہوں نے "مشکوک انداز" میں فوجیوں کے قریب آنے کی کوشش کی تھی۔ تاہم نیویارک ٹائمز کو حاصل ہونے والی ایک موبائل ویڈیو جو مارے گئے ایک امدادی کارکن نے ریکارڈ کی تھی، ظاہر کرتی ہے کہ ٹیم کے ارکان واضح طور پر شناخت کے قابل تھے اور ان پر اسرائیلی فوج کی فائرنگ کئی منٹوں تک جاری رہی۔ دوسری جانب فلسطینی ہلال احمر اور اسرائیلی انسانی حقوق کی تنظیم "بریکنگ دی سائلنس" نے اتوار کو اسرائیلی تحقیقاتی رپورٹ کو مسترد کردیا۔ تنظیم کے صدر یونس الخطیب نے العربیہ ٹی وی سے بات کرتے ہوئے کہا کہ رفح میں ہونے والی ہلاکتوں پر اسرائیلی بیانیے میں تضاد پایا جاتا ہے۔ یونس الخطیب نے کہا کہ یہ بات سمجھ سے بالاتر ہے کہ قابض فوجیوں نے طبی کارکنوں کی لاشیں مجرمانہ انداز میں کیوں دفن کیں؟۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اس واقعے کی اقوام متحدہ کے کسی غیر جانبدار ادارے کے ذریعے آزادانہ اور غیر جانبدار تحقیقات ہونی چاہیے۔

خوراک کیلئے ترستی فلسطینی خاتون بچوں کو کچھوے پکا کر کھلانے پر مجبور

غزہ، 21 اپریل (یو این آئی) 61 سالہ فلسطینی خاتون کنان نے غزہ میں خوراک کی قلت کے سبب بچوں کو کچھوے کا گوشت پکا کر کھلانے کا انکشاف کیا ہے۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق 61 سالہ کنان اسرائیلی بمباری کے نتیجے میں بے گھر ہونے کے بعد خان یونس کے ایک خیمے میں اہل خانہ کے ساتھ رہائش پذیر ہیں۔ غیر ملکی میڈیا سے گفتگو کے دوران فلسطینی خاتون نے خیمے میں آگ پر پکتے سرخ گوشت کو دیکھتے افسردگی سے بتایا کہ 'بچے کچھوے کھانے سے خوفزدہ تھے لیکن ہم نے انہیں بتایا کہ اس کا ذائقہ مچھلی کی طرح لذیذ ہے، اس کے باوجود کچھ بچوں نے کھانا کھالیا لیکن کچھ نے کچھوے کھانے سے انکار کردیا'۔ فلسطینی خاتون نے کچھوے پکانے سے متعلق بتایا کہ 'کچھوے کا خول ہٹا کر اس کا گوشت بنایا جاتا ہے اس کے بعد اس میں پیاز، کالی مرچ، ٹماٹر اور مصالحے ڈال کر اسے پکایا جاتا ہے'۔ واضح رہے کہ دنیا بھر میں فاقہ کشی کی صورتحال پر نظر رکھنے والے ادارے آئی پی سی کے مطابق غزہ کی نصف سے زیادہ آبادی فاقہ کشی کا شکار ہے۔ اقوام متحدہ کے جنرل سکریٹری نے غزہ میں قحط کے خطرے سے متعلق رپورٹ کو خطرناک فرد جرم قرار دیا ہے۔ گزشتہ ماہ آئی پی سی نے اپنی رپورٹ میں انکشاف کیا تھا کہ مقبوضہ فلسطین کے علاقے غزہ کے تمام شہری مئی تک قحط کا شکار ہوجائیں گے۔

ہمارا بنیادی مطالبہ تمام ظالمانہ پابندیوں کا خاتمہ ہے

پڑوسی ممالک کے ساتھ ہمارا رابطہ نیک نیتی کی بنیاد پر ہے: اسماعیل بقائی

تہران (ایجنسی) اسلامی جمہوریہ ایران کی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے ایران اور امریکا کے درمیان ہونے والے بالواسطہ ایٹمی مذاکرات اور ایران کے وزیر خارجہ سید عباس عراقچی کے دورۂ روس اور چین کے مقاصد کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ روس اور چین کے ساتھ دوطرفہ معاملات اور علاقے کے مسائل پر بات چیت ایجنڈے میں شامل ہے۔ اسماعیل بقائی نے امریکہ کے ساتھ مذاکرات کے بارے میں کہا کہ بنیادی طور پر ایران کے خلاف جو پابندیاں نافذ کی گئی ہیں وہ سب کی سب غیر قانونی ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ مذاکرات میں ہمارا بنیادی مطالبہ یہی ہے کہ پابندیوں کو اس طرح اٹھایا جائے کہ محسوس ہو اور پوری طرح موثر ہو اور ایران معمول کے مطابق اپنی بینکنگ اور تجارتی سرگرمیاں انجام دے سکے۔ اسماعیل بقائی نے مذاکرات میں ریاض کے کردار کے سلسلے میں کہا کہ پڑوسی ممالک کے ساتھ ہمارا رابطہ نیک نیتی کی بنیاد پر ہے۔ انہوں نے کہا کہ سبھی پڑوسی ملکوں منجملہ خلیج فارس کے عرب ملکوں پاکستان اور ترکیہ سے مسلسل صلاح و مشورے جاری ہیں۔ بقائی نے سعودی عرب کے وزیر دفاع کے دورہ تہران کے بارے میں کہا کہ یہ دورہ پہلے سے طے شدہ تھا اور یہ دورہ نیبر پالیکس کے نتیجہ خیز ہونے کا ثبوت ہے۔

سعودی عرب: ریاض سے 2 افراد سنگین جرم میں گرفتار

ریاض، 21 اپریل (یو این آئی) سعودی عرب میں ریاض ریجن پولیس کا کہنا ہے کہ اسپیشل فورس نے دو شہریوں کو گرفتار کیا ہے جن کے قبضے سے ایک لاکھ 50 ہزار 255 نشہ آور گولیاں ضبط ہوئی ہیں۔ سعودی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق اسپیشل فورس نے ضبط شدہ نشہ آور گولیاں اور مذکورہ افراد کی گاڑی سے برآمد کی ہے۔ ریاض ریجن پولیس کے مطابق گرفتار کئے گئے مذکورہ افراد کے متعلق خفیہ اطلاع ملی تھی جس کی بنیاد پر ان کی نگرانی کی گئی اور منصوبے کے تحت انہیں رنگے ہاتھوں گرفتار کیا گیا ہے۔ ریاض ریجن پولیس گرفتار شدگان سے تفتیش جاری ہے اور ضابطے کی کارروائی مکمل کرنے کے بعد انہیں پبلک پراسیکیوشن کے حوالے کردیا جائے گا۔ واضح رہے کہ سعودی عرب میں منشیات کی نقل و حمل یا ان کی تجارت کرنا ایک سنگین جرم سمجھا جاتا ہے، اور اس کے لیے بہت سخت سزائیں رکھی گئی ہیں۔ سعودی قوانین کے مطابق، منشیات کے ساتھ پکڑے جانے کی صورت میں درج ذیل سزائیں ہوسکتی ہیں: مملکت میں منشیات کی اسمگلنگ یا بڑی مقدار میں منشیات رکھنے پر موت کی سزا دی جاسکتی ہے۔ یہ سزا زیادہ تر اس وقت دی جاتی ہے جب کسی شخص کو 50 گرام سے زیادہ ہیروئن، کوکین، یا دیگر منشیات کے ساتھ پکڑا جائے۔ اگر کسی شخص کو منشیات کے ساتھ پکڑا جائے لیکن مقدار کم ہو تو اس کے بدلے میں کئی سالوں کی قید ہوسکتی ہے۔ یہ قید کئی سالوں سے لے کر کئی دہائیوں تک ہوسکتی ہے، اور جیل کی حالت سخت ہوتی ہے۔ جرمانہ: کچھ صورتوں میں مجرم سے بھاری جرمانہ بھی وصول کیا جاسکتا ہے، خاص طور پر اگر منشیات کی مقدار کم ہو یا یہ پہلی دفعہ ہو۔ مملکت میں ان سزاؤں کو بہت سختی سے نافذ کیا جاتا ہے اور وہاں کے قوانین کے مطابق منشیات کے کاروبار میں ملوث افراد کو بہت کم موقع ملتا ہے۔ ان قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کو فوری طور پر گرفتار کرلیا جاتا ہے، اور ان پر تیز رفتار ٹرائل کیا جاتا ہے۔ یہ ٹرائل عموماً عدالت میں ایک سے دو ہفتوں میں مکمل ہوجاتے ہیں، اور اس کے بعد سزا دی جاتی ہے۔ مثال: اگر کوئی شخص مملکت میں منشیات کے ساتھ پکڑا جائے، تو اس پر تیزی سے مقدمہ چلایا جاتا ہے اور فیصلہ جلدی کیا جاتا ہے۔ اکثر ملزمان کو عدالت سے موت کی سزا یا طویل قید کی سزا ملتی ہے۔

ٹیرف معاملے میں چین نے دیگر ممالک کو خبردار کردیا

بیجنگ، 21 اپریل (یو این آئی) چین نے دیگر ممالک کو خبردار کرتے ہوئے کہا ہے کہ خوشامد سے کبھی امن حاصل نہیں ہوسکتا اور سمجھوتے کے نتیجے میں آپ کو عزت نہیں مل سکتی۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق چینی وزارت تجارت کے ترجمان کا کہنا ہے کہ دیگر ممالک امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے عائد کردہ ٹیرف پر مذاکرات کے دوران خوشامد سے باز رہیں۔ چینی وزارت تجارت کے ترجمان کے مطابق واشنگٹن دیگر حکومتوں پر امریکی درآمدی ٹیکسوں میں چھوٹ کے بدلے بیجنگ کے ساتھ تجارت کو محدود کرنے کا مطالبہ کرسکتا ہے۔ گذشتہ ہفتے جاپان کے وفد نے واشنگٹن کا دورہ کیا تھا جبکہ رواں ہفتے امریکہ اور جنوبی کوریا کے مابین تجارتی مذاکرات شروع ہونے جارہے ہیں۔ چین کا ماننا ہے کہ سب کو انصاف کا ساتھ دینا چاہیے اور بین الاقوامی معاشی اور تجارتی قواعد اور کثیر الجہتی تجارتی نظام کا دفاع کرنا چاہیے۔ گذشتہ ہفتے وال اسٹریٹ جنرل نے رپورٹ کیا تھا ٹرمپ کا مذاکرات کے دوران درجنوں ممالک پر دباؤ ڈالنے کا ارادہ ہے کہ وہ چین کے ساتھ اپنی تجارت میں کمی لائیں۔ واضح رہے کہ امریکی صدر نے چین پر بھاری بھرکم تجارتی ٹیرف عائد کردیا ہے اور چینی عوام ان کے خلاف ہو گئے ہیں، چائنہ میں اب ٹرمپ ٹوائلٹ برش مقبول ہو رہا ہے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ یوں تو اقتدار سنبھالنے کے بعد اپنے فیصلوں کے باعث دنیا بھر میں تنقید کی زد میں ہیں تاہم ان کے ٹیرف نے دنیا میں تجارت کی ایسی جنگ چھیڑ دی ہے کہ نصف سے زائد دنیا اس کی مخالفت کررہی ہے۔ ٹرمپ کی ٹریڈ ٹیرف سے سب سے زیادہ متاثر چین ہوا ہے کیونکہ امریکی صدر نے اس پر 245 فیصد ٹیرف عائد کیا ہے۔ اس صورتحال کے بعد چینی عوام بھی میدان میں آگئے ہیں اور وہ ٹرمپ پر غصہ نکالنے کے نت نئے طریقے اختیار کررہے ہیں۔ اس وقت چینی مارکیٹ میں سب سے زیادہ مانگ ٹرمپ کے ماڈل پر مبنی ٹوائلٹ برش ہیں جو دھڑا دھڑ فروخت ہو رہے ہیں۔ پیلے رنگ کے یہ ٹوائلٹ برش گوکہ ان کے پہلی صدارت کی مدت کے دوران کا ہے جب چین اور امریکہ دونوں میں ان کی مقبولیت کی وجہ سے چینی فیکٹریاں ٹرمپ کی تھیم والی مصنوعات تیار کررہی تھیں۔

سعودی عرب میں بس حادثے میں 5 پاکستانی عمرہ زائرین جاں بحق، متعدد زخمی

جدہ، 21 اپریل (یو این آئی) سعودی عرب میں ایک سڑک حادثے میں تین خواتین سمیت پانچ پاکستانی عمرہ زائرین کی موت ہوگئی جبکہ کئی دیگر زخمی ہو گئے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب ان کی بس تاریخی مقام بدر کی سیر سے مدینہ واپس آرہی تھی۔ اسی دوران ان کی بس کو حادثہ پیش آیا۔ اس میں پانچ افراد کی موت اور متعدد زخمی ہوگئے۔ بس حادثے میں جاں بحق ہونے والے زیادہ تر زائرین کا تعلق ضلع بہاولنگر سے تھا۔ جاں بحق ہونے والوں میں فورٹ عباس کی رخسانہ بی بی اور آمنہ بی بی، ڈھہران والا کی دو خواتین اور ایک بزرگ منظور حسین شامل ہیں۔ ان میں سے بہت سے دوسرے زخمی ہوئے ہیں جنھیں علاج کے لیے مدینہ کے مختلف اسپتالوں میں داخل کرایا گیا ہے۔ جیو نیوز کے مطابق 4 شدید زخمیوں کو سعودی جرمن اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے جب کہ دو خواتین سمیت تین افراد کنگ فہد اسپتال میں داخل ہیں۔

پوپ فرانسس کے انتقال پر دنیا بھر سے تعزیت کا اظہار

روم، 21 اپریل (یو این آئی) کیتھولک عیسائیوں کے مذہبی پیشوا پوپ فرانسس 88 برس کی عمر میں انتقال پر دنیا بھر سے عالمی رہنماؤں سمیت وائٹ ہاؤس، برطانیہ کے بادشاہ چارلس اور روسی صدر پوتن نے تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ وائٹ ہاؤس، برطانیہ کے بادشاہ چارلس اور روسی صدر پوتن نے پوپ فرانسس کے انتقال پر اظہار افسوس کیا۔ اٹلی کی وزیر اعظم جارجیا میلونی نے کہا ہے کہ یہ انتہائی افسوسناک خبر ہے، ایک عظیم انسان ہم سے رخصت ہوگیا ہے۔ اٹلی کی وزیر اعظم جارجیا میلونی نے کہا: پوپ فرانسس ہاؤس آف فادر میں واپس آگئے ہیں۔ ایسی خبر جو ہمیں بہت افسردہ کرتی ہے، کیونکہ ایک عظیم انسان اور ایک عظیم پادری ہمیں چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ مجھے ان کی دوستی، ان کے مشوروں اور ان کی تعلیمات سے لطف اندوز ہونے کا اعزاز حاصل ہوا، جو مشکل اور تکلیف کے لمحات میں بھی ناکام رہے۔ باپ، جو ہر چیز کو دوبارہ سے آگے بڑھاتا ہے اور اس نے دنیا سے کہا کہ وہ راستہ بدلنے کی ہمت کرے، اس راستے پر چلیں جو تباہ نہیں ہوتا، ہمت دیتا ہے، ہم اس سمت میں آگے بڑھتے رہیں گے، سب کی بھلائی کے لیے جدوجہد کریں گے اور اس کی تعمیر کے لیے ہم سب کے برابر ہوں گے۔ ایک بھاری دل کے ساتھ مقدس باپ کو الوداع کہا، لیکن ہم جانتے ہیں کہ وہ اب خداوند کی موجودگی میں ابدی سکون میں ہیں۔" ایران نے پوپ فرانسس کے انتقال پر اظہار تعزیت کیا ہے، مصر کے صدر عبدالفتاح السیسی نے کہا ہے کہ پوپ فرانسس امن، محبت اور ہمدردی کی آواز تھے۔ لبنان، تائیوان اور سری لنکا کے صدور نے بھی پوپ فرانسس کے انتقال پر اظہار تعزیت کیا۔ فلسطینی صدر محمود عباس کا کہنا ہے کہ آج فلسطینی عوام اور ان کے جائز حقوق کے ایک وفادار دوست کو کھو بیٹھے ہیں، پوپ فرانسس نے فلسطینی ریاست کو تسلیم کیا تھا، پوپ فرانسس نے ویٹیکن میں فلسطینی جھنڈا لہرانے کی اجازت دی تھی۔ ہندوستانی وزیر اعظم نریندر مودی، ہسپانوی وزیر اعظم پیڈرو سانچیز، پولینڈ کے وزیر اعظم اور آئرش وزیر اعظم نے پوپ فرانسس کے انتقال پر افسوس کا اظہار کیا، آئرش وزیر اعظم نے کہا کہ پوپ فرانسس نے غریبوں اور مظلوموں کے حق میں آواز اٹھائی۔ پاکستانی صدر مملکت آصف علی زرداری نے آنجہانی پوپ کے بین المذاہب ہم آہنگی، ہمدردی، پرامن بقائے باہمی کے عزم کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ پوپ فرانسس کو امن، سماجی انصاف، بین المذاہب مکالمے کے لیے یاد رکھا جائے گا، پوپ فرانسس کو کمزور طبقات کی فلاح و بہبود کے لیے کاوشوں کے لیے یاد رکھا جائے گا، پوپ فرانسس امن اور انصاف کی ایک توانا آواز تھے، پوپ فرانسس نے مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والی کمیونٹیز کو جوڑنے کے لیے کاوشیں کیں، باہمی افہام و تفہیم کے فروغ کے لیے پوپ فرانسس کی کوششوں کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا، پوپ فرانسس کا انتقال تمام مذاہب کے درمیان امن اور مکالمے کی قدر کرنے والوں کے لیے نقصان ہے۔ پاکستانی وزیر اعظم شہباز شریف نے پوپ فرانسس کے انتقال پر اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاپائے روم لوگوں کو اچھائی کی ترغیب اور امن و سلامتی کی رہنمائی فراہم کرتے رہے، آنجہانی پوپ فرانسس بین المذاہبی ہم آہنگی، امن، اور انسانیت کے فروغ

کے علمبردار تھے، ان کی قیادت میں کیتھولک چرچ نے دنیا بھر میں محبت، تحمل اور باہمی احترام کے پیغام کو عام کیا، پوپ فرانسس کا طرز عمل نہ صرف مسیحی دنیا بلکہ تمام مذاہب کے پیروکاروں کے لیے مشعل راہ رہا، مسیحی برادری اور دنیا بھر میں پوپ فرانسس کے چاہنے والوں سے ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہوں۔ ویٹی کن کے مطابق پوپ فرانسس کی تدفین روم کے سینٹ میری میجر قبرستان میں کی جائے گی، سینٹ میری قبرستان میں تدفین کی وصیت پوپ فرانسس نے خود کی تھی، ایک صدی بعد کسی پوپ کو ویٹی کن سٹی سے باہر دفنایا جائے گا۔ پوپ فرانسس لمبی بیماری کے بعد چندروز قبل ہی صحت یاب ہو کر اسپتال سے ڈسچارج ہوئے تھے، اتوار کو انہوں نے عیسائیوں کے مذہبی تہوار ایسٹر کے موقعے پر ملاقاتیں بھی کی تھیں۔ وہ مارچ 2013 میں پوپ منتخب ہوئے تھے، پوپ فرانسس امریکہ سے تعلق رکھنے والے پہلے پوپ تھے، انہوں نے کیتھولک چرچ میں کئی اصلاحات متعارف کروائیں۔ پوپ کا نام جارج ماریو برگوگلیو تھا، وہ 17 دسمبر 1936 میں ارجنٹینا کے شہر بیونس آئرس میں پیدا ہوئے، 1992 میں انھیں بیونس آئرس کا معاون بشپ مقرر کیا گیا تھا بعد میں وہ آرچ بشپ بنا دیے گئے۔ 2001 میں پوپ جان پال دوئم نے انھیں کارڈینل مقرر کیا، انھوں نے چرچ کی سول سروس کیوریا میں متعدد عہدے سنبھالے تھے۔ اپریل 2024 میں، پوپ فرانسس نے Ordo Exequiarum Romani Pontificis کے دوسرے اور اپ ڈیٹ شدہ ایڈیشن کی منظوری دی، جو پوپ کے جنازوں کے لیے مذہبی کتاب ہے، جو جنازے کے اجتماع کی رہنمائی کرے گی، جس کا ابھی اعلان نہیں کیا گیا ہے۔ اس کتاب نے جنازے کی رسومات کے حوالے سے کئی نئی چیزیں متعارف کرائی، جن میں یہ بھی شامل ہے کہ مرنے کے بعد پوپ کی فانی باقیات کو کس طرح سنبھالنا تھا۔ موت کا تعین اس کمرے کے بجائے چیپل میں کیا جاتا ہے جہاں اس کی موت ہوئی تھی، اور اس کی لاش کو فوری طور پر تابوت کے اندر رکھا جاتا ہے۔ آرچ بشپ ڈیاگو ریویلی کے مطابق، ماسٹر آف اپسٹولک تقریبات، پوپ فرانسس نے درخواست کی تھی کہ جنازے کی رسومات کو آسان بنایا جائے اور یسوع مسیح کے جی اٹھے جسم پر چرچ کے ایمان کے اظہار پر توجہ مرکوز کی جائے۔ آرچ بشپ راویلی نے کہا نئی رسم کا مقصد اس بات پر مزید زور دینا ہے کہ رومن پوپ کا جنازہ ایک پادری اور یسوع مسیح کے شاگرد کا ہے، نہ کہ اس دنیا کے ایک طاقتور آدمی کا"۔

چین نے کئی ممالک سے اناج کی درآمد میں کمی کردی

بیجنگ، 21 اپریل (یو این آئی) چین نے کئی ممالک سے اناج کی درآمدات میں زبردست کمی کردی ہے۔ چینی کسٹم کے اعداد و شمار کے اسپوتنک کے تجزیے سے پتہ چلا ہے کہ ملک نے یوکرین اور یورپی یونین سے اناج کی درآمدات میں سب سے زیادہ کمی کی ہے، جو اس کے اہم سپلائرز ہوا کرتے تھے۔ چینی حکام نے پیر کو کہا کہ اناج کی درآمدات مارچ میں چار گنا بڑھ کر 463.9 ملین ڈالر تک پہنچ گئیں۔ اناج میں، مکئی کی درآمدات میں سب سے زیادہ کمی دیکھی گئی، جو 23 گنا کم ہوئی، جبکہ گندم کی درآمدات میں 10.6 گنا کمی ہوئی۔ سب سے زیادہ کمی یوکرین سے اناج کی درآمد میں ریکارڈ کی گئی جو 2,400 گنا کم ہوئی۔ جبکہ گزشتہ سال مارچ میں یوکرین سے 141.3 ملین ڈالر کا اناج آیا تھا، اس سال یہ تعداد کم ہو کر صرف 60,000 ڈالر رہ گئی ہے۔ یورپی یونین سے درآمدات میں بھی کوئی کمی نہیں آئی۔ جرمنی سے درآمدات 779 گنا کم ہو کر 44,000 ڈالر رہیں، جب کہ فرانس سے درآمدات 204 گنا کم ہو کر ایک ملین ڈالر رہیں۔ اس سال بلغاریہ سے کوئی اناج درآمد نہیں کیا گیا۔ تاہم، کچھ دیگر یورپی ممالک نے چین کو کچھ اناج بھیجا، جس میں ڈنمارک سے $337,000 اور اٹلی سے $48,500 شامل ہیں۔ چین نے شمالی اور جنوبی امریکہ سے اناج کی درآمدات بھی کم کردی ہیں، برازیل سے درآمدات 17.5 گنا کم ہوکر 20.8 ملین ڈالر، امریکہ سے 11 گنا کم ہوکر 20.3 ملین ڈالر اور ارجنٹائن سے 0.6 گنا کم ہوکر 21 ملین ڈالر ہوگئی ہیں۔ آسٹریلیا اور کینیڈا سے درآمدات میں بھی 2 گنا سے زیادہ کمی آئی ہے، جس میں آسٹریلیا سے 2.6 گنا کم اور کینیڈا سے 2.5 گنا کم اناج آتا ہے۔ کچھ ممالک نے چین کو اپنی برآمدات میں اضافہ کیا ہے، خاص طور پر چاول کے ذریعے۔ ہندوستان نے اپنی برآمدات میں 284 گنا اضافہ کر کے 13.8 ملین ڈالر تک پہنچا دیا۔ ویتنام نے اپنی برآمدات کو تین گنا بڑھا کر 46.5 ملین ڈالر، تھائی لینڈ نے اسے 1.5 گنا بڑھا کر 26.8 ملین ڈالر کر دیا، اور میانمار اور کمبوڈیا نے اپنی برآمدات کو بالترتیب 18 ملین اور 8 ملین ڈالر تک بڑھا دیا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ یوراگوئے واحد ملک تھا جس نے چین کو جو کی برآمد میں 67 گنا اضافہ کرکے 11 ملین ڈالر تک پہنچایا۔ چین کے کسٹمز کے اعداد و شمار کے مطابق مارچ میں روس سے چین کو بکواہیٹ کی درآمدات 13.3 ملین ٹکا کی ریکارڈ سطح پر پہنچ گئیں۔ موسم بہار کے شروع میں، روس نے چین کو ماہ بہ ماہ 2.9 گنا زیادہ اور سال بہ سال 2.8 گنا زیادہ بکواہیٹ برآمد کی۔ تاہم، جو کی برآمدات میں 38 فیصد، جئی کی 17.5 فیصد، گندم کی 10 گنا (اب صرف $438,000) کی کمی ہوئی، اور مکئی کی قیمت 19 گنا کم ہوکر $33,000 ہوگئی۔ مارچ میں روس سے اناج کی کل برآمدات 28.6 ملین ڈالر رہی جو گزشتہ سال کی اسی مدت میں 31.9 ملین ڈالر تھی۔ یہ رجحان چین میں غیر ملکی اناج کی مانگ میں کمی کی وجہ سے شروع ہوا ہے: جب کہ چین نے مارچ 2023 میں 1.8 بلین ڈالر کا اناج درآمد کیا تھا، اس سال کے شروع میں یہ گر کر صرف 463.9 ملین ڈالر رہ گیا۔ بین الاقوامی اناج کونسل کی توقعات کے مطابق، مانگ میں اس بڑی کمی کی وجہ سے، چین اب دنیا کا سب سے بڑا اناج درآمد کرنے والا ملک نہیں رہ سکتا ہے۔ گزشتہ زرعی سال 2023-2024 کے دوران، چین نے چاول کے علاوہ تقریباً 58.4 ملین ٹن اناج درآمد کیا تھا، لیکن اس رجحان کی وجہ سے، اس زرعی سال کا حجم صرف 30.3 ملین ٹن تک پہنچ سکتا ہے، جو یورپی یونین کی مشترکہ منڈی سے قدرے کم ہے۔

روس اور یوکرین رواں ہفتے معاہدہ کرلیں گے: ڈونلڈ ٹرمپ

واشنگٹن، 21 اپریل (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ انھیں امید ہے کہ یوکرین اور روس اس ہفتے ڈیل کرلیں گے۔ روئٹرز کے مطابق امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اتوار کو کہا کہ وہ امید کرتے ہیں کہ روس اور یوکرین اس ہفتے یوکرین میں تنازعے کو ختم کرنے کے لیے ایک معاہدہ کرلیں گے۔ سوشل میڈیا ایپ ٹرتھ پر ٹرمپ نے لکھا کہ ڈیل کے بعد دونوں ممالک امریکہ کے ساتھ بڑی تجارت کرنا شروع کریں گے، اس تجارت سے دونوں ممالک ترقی کریں گے اور دولت کمائیں گے۔ تاہم، دوسری جانب یوکرین نے روس پر ایسٹر کے دوران جنگ بندی کی خلاف ورزی کا الزام لگایا ہے، واضح رہے کہ ہفتے کے روز روسی صدر ولادیمیر پیوٹن نے کہا تھا کہ انھوں نے ایسٹر کے موقع پر جنگ بندی کرتے ہوئے اپنی افواج کو تمام فوجی سرگرمیاں بند کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس سے قبل روس کی جانب سے کہا گیا تھا کہ پیوٹن کی جانب سے جنگ بندی کے اعلان کے باوجود یوکرین نے اس کی خلاف ورزی کی اور حملے جاری رکھے۔ روس نے ایسٹر کے موقع پر ہفتہ کی شام 6 بجے سے اتوار کی آدھی رات تک 30 گھنٹے کے لیے فرنٹ لائن پر تمام عسکری سرگرمیاں روک دی تھیں۔ اتوار کو یوکرینی صدر ولودیمیر زیلنسکی نے تجویز پیش کی ہے کہ روس کم از کم 30 دن کی مدت کے لیے سویلین انفراسٹرکچر پر طویل فاصلے تک مار کرنے والے ڈرونز اور میزائلوں کے حملے روک دے، اور اس مدت میں توسیع کا بھی امکان ہو۔

ترکیہ نے نجی طبی مراکز میں اختیاری 'سی سیکشنز' پر پابندی عائد کردی

انقرہ، 21 اپریل (یو این آئی) ترکیہ نے سرکاری گزٹ میں شائع ہونے والے وزارت صحت کے نئے قواعد و ضوابط کے تحت طبی جواز کے بغیر نجی طبی مراکز میں اختیاری سیزرین سیکشن سے پیدائش پر پابندی عائد کردی۔ ڈان اخبار میں شائع خبر رساں ادارے 'اے ایف پی' کی رپورٹ کے مطابق یہ اقدام، جس پر حزب اختلاف کے سیاست دانوں اور انسانی حقوق کے گروپوں کی جانب سے شدید ردعمل دیا گیا ہے، ترکیہ میں اس گرما گرم بحث کے بعد سامنے آیا ہے کہ خواتین کو کس طرح بچے کو جنم دینا چاہیے۔ صدر رجب طیب اردوان خواتین کے ہاں قدرتی تولیدی عمل کے ذریعے پیدائش کے لیے سخت کوششیں کر رہے ہیں۔ 19 اپریل کو جاری ہونے والی گزٹ انٹری میں نجی صحت کی دیکھ بھال کرنے والے اداروں کو چلانے والے نئے قواعد و ضوابط کا خاکہ پیش کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ کسی میڈیکل سینٹر میں اختیاری سیزرین سیکشن نہیں کیے جا سکتے۔ 2021 کے آخری دستیاب اعداد و شمار کے مطابق او ای سی ڈی کے 38 ممالک میں ترکیہ میں سی سیکشن کی پیدائش کی شرح سب سے زیادہ ہے، ورلڈ پاپولیشن ریویو کے اعداد و شمار سے پتا چلتا ہے کہ ملک میں اس سال ہر 1000 میں سے 584 زندہ بچوں کی پیدائش سیزرین سیکشن کے ذریعے عمل میں آئی تھی۔ بچے کی پیدائش کی بحث نے گزشتہ ہفتے کے آخر میں اس وقت جنم لیا تھا جب فینر باچے اور سیواساپور کے درمیان سپر لیگ فٹ بال مقابلے کا آغاز ہوا۔ سیواساپور کے کھلاڑیوں نے ایک بڑا بینر اٹھا رکھا تھا جس پر قدرتی پیدائش کو فروغ دینے کے لیے وزارت صحت کے اقدام کی عکاسی کی گئی تھی، جس پر لکھا تھا کہ 'قدرتی پیدائش قدرتی ہے'۔ اس اقدام پر سیاست دانوں، ڈاکٹروں اور خواتین کے حقوق کی تنظیموں کی جانب سے شدید غم و غصے کا اظہار کیا گیا تھا۔ حزب اختلاف کی مرکزی جماعت سی ایچ پی کے ڈپٹی چیئر گوکس گوکن نے اپنی 'ایکس' پوسٹ میں لکھا کہ 'جیسے ملک میں کوئی اور مسئلہ نہیں ہے۔'

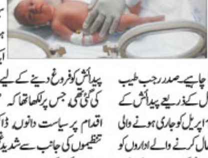

بیوی نے عاشق کے ساتھ مل کر دبئی سے واپس آئے شوہر کا کیا قتل

لاش 55 کلومیٹر دور پھینکا۔پولیس نے قتل کا اسلحہ برآمد کیا

مقتول کی شناخت نوشاد کے نام سے ہوئی۔پولیس نے درج کیا مقدمہ

دیوریا۔اتر پردیش کے دیوریا میں ترکووا تھانہ علاقہ کے پاکری چھپر پٹکھولی گاؤں میں اتوار کو ٹرالی بیگ میں پائے جانے والے ایک نوجوان کو اس کی بیوی نے اپنے عاشق اور اس کے دوسرے دوست کے ساتھ مل کر قتل کر دیا۔ضلعی پولیس نے 12 گھنٹے میں قتل کا مقدمہ حل کر کے ملزمہ بیوی رضیہ سلطان کو گرفتار کر کے قتل میں استعمال ہونے والا اسلحہ بھی برآمد کرلیا۔پیر کو ایس پی وکرانت ویر نے پولیس لائن میں واقع آڈیٹوریم میں اس واقعہ کا انکشاف کیا۔ایس پی نے بتایا کہ دیوریا کے تھانہ ترکووا کے گاؤں پاکری چھپر پٹکھولی میں ایک ٹرالی بیگ میں ایک 35 سال کی عمر کے نامعلوم شخص کی لاش ملنے کی اطلاع ملنے پر فرانزک ٹیم، ڈاگ اسکواڈ، سرویلنس ٹیم موقع پر پہنچی اور جائے حادثہ کا معائنہ کیا۔پولیس ٹیم نے لاش کو اپنی تحویل میں لے لیا اور پنچایت نامہ اور پوسٹ مارٹم کی کارروائی مکمل کرنے کے بعد لاش کی شناخت نوشاد ولد علی احمد ساکن بھٹولی، تھانہ میل، ضلع دیوریا کے طور پر کی گئی۔اس معاملے میں متوفی نوشاد کے بھائی کی بیوی نگمہ خاتون، دلشاد احمد ساکن بھٹولی کی بیوی کی شکایت پر میل تھانے میں نامعلوم ملزمان کے خلاف مقدمہ درج کر کے مزید قانونی کارروائی کی جا رہی ہے۔انہوں نے بتایا کہ تفتیش کے دوران جب پولیس ٹیم نے متوفی کی بیوی رضیہ سلطان عرف شیبا سے سختی سے پوچھ گچھ کی تو اس نے بتایا کہ اس کا اسی گاؤں میں رہنے والے اپنے بھتیجے رومان ولد احسان کے ساتھ معاشقہ چل رہا تھا۔جس کے بارے میں نوشاد کو معلوم ہوا۔اس لیے رومان اور اس کے دوست ہمانشو ولد ستیہ پرکاش ساکن وشاؤلی ماتی، تھانہ میل کے ساتھ مل کر ہم نے منصوبہ بنایا اور ہفتہ کی رات 2 بجے نوشاد کو ہیلی کاپٹر، کلہاڑی اور ہتھوڑے سے سر پر وار کر کے قتل کر دیا۔اس کی لاش کو بستر کی چادر میں لپیٹ کر ٹرالی بیگ میں رکھنے کے بعد رومان اور ہمانشو نے اسے تھانہ ترکولوا کے کھیت میں پھینک دیا۔ان کی معلومات کی بنیاد پر قتل میں استعمال ہونے والا اسلحہ کلہاڑی، ہتھوڑا اور سٹیل بلیڈ سمیت خون سے لتھڑا ایک اور ٹرالی بیگ اور نوشاد کا موبائل فون برآمد کرلیا گیا ہے اور ضابطے کے مطابق کارروائی کی جا رہی ہے۔واقعے میں ملوث دیگر ملزمان کی گرفتاری کے لیے پولیس ٹیمیں تعینات ہیں، انہیں جلد گرفتار کرلیا جائے گا۔

ترکولوا تھانہ علاقہ کے پکری چھپر پٹکھولی گاؤں کے جتیندر گری گیہوں کی فصل کی کٹائی کے لیے کمبائن مشین کے ساتھ کھیت میں پہنچے تھے۔اس دوران ان کی توجہ ساتھ والے مدن جیسوال کے خالی کھیت میں رکھے ٹرالی بیگ پر پڑی۔

اس نے ڈائل 112 پر اس کی اطلاع دی۔اطلاع ملتے ہی ترکولوا تھانہ انچارج اپنی ٹیم کے ساتھ موقع پر پہنچ گئے۔انہوں نے ٹرالی بیگ کے آس پاس کے علاقے کو گھیرے میں لے لیا اور اعلیٰ حکام کو معاملے سے آگاہ کیا۔جلد ہی اے ایس پی اروند ورما، سی او سٹی سنجے ریڈی کے ساتھ ڈاگ اسکواڈ اور فرانزک ٹیم بھی وہاں پہنچ گئی۔ٹرالی بیگ کو کھولا تو اس میں ایک نوجوان کی لاش برآمد ہوئی۔

نوجوان کے سر پر تیز دھار ہتھیار سے حملے کے نشانات تھے۔کھیت میں ٹرالی بیگ کے پاس سے ملے ایک کاغذ، ایک غیر ملکی سم کارڈ اور بارکوڈ کی فوٹو کاپی کی مدد سے مرنے والے کی شناخت میل تھانہ علاقہ کے گاؤں بھٹولی کے رہنے والے نوشاد احمد (38) کے طور پر کی گئی ہے۔اس کے بعد پولس کی ٹیم میل علاقے میں نوشاد کے گاؤں پہنچی اور تفتیش کے بعد اس کی بیوی کو حراست میں لے لیا۔پولیس کی تفتیش سے معلوم ہوا کہ نوشاد دبئی میں رہتا تھا اور صرف 10 دن پہلے ہی گھر واپس آیا تھا۔اے ایس پی اروند ورما نے کہا کہ تفتیش سے پتہ چلا ہے کہ نوجوان کو اس کی بیوی نے اپنے عاشق کے ساتھ مل کر قتل کیا کیونکہ وہ ان کے ناجائز تعلقات میں رکاوٹ بن رہا تھا۔جانچ کے لیے ضلع سے ایس او جی سمیت دیگر ٹیمیں بھی طلب کر لی گئی ہیں۔ڈاگ سکواڈ ٹیم اور فرانزک ٹیم نے جس کھیت سے لاش ملی تھی وہاں سے شواہد بھی اکٹھے کر لیے ہیں۔نوشاد کی اہلیہ سے پوچھ گچھ کی جا رہی ہے۔پولس اتوار کی شام چھ بجے میل تھانہ علاقے کے بھٹولی گاؤں پہنچی اور دیر رات تک وہیں رہی۔اس دوران متوفی نوشاد احمد کے اہل خانہ سے پوچھ گچھ کی گئی۔اہل خانہ کے مطابق وہ دس روز قبل ہی دبئی سے واپس آیا تھا اور ہفتے کی رات گئے سے گھر سے لاپتہ تھا۔والد علی محمد نے بتایا کہ نوشاد گھر پر نہ ملنے پر گھر کے تمام افراد پریشان ہو گئے اور اس کی تلاش شروع کردی۔

دارالعلوم منظر حق میں عازمین حج کیلئے تربیتی وٹیکہ کاری کیمپ

ٹانڈہ/امبیڈکرنگر (نامہ نگار) دارالعلوم منظرحق ٹانڈہ کے روح پرور ماحول میں آج دوشنبہ کے روز ریاستی حج کمیٹی کی رہنمائی میں عازمین حج کے لیے ایک شاندار تربیتی وٹیکہ کاری کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔جس نے روحانی جوش وجذبے سے فضا کو معطر کر دیا۔اس پروگرام میں مہمانِ خصوصی ممبر پارلیمنٹ لال جی ورما اور مہمانِ ذی وقار ممبر اسمبلی رام مورتی ورما و ضلع اقلیتی بہبود افسر چھوٹے لال گوتم کی شرکت نے تقریب کی رونق کو دوبالا کیا۔ادارے کے مینیجر حاجی اشفاق احمد کی صدارت میں منعقدہ یہ کیمپ عازمین کے لیے حرمین شریفین کے مقدس سفر کی تیاری کا ایک یادگار لمحہ بن گیا۔حاجی اشفاق احمد نے عازمین کا پرتپاک خیر مقدم کیا اور دل کی گہرائیوں سے مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ ضلع کے 173 منتخب عازمین کا اللہ کے گھر کی زیارت اور فریضہ حج کی ادائیگی کے لیے روانہ ہونا ہمارے لیے عظیم سعادت ہے۔انہوں نے عازمین سے ملک میں امن، خوشحالی اور ترقی کے لیے دل سے دعائیں مانگنے کی پرزور اپیل کی جو حاضرین کے دلوں کو چھوگئی۔ماسٹر ٹرینرز ڈاکٹر محمد یونس اور مولانا شاکر علی نے اپنی پراثر گفتگو میں حج کے روحانی وعملی آداب سکھائے۔انہوں نے کہا کہ حج اللہ کی عظیم رحمت کا سفر ہے۔مقامات مقدسہ کی عظمت کو دل میں بسانے اور اس کے تقدس کا احترام کرنے سے یہ سفر زندگی بدل دینے والا بن جاتا ہے۔ایام حج اور تاریخی مقامات کی تفصیلی معلومات نے عازمین کے دلوں میں روحانی چمک بھر دی۔محکمہ صحت کی سرگرم ٹیم نے کیمپ میں 134 عازمین کو حفاظتی ٹیکے لگائے اور پولیو کی خوراک پلائی، جن میں 61 خواتین بھی شامل تھیں۔یہ صحت مند اور محفوظ سفر کی تیاری کا ایک اہم سنگ میل تھا۔اختتامی لمحات میں دارالعلوم منظرحق کے سکریٹری حاجی شمیم اختر نے عازمین کو دلی مبارکباد پیش کی اور مہمانوں، منتظمین اور محکمہ صحت کی ٹیم کا شکریہ ادا کیا۔ان کے گرمجوش کلمات نے تقریب کو ایک دلکش اختتام عطا کیا۔اس موقع پر ڈاکٹر محسن، ڈاکٹر عزیر احمد، رام منی ورما، اکھلیش چودھری، صاحب علی، کرشن موہن، وجے لکشمی، محمد اسرائیل، پونم پٹیل، ریشمہ صدیقہ کے علاوہ مصاب عظیم، مجیب احمد سونو، سید قسیم اشرف، حاجی محمد سرور، حاجی محمد طارق، ایاز احمد عرف ننھے، حاجی انصار حسین، شکیل اختر ٹائیگر، قاری محمد مکی، محمد حسین، حاجی محمد عرفان، حاجی محمد جاوید انصاری، جمال اختر انصاری، عبدالعلیم، مولانا امتیاز، مولانا محمد انجم، مولانا ازہر وغیرہ موجود رہے۔

شاہ میناشاہؒ کا ماہانہ قل شریف ۲۲/اپریل کو

لکھنؤ۔قطب اودھ حضرت مخدوم شاہ میناشاہؒ کا ماہانہ قل شریف ۲۲/اپریل ۲۰۲۵ء کو بعد نماز مغرب وصوفیانہ محفلِ سماع رات ۱۱ بجے منعقد ہوگا جس میں راجو مرلی شاہجہان پور کے قوال نعت شریف ومنقبت پیش کریں گے۔محفلِ سماع کے بعد رات ۱۲:۳۰ بجے قل شریف مزار شریف پر ہوگا۔عقیدتمندوں سے گذارش ہے کہ محفلِ سماع وقل شرف میں شرکت کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔یہ اطلاع درگاہ کے سجادہ نشین ومتولی راشد علی مینائی نے دی ہے۔

سائنس داں واردو افسانہ نگار ڈاکٹر مرزا عمیر بیگ کی برسی

ناہید عمیر بیگ کی مرتب کردہ کتاب "یادوں کا سفر" کا اجرا 26 اپریل کو

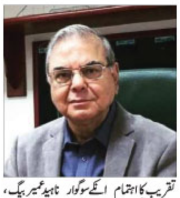

لکھنؤ 21 اپریل (پریس ریلیز) اقراء پبلک اسکول کے مینیجر ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی نے پریس ریلیز کے ذریعے مطلع کیا ہے۔اقرا اسکول کے سرپرست معروف سینیئر سائنس داں جدید اردو نثر کے معمار وافسانہ نگار مرحوم ڈاکٹر مرزا عمیر بیگ صاحب کی پہلی برسی کے موقع پر مورخہ 26 اپریل بروز سنیچر بوقت سہ پہر 4 بجے سی۔ایس ای۔کلب راج بھون کالونی لکھنؤ میں انکی شریکِ حیات محترمہ ناہید عمیر بیگ کی مرتب کردہ کتاب" یادوں کا سفر" کی رسم اجرا واظہار خیال کی تقریب کا اہتمام انکے سوگوار ناہید عمیر بیگ، طارق و عظمیٰ خان، فرید وحنا بیگ، رعنا ریس ومنصور بیگ کی جانب سے کیا گیا ہے۔تقریب کا آغاز مولانا مہندی حسن صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوگا ۔ خطبہ استقبالیہ محترمہ ناہید عمیر بیگ پیش کرینگی ۔ڈاکٹر مرزا عمیر بیگ صاحب کی حیات وسائنسی وادبی خدمات اور انکے کارہائے نمایاں پر، ٹائمز گروپ کی سینیئر صحافی محترمہ سنیتا آیرن، کرامت ڈگری کالج کی سابق پنسپل وماہر تعلیم ڈاکٹر نور خان، جاؤن ہاپکنز امریکہ کی اسسٹنٹ پروفیسر انکی بہو محترمہ رعنا ریس، بیگم مشرف فصیح، معروف قانون دان محترم فرید خان وبیسویں صدی میگزین کی اڈیٹر محترمہ شمع زیدی اپنے خیالات وتاثرات کا اظہار کرینگی ومحترم نیر عمر انصاری لکھنؤ عامر قدوائی کویت منظوم خراج عقیدت پیش کرینگے، نیز بلند اخلاق واوصاف کے مالک خلیق استاد کو انکے شاگرد، اعزا ورفقاء بیرون ملک سے آن لائن شرکت کر انہیں خراج عقیدت پیش کرینگے ۔ تقریب کی نظامت انکے نواسے فلم اداکار یونس خان کرینگے ۔ انکی صاحبزادی عظمیٰ خان وحنا بیگ وصاحبزادے ڈاکٹر منصور بیگ آئے ہوئے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کریں۔

لکھنؤ آکر اپنائیت کا احساس ہوتا ہے: جاوید قمر

مجلس علم وادب لکھنؤ کے تحت مخصوص شعری نشست کا انعقاد

لکھنؤ پریس ریلیز۔دار بنی ہاشم ملت نگر کالونی مہدی گنج لکھنؤ میں صدر مجلس علم و ادب سینئر صحافی وشاعر محمد مجاہد سید کی صدارت میں مخصوص شعری نشست کا انعقاد ہوا نظامت کے فرائض عبدالقوی فاروقی نے انجام دئے۔مہمان صحافی و شاعر جاوید قمر نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ میں لکھنؤ بار بار اس لئے آتا ہوں کہ لکھنؤ آکر اپنائیت کا احساس ہوتا جبکہ دوسرے شہروں میں ایسا نہیں ہے۔پسندیدہ اشعار نذر قارئین ہیں۔

پھول سے لفظ خشک ہیں، بادخزاں کا رقص ہے
مے کشو اس فضا میں بھی تھوڑی سی مے اچھال دیں
محمد مجاہد سید

منزلیں نہیں ملتیں تھک کے بیٹھ جانے سے
راستہ تو بنتا ہے راستہ بنانے سے
جاوید قمر

میں روز ازل سے فقط اک خاک بسر ہوں
اور میرا یہ کردار زوالی بھی نہیں ہے
معید رہبر لکھنوی

لکھی جائے گی جب تاریخ انسانی کبھی حافظ
محبت بانٹنے والوں میں میرا نام بھی ہوگا
عبدالقوی فاروقی "حافظ"

ان کے علاوہ ارباز، سید تاشفین محمد، سید معظم سید مبشر نے بھی کلام پیش کیا۔شرکاء میں سینیئر ایڈیٹر عطاء الرحمن، طارق محمد سید، تاشفین محمد سید، سید محمد، سید دانش، سید محسن وغیرہ کے نام قابلِ ذکر ہیں۔آخر میں میزبان محمد مجاہد سید نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

مہاراجہ بجلی پاسی کالج میں "اتر پردیش کی ثقافت" کے تھیم پر لوگو ڈیزائننگ مقابلہ

لکھنؤ۔مہاراجہ بجلی پاسی گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج کے نوتشکیل شدہ کلچرل کلب کے تحت کلچر کلب کی طرف سے "اتر پردیش کی ثقافت" کے تھیم پر لوگو ڈیزائننگ مقابلہ منعقد کیا گیا، جسے محکمہ ثقافت، حکومت اتر پردیش کی طرف سے کلچرل کلب کو چلانے کے لیے منتخب کیا گیا ہے۔اس مقابلے کا مقصد لوگو ڈیزائن کے ذریعے تخلیقی طور پر اتر پردیش کے امیر ثقافتی ورثے کی نمائش کرنا تھا۔مقابلے میں 38 پرجوش شرکاء نے حصہ لیا۔شرکاء کو اپنا لوگو ڈیزائن کرنے کے لیے ایک گھنٹہ دیا گیا۔مقابلے کا مقصد شرکاء میں تخلیقی صلاحیتوں اور اختراعات کی حوصلہ افزائی کرنا اور لوگو ڈیزائن کے ذریعے اتر پردیش کی ثقافت کو ظاہر کرنا تھا۔ثقافتی کلب کی شناخت کی نمائندگی کرنے والے لوگو کو منتخب کرنے کے لیے۔مقابلے کے نتیجے میں مختلف تخلیقی لوگو سامنے آئے، ہر شریک نے اتر پردیش کی ثقافت کی اپنی اپنی تشریح کی نمائش کی۔لوگو کا جائزہ لیا جائے گا اور فاتح کا انتخاب جیوری کے ذریعے کیا جائے گا۔جیتنے والے لوگو کو کلچرل کلب کے آفیشل لوگو کے طور پر اپنایا جائے گا۔شرکاء نے اپنی تخلیقی صلاحیتوں اور صلاحیتوں کو ظاہر کرنے کے موقع کو سراہا۔لوگو ڈیزائننگ مقابلہ ایک کامیاب ایونٹ تھا جس نے شرکاء کی تخلیقی صلاحیت کو سامنے لایا اور اتر پردیش کے ثقافتی ورثے کو فروغ دیا۔اس موقع پر کلب کے انچارج ڈاکٹر صنوبر حیدر، شریک انچارج

اسرائیلی مصنوعات کے بائیکاٹ کی اپیل والے پوسٹر لگانے کے الزام میں سات مسلمان گرفتار

سنبھل:21 اپریل (پی این ایس) پولیس نے کہا کہ انہوں نے نرولی قصبے میں دکانوں کی دیواروں پر' آزاد غزہ، آزاد فلسطین' کے پیغامات والے پوسٹروں کے سلسلے میں سات افراد کو گرفتار کیا ہے۔پوسٹر میں لوگوں کو ہندوستانی مصنوعات خریدنے کی ترغیب دیتے ہوئے اسرائیلی مصنوعات کے بائیکاٹ کا مطالبہ کیا گیا دنیا بھر میں، لوگ ایسے کاروباروں کا بائیکاٹ کر رہے ہیں جو غزہ میں ہونے والی نسل کشی سے فائدہ اٹھاتے ہیں جس میں کم از کم 000,51 فلسطینی ہلاک ہو چکے ہیں جبکہ محصور انکلیو میں تمام امداد کو روک دیا گیا ہے۔بنیا تھرا اسٹیشن ہاؤس آفیسر رام ویر سنگھ نے میڈیا کو بتایا کہ پولیس نے جانچ شروع کردی ہے اور سی سی ٹی وی کیمرہ فوٹیج کی بنیاد پر سات افراد کی شناخت کی ہے۔

ریٹائرڈ ڈپٹی ایس پی رضوان حیدر کا انتقال

اہم خدمات پر گورنر نے دیا تھا پریزیڈینٹ میڈل

امروہہ۔ریٹائرڈ ڈپٹی ایس پی سید رضوان حیدر نقوی ساکن محلہ مجاپوتہ امروہہ کا کل رات لکھنؤ میں 93 سال کی عمر میں انتقال ہوگیا۔محکمہ پولس کے اعلیٰ افسر رہ چکے اصلاحی فکر رکھنے والے سید رضوان حیدر نقوی معاشرہ کو تعلیم اور اصلاحیات کے لیے تحریک دے رہے ہیں، مرحوم 30 سال قبل محکمہ پولیس سے ڈپٹی ایس پی کی حیثیت سے ریٹائر ہوئے تھے اور لکھنؤ میں رہتے ہوئے سماجی کاموں میں مصروف تھے۔ان کی انتقال کے بعد مولانا کلب جواد صاحب نے ان کی نماز جنازہ لکھنؤ میں ادا کرائی اور مولانا صفی حیدر اور کلب سبطین نقوی نے مجلس سے خطاب کیا۔آج صبح جنازہ کے امروہہ پہنچنے کے بعد انہیں شہر امروہہ کی امام بارگاہ میمونہ خاتون مجاپوتہ میں سپرد خاک کیا گیا۔محکمہ پولس میں اہم خدمات کے لیے مرحوم کو گورنر نے 1980 میں صدر پولیس ایوارڈ سے سرفراز کیا تھا۔آپ نے لکھنے کی پرانی جامع مسجد کو بہتر بنانے میں اہم خدمات انجام دی تھی اور مسلسل اسی طرح کی خدمات میں سرگرم عمل رہتے تھے۔مرحوم کے چار پسر تھے جسمیں عابد عباس اور صحافی آصف عباس اس عالم فانی سے رحلت کر گئے تھے۔پسر اکبر زاہد عباس لکھنو میں ساتھ ہی رہتے تھے۔آپ کے پسر اصغر ناصر عباس بھی سماجی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔کاروان خلوص کے صدر سید محبوب حسین زیدی اور جملہ اراکین نے آپکے انتقال پر آپکے برادر ذیشان حیدر نقوی اور پسران کو تعزیت پیش کی ہے۔شہر کی معزز شخصیات نے آپکی تدفین میں حصہ لیا جسمیں علماء کرام، شعراء حضرات اور دیگر معززین شہر شامل تھے۔

الائنس کلب انٹرنیشنل ڈسٹرکٹ 137 اور ڈسٹرکٹ 102 لکھنؤ کا افتتاح

لکھنؤ۔لکھنؤ الائنس کلب انٹرنیشنل ڈسٹرکٹ 137 اور ڈسٹرکٹ 102 لکھنؤ کا افتتاح 20 اپریل 2025 کو ہوٹل سلویٹ حضرت گنج لکھنؤ میں ہوا۔ضلع 102 کے سبکدوش ہونے والے ضلعی گورنر الائے سنجیو کمار بھٹناگر نے ایک شاندار تقریب میں مہمانوں کا استقبال کیا۔سابق بین الاقوامی صدر ڈاکٹر ترپتا کور جونیجا نے پروگرام کی صدارت کی۔الائے اے بنسل چیئرمین ایم سی سی نارتھ اور الائے انیل مالویہ ملٹیپل سکریٹری مہمان خصوصی تھے۔بین الاقوامی ڈائریکٹر ڈاکٹر ممیت سنگھ، ایلو پریانکا ڈکشٹ سابق ایم سی سی نارتھ اور انٹرنیشنل ترجمان اور مسٹر ڈی ایس بھٹناگر انٹرنیشنل ایڈوائزر کے ساتھ سابق ڈی جی مسٹر کے کے۔ورما، آر کے اروڑا، مسز منجولا کھرے، مسز مینا کھرے اور مختلف کلبوں کے ممبران نے تقریب میں شرکت کی اور نئی ٹیم کو نیک تمنائیں اور آشیرواد دی۔الائے ڈاکٹر سدھیر پرتاپ بھٹناگر ضلع گورنر کے ساتھ الائے سنیتا شریواستو وی ڈی جی 1، الائے رینو مینڈیرتا وی ڈی جی 2، الائے ونئے شریواستو اوی ڈی جی 3، الائے ونیش ماتھر سکریٹری، مسز رچنا کھرے خزانچی اور دیگر ٹیم ممبران ضلع 137 کے لیے ڈاکٹر ارون کمار کے ساتھ ڈاکٹر گونار بھٹنگر، اور گورنمنٹ گورنمنٹ بھی موجود تھے۔مترا وی ڈی جی 1، ڈاکٹر لکی اگروال وی ڈی جی 2، مسٹر بی پی جیسوال سکریٹری، ایلو مشا سکسینہ جوائنٹ سکریٹری، مسٹر برجیندر رستوگی خزانچی، محترمہ سنیتا بھٹناگر جوائنٹ ٹریزرر، محترمہ ارچنا شنکر گپتا پی آر او، محترمہ دیپا جین شکلا، تمام خواتین ایلشو، جوائنٹ ایمن ایلشو، ایم پی آر او تمام خواتین شامل ہیں۔۔یوتھ افیئرز، الائے روچی اگروال بزنس پروجیکٹس اور الائے زور اور سنگھ سیٹھی۔ہیلتھ پروجیکٹس ڈسٹرکٹ 102 کے لیے نامزد ہوئے۔پروگرام کا آغاز الائنس کلب انٹرنیشنل کے قومی عہد کی تلاوت، مادر وطن کے تئیں عقیدت کے ساتھ قومی ترانہ گانے اور معززین کی رہنمائی سے ہوا۔ڈاکٹر ترپتا جونیجا نے سماج کے آخری مقام پر کھڑے شخص کی مدد کر کے خود ترقی اور سماج کی تعمیر پر زور دیا۔ڈاکٹر ممتا نے اتحاد کے چیلنجوں اور تعاون کے بارے میں بتایا۔الائے اے بنسل اور الائے انیل مالویہ نے نئے ممبران اور کلبوں کو شامل کیا۔ڈاکٹر سدھیر بھٹناگر نے نئے کلب آزاد کا تعارف کرایا۔کلبوں کو بینرز اور نئے ممبران کو پنیں پیش کی گئیں۔ڈاکٹر ممیت نے الائنس کلبز کی بنیادی اقدار کو شامل کرتے ہوئے کرکٹ کے موضوع پر کوئز کر کے انسٹالیشن پروگرام کو دلچسپ بنا دیا۔ضلع 102 کے لیے الائے سنجیو کمار بھٹناگر اور ضلع 137 کے لیے الائے سنجے سریواستو کو خصوصی بین الاقوامی شناختی ایوارڈ دیا گیا۔

فرشتہ بن کر پہنچی مسلم خاتون

آدھے گھنٹے سے تڑپ رہے چار زخمیوں کی جان بچائی

بستی:21 اپریل (پی این ایس) یوپی میں بستی کے منڈیروا علاقے میں گھولا چوکی کے قریب سڑک حادثہ پیش آیا۔اس میں ایک تیز رفتار کار نے گورکھپور سے ایودھیا جارہی کار کو پیچھے سے ٹکر ماردی۔حادثے میں کار میں سوار چار افراد شدید زخمی ہو گئے۔جن میں سے دو کی حالت تشویشناک بتائی جاتی ہے۔یہ زخمی نوجوان آدھے گھنٹے تک جائے حادثہ پر درد سے کراہتے رہے۔لوگ تماشائی بن کر سب دیکھتے رہے۔اس دوران ممبئی کی ایک مسلم خاتون نے انہیں دیکھا۔خاتون نے فوری طور پر ایمبولینس کو بلایا اور زخمیوں کو اسپتال پہنچایا۔خاتون کی وجہ سے زخمیوں کو بروقت علاج مل سکا۔ویگنا آر کار میں کل 4 لوگ سوار تھے جو گورکھپور سے ایودھیا جارہی تھی۔وہ آدھے گھنٹے تک سڑک کے کنارے جھاڑیوں میں زخمی حالت میں پڑے رہے۔ممبئی سے آنے والی زینب نامی مسلم خاتون نے زخمیوں کی ویڈیو بنا کر سوشل میڈیا پر وائرل کردی اور پولیس اور ایمبولینس کو اطلاع دی۔ایمبولینس کی مدد سے زخمیوں کو اسپتال لے جایا گیا، جہاں ان کا علاج جاری ہے۔ساتھ ہی آس پاس کے لوگ خاتون کی مدد کو سراہ رہے ہیں۔زینب مدد کرکے کہیں چلی گئی۔جس کی وجہ سے ان کے بارے میں زیادہ معلومات حاصل نہیں ہوسکیں۔وہیں مونڈیروا پولیس اسٹیشن کے سربراہ اتل انجان نے کہا کہ زخمیوں کی طرف سے ابھی تک کوئی شکایت نہیں کی گئی ہے جس کی وجہ سے اس معاملے میں کوئی قانونی کارروائی نہیں کی جارہی ہے۔پولیس نے جائے وقوعہ پر جاکر تفتیش میں بتایا کہ کار بے قابو ہوکر سڑک کے کنارے جھاڑیوں میں جاگری۔زخمیوں کی جانب سے شکایت درج کروائی گئی تو مناسب کارروائی کی جائے گی۔

شاہجہاں پور حادثہ: بھاجپا رکن اسمبلی ہوئیں برہم

شاہجہاں پور:21 اپریل (پی این ایس) شاہ جہاں پور کے نگوہی کے جٹھیا گاؤں کے قریب اتوار کی شام بائیک پر ڈنڈا مارنے سے بے قابو ہوئی بائیک سے گری خاتون کی ڈمفر سے کچل کر موت ہوگئی۔اس کے بعد کافی ہنگامہ ہوا۔اطلاع ملتے ہی حلقہ اسمبلی سے بی جے پی ایم ایل اے سلونا کشواہا بھی موقع پر پہنچ گئیں۔انہوں نے انسپکٹر سے کہا کہ شادی کا سیزن چل رہا ہے۔اس لیے چیکنگ ممنوع ہے لیکن پولیس نے لوٹ مچا رکھا ہے۔پولیس نے اسے لاٹھیوں سے مارا ہے اس لیے اب اس عورت کو زندہ کر کے دکھاو۔عوام کو بیوقوف بنایا جارہا ہے۔لاٹھی مارنے والے پولس کو معطل کرایا جائے گا۔آپ کو بتادیں کہ پردیپ کمار نامی کسان اپنی بیوی امریشا دیوی اور بیٹے کشن کے ساتھ شادی کی تقریب میں جارہے تھے۔پولیس نگوہی سے 14 کلومیٹر دور پیلی بھیت سرحد پر چیکنگ کر رہی تھی۔الزام ہے کہ جب کانسٹیبل نے چیکنگ کے نام پر اپنی لاٹھی بائیک کو روکنے کیلئے استعمال کیا تو بائیک بے قابو ہوگئی اور امریشا سڑک پر گرگئی اور بائیک پیچھے سے آنے والے ڈمپر سے ٹکرانے کے بعد پہیا اس کے سر کے اوپر سے گزر گئی۔اس حادثے میں امریشا کی موت ہوگئی۔جب پردیپ نے روتے ہوئے پولس اہلکار کی لاٹھی سے مارے جانے کے بارے میں بتایا تو لوگ غصے میں آگئے اور ہنگامہ کرنے لگے۔لوگوں نے شاہراہ بلاک کردی۔کچھ ہی دیر میں شاہجہاں پور اور پیلی بھیت روڈ پر گاڑیوں کی لمبی قطار لگ گئی۔مشتعل افراد نے پولیس کے خلاف نعرے بازی شروع کردی۔سمجھانے آئے دو انسپکٹر بھی بھیڑ کا غصہ دیکھ کر کچھ نہ کہہ سکے۔سی او صدر پرینک جین اور ایس ڈی ایم جیت سنگھ نے موقع پر پہنچ کر بھیڑ کو سمجھانے کی کوشش کی۔لوگوں نے ڈی ایم سے موقع پر آنے کا مطالبہ کیا۔انہوں نے کہا کہ 50 لاکھ روپے معاوضہ دیا جائے اور پولیس فورس کے خلاف کارروائی کی جائے۔حادثے کے بعد تقریباً پانچ کلومیٹر تک جام رہا۔متوفی کے اہل خانہ نہ مانے تو پولیس نے کسی طرح راستہ موڑ دیا۔

یونٹی پی۔جی۔کالج میں 6 روزہ ورکشاپ

یونٹی پی۔جی۔کالج جسٹس مرتضیٰ حسین روڈ، سیکٹر بی۔بسنت کنج، آئی۔آئی۔ایم۔بائی پاس روڈ، لکھنو میں 06 روزہ ICT Tools for next generation AI Researchers education موضوع کا انعقاد کیا گیا ہے اس ورکشاپ کا مقصد اساتذہ اور محققین کو ICTAI کے بارے میں جدید تکنیکی ترقی کے ساتھ مستحکم بنانا تھا، تاکہ تعلیم کو تحقیق کے ذریعہ آگے بڑھایا جاسکے۔ورکشاپ کا آغاز کالج کے مولانا آزاد ہال میں آج بتاریخ 21-04-2025 کو کیا گیا۔اس پروگرام کے مہمان خصوصی پروفیسر ارونا بھکھو پادھیاے نے چراغ روشن کر کے پروگرام کا آغاز کیا۔اس موقع پر کالج کے چیئرمین جناب جسٹس امتیاز مرتضیٰ، سیکریٹری جناب مرتضیٰ حسنین خان، ٹریزرار محترمہ اسما جاوید، پرنسپل جناب سنیل دھون، کالج کے اساتذہ وطلبہ موجود تھے۔ورکشاپ میں پہلے دن کا پہلا دور کالج کے پرنسپل ڈاکٹر سنیل دھون کی افتتاحی تقریر سے شروع ہوا۔انھوں نے اپنی تقریر میں AI&ICT کی اہمیت پر زور دیا اور آنے والے دنوں کے پروگرام پر روشنی ڈالی۔پروفیسر ارونا بھکھو پادھیاے نے ہندوستان میں AI&ICT پر چل رہے کام پر تفصیلی گفتگو کی۔آج کے دوسرے دور میں انٹیگرل یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر نور عالم نے AI&ICT کی اہمیت اور اسکے فایدے پر تفصیلی گفتگو کی۔

اودھ نامہ

اصلاح یا انتقام

حکومت ہند کے ذریعہ لایا گیا وقف قانون جسے حکومت کی طرف سے مسلمانوں کے حق میں بتایا جارہا ہے لیکن مسلمانوں اور حزب اختلاف کے شکوک و شبہات اور اعتراضات کا جواب دینے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ نتیجتاً قانون پاس ہونے کے بعد اسے سپریم کورٹ میں چیلنج دیا گیا۔ اس تعلق سے سپریم کورٹ میں پیروی کرر ہے ابھیشیک سنگھوی کہتے ہیں کہ اصلاحات کے نام پر متعارف کرایا جانے والا 'وقف (ترمیمی) ایکٹ 2024، دراصل ایک پسماندہ قدم ہے جو آئینی ضمانتوں، مذہبی خودمختاری اور اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے قائم عدالتی اصولوں کو کمزور کرتا ہے۔ یہ قانون سازی کے ناجائز تجاوز کی ایک واضح مثال ہے، جسے انتظامی کارکردگی کے پردے میں پوشیدہ رکھا گیا ہے۔ اس قانون کو آئین کے خلاف بتاتے ہوئے وہ کہتے ہیں کہ یہ ایکٹ آئین کے آرٹیکل 25 اور 26، (اور) خاص طور پر آرٹیکل 26 کی صریح خلاف ورزی کرتا ہے، جو نہ صرف مذہب کو آزادانہ طور پر ماننے، اس پر عمل کرنے اور اس کی تبلیغ کرنے کا حق دیتا ہے، بلکہ مذہبی امور کو خودمختار انداز میں چلانے کا حق بھی فراہم کرتا ہے۔ یہ حقوق بھلے ہی مطلق نہیں ہیں؛ لیکن وہ اتنے کمزور بھی نہیں ہیں کہ قانون سازی کے ذریعے مذہبی اداروں کی خودمختاری کو بنیادی طور پر چھین لیا جائے۔ سپریم کورٹ نے آزادی کے ابتدائی دو عشرے ہی میں، رتی لال گاندھی اور حلکایت گووند لال جی مہاراج جیسے مقدمات میں، توثیق کی ہے کہ کوئی بھی ایسا قانون جو مذہبی گروہوں کو اپنے مذہبی امور خود چلانے کا حق (ان سے) چھین لے، وہ قانون آئین کے خلاف ہے اور آپ دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ موجودہ وقف ایکٹ میں بالکل وہی کوشش کی گئی ہے۔

کسی بھی شعبہ سے متعلق اصول وقوانین صرف اس لئے نہیں ہوتے کہ وہ کتابوں کی زینت بنے رہیں اور جب اطلاقی صورت پیش آئے تو ان اصولوں اور قوانین سے یکسر انحراف کرلیا جائے۔ اسی طرح آئینی حقوق بھی زیبائش کے لیے نہیں ہیں کہ وہ صرف قانون کی کتابوں کی زینت بنے رہیں اور عملی طور پر انھیں باقاعدہ کمزور کیا جاتا رہے۔ یہ حقوق دراصل ریاستی مداخلت کے خلاف بنیادی تحفظ فراہم کرتے ہیں۔ یہ ایکٹ ان ضمانتوں کو نظرانداز کرکے، صرف آئین کے حاشیے کو نہیں چھوتا بلکہ آئین کی بنیاد پر بھی حملہ کرتا ہے۔ اس ایکٹ کی دفعہ 11 جمہوری شملیت کو ریاستی وقف بورڈوں کی تشکیل میں عملی طور پر ختم کردیتی ہے۔ اس دفعہ کے تحت سوفی صد ارکان کی تقرری ریاستی حکومت کی نامزدگی سے کرنے کی پابند ہے۔ اس پورے عمل کو صرف ایک انتظامی کارروائی بنادیتی ہے، جو مسلم برادری سے اپنے نمائندے منتخب کرنے کا حق چھین رہا ہے۔ اگر پورا بورڈ ہی حکومت کا ایک توسیعی ادارہ بن جائے تو ادارہ جاتی خودمختاری میں آخر کیا باقی رہ جاتا ہے۔ یہ ایکٹ ایک عجیب وغریب صورتِ حال کی اجازت دیتا ہے کہ وقف بورڈ کے گیارہ میں سے کم از کم ممکنہ طور پر صرف تین ارکان ہی مسلمان ہوسکتے ہیں۔ کیا آپ تصور کرسکتے ہیں کہ کسی ہندو مندر بورڈ میں غیر ہندو افراد اکثریت میں ہوں یا کسی سکھ گردوارہ کمیٹی میں غیر سکھوں کا غلبہ ہو۔ ماہرین کے مطابق نیا وقت ایکٹ آئین کے آرٹیکل 26 میں محفوظ مذہبی خود انحصاری کے تصور کی صریح مسخ شدہ شکل ہے۔ ایسا بندوبست صرف غیر حساس ہی نہیں؛ بلکہ بنیادی طور پر آئینی برابری اور کمیونٹی کی عزت نفس دونوں کے خلاف ہے۔ قانون صرف الفاظ میں برابر نہیں ہونا چاہیے؛ بلکہ روح اور عملی طور پر بھی برابری کو یقینی بنایا جانا چاہئے۔ یہ ترمیم وقف بورڈ کے ارکان سے، اپنے چیئرمین کو عدم اعتماد کی تحریک کے ذریعے ہٹانے کا حق چھینتا ہے۔ یہ داخلی جمہوریت اور ادارہ جاتی جوابدہی کے اصول کی واضح طور پر توہین ہے۔ خودمختاری بغیر جوابدہی کے بیکار ہے؛ لیکن خود مختاری کے بغیر جوابدہی جبر واستبداد ہے۔ پہلے (کی وقف ایکٹ) کی دفعات کے تحت، وقف بورڈ کے سی ای او کا مسلمان ہونا اور بورڈ کے دو مجوزہ ناموں میں سے (کسی ایک کا) منتخب ہونا ضروری تھا۔ (موجودہ) دفعہ پندرہ ان دونوں شرائط کو خارج کرچکی ہے۔ اس سے انتخاب میں کمیونٹی کا کردار تقریباً ختم ہوجاتا ہے۔ اس کا واحد مقصد ریاستی کنٹرول کو مزید مضبوط کرنا ہے، جہاں مقصد صرف کنٹرول، کنٹرول اور مزید کنٹرول ہے۔ جب دیگر مذہبی اداروں میں اسی نوعیت کا کردار کمیونٹی کی مرکزیت اور احترام کے ساتھ برقرارر ہے؛ تو (یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ) صرف ایک کمیونٹی کو ہی ایسی کمی کیوں برداشت کرنی چاہیے؟ انتظامی سہولت یا انتظامی کمی کسی کی شناخت کو مٹانے کے لیے بہانہ نہیں بن سکتی ہے۔ مختلف ایکٹس، جیسے: کرناٹک ہندو مذہبی اداروں کا ایکٹ، شری جگن ناتھ مندر ایکٹ، ماتا ویشنو دیوی درگاہ ایکٹ، تمل نادو مذہبی اوقاف ایکٹ، کاشی وشوناتھ مندر ایکٹ، سکھ گردوارہ ایکٹ اور دیگر کئی ایکٹس اپنے متعلقہ مذہبی کمیونٹیوں کی خودمختاری کو برقرار رکھتے ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی باہری افراد کو غالب کردار دینے کی اجازت نہیں دیتا ہے۔

ان ترامیم کا مجموعی تاثر یہ ہے کہ ایک کمیونٹی کے اپنے مذہبی امور کو خود چلانے کے حق میں کمی آتی ہے۔ اس ایکٹ سے ایک خطرناک مثال قائم ہوتی ہے، جو ہندوستان کے ہر اقلیتی ادارے کے لیے خطرہ بن سکتی ہے۔ بقول ابھی شیک سنگھوی یہ ایکٹ اصلاح نہیں؛ بلکہ انتقام ہے۔

ہند-سری لنکا دفاعی معاہدہ

اسد مرزا

یہ 2005 کی بات ہے، جب ہندوستان اور سری لنکا کے درمیان دفاعی اشتراک شروع ہوا، دونوں ممالک نے کولمبو کے ساحل سے 30 کلومیٹر دور بحر ہند میں اپنی پہلی بحری مشق 'SLINEX' منعقد کی تھی۔ پچھلے سال، دونوں پڑوسی ممالک کے فوجی اہلکاروں نے سری لنکا کے مدوروا اویا میں قائم آرمی ٹریننگ اسکول میں مشترکہ فوجی مشق 'مترا شکتی' کے 10ویں ایڈیشن کا آغاز کیا۔ تاہم، اس طرح کے دفاعی اقدامات کے باوجود، جس میں دونوں اطراف کے آرمی چیفس کے باقاعدہ دورے اور دونوں ممالک کے دفاعی سکریٹریوں کے درمیان سالانہ دفاعی مذاکرات شامل تھے، ہندوستان اور سری لنکا کے درمیان باضابطہ دفاعی معاہدے کا فقدان تھا۔ وزیراعظم نریندر مودی کے سری لنکا کے حالیہ اختتامی دورے کے دوران، فوجی ڈومین میں گہرا اور بامعنی اشتراک کے فریم ورک کو پہلی بار ایک مناسب ادارہ جاتی شکل دی گئی۔

ہندوستان- سری لنکا دفاعی معاہدے کی اہمیت: ہندوستان کے خارجہ سکریٹری وکرم مصری نے 5 اپریل کو کولمبو میں ایک خصوصی بریفنگ کے دوران پریس کو بتایا، "پہلی بار دونوں ممالک کے درمیان دفاعی مفاہمت نامے پر دستخط ... موجودہ دفاعی تعاون کے اقدامات کو مزید منظم بنائے گا،" یہ اشارہ دیتے ہوئے کہ یہ علاقائی سلامتی اور استحکام کے لیے دونوں ممالک کے مشترکہ عزم سے قائم ہوا ہے۔

وسیع تر نقطہ نظر سے، ماہرین کا کہنا ہے کہ اس مفاہمت نامے سے آنے والے سالوں میں دونوں ممالک کے درمیان مزید جامع اور مربوط شراکت داری کی بنیاد رکھی جائے گی۔ اس کی جھلک اس معاہدے میں دیکھی جاسکتی ہے جس میں مزید مشترکہ فوجی مشقوں، مختلف شعبوں میں صلاحیت سازی، انسانی امداد اور ڈیزاسٹر ریلیف (HADR) سے متعلق آپریشنز میں تبادلے، دونوں ممالک کے بحری جہازوں کے ذریعے پورٹ کالز میں اضافہ شامل ہے۔ دفاع میں ہندوستان-سری لنکا مفاہمت نامے میں دونوں ممالک کے درمیان دفاعی صنعت میں تعاون کے مواقع تلاش کرنے پر بھی زور دیا گیا ہے۔

چین کے اثر ورسوخ کا مقابلہ: یہ دفاعی معاہدہ ایک ایسے وقت میں ہوا ہے جب چین، سری لنکا میں خاص طور پر انفراسٹرکچر پراجیکٹس کے ذریعے اپنے قدم بڑھا رہا ہے۔ جب اس سال جنوری کے وسط میں سری لنکا کے صدر انورا کمارا ڈسانائیکے نے چین کا چار روزہ دورہ کیا تو چین نے سری لنکا کے ساتھ کئی معاہدوں پر مہر ثبت کی، جس میں سینوپیک کی طرف سے ہمبنٹوٹا میں آئل ریفائنری کے قیام کے لیے 3.7 بلین ڈالر کا معاہدہ بھی شامل ہے۔ پہلے سے ہی، اپنی بیلٹ اینڈ روڈ انیشیٹو (BRI) اسکیم کے تحت، چین نے سری لنکا کے بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں جیسے لوٹس ٹاور، متلا راجا پاکسا بین الاقوامی ہوائی اڈہ، ہمبنٹوٹا انٹرنیشنل پورٹ، ہمبنٹوٹا کانفرنس ہال اور پورٹ سٹی کولمبو میں بڑی سرمایہ کاری کی ہے۔ ہندوستان ایسی پیش رفت کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے، کیونکہ اس سے بحر ہند میں طاقت کے توازن کو ممکنہ طور پر نقصان پہنچ سکتا ہے۔ لہٰذا، دفاعی معاہدے کو ایک جوابی اقدام کے طور پر دیکھا جارہا ہے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ سری لنکا چین پر خاص طور پر فوجی اور سیکورٹی امداد کے لیے حد سے زیادہ انحصار نہ کرے۔

بحر ہند میں سیکیورٹی: بحر ہند میں سری لنکا کا تزویراتی محل وقوع اس کو بہت زیادہ جغرافیائی سیاسی اہمیت فراہم کرتا ہے۔ یہ بحر ہند کے وسط میں، مشرق وسطیٰ، ایشیا اور افریقہ کو جوڑنے والے اہم سمندری راستوں کے قریب واقع ہے۔ اس کے علاوہ، یہ اہم سمندری چوکیوں کے قریب واقع ہے، جو اسے بین الاقوامی تجارت اور توانائی کی ترسیل کے لیے ایک اہم مقام بناتا ہے۔ ہندوستان، بحر ہند میں ایک بڑی سمندری طاقت کے طور پر، یہ دیکھنے میں دلچسپی رکھتا ہے کہ کوئی بیرونی طاقت، خاص طور پر چین، سری لنکا کی بحری سلامتی پر غیر ضروری اثر ورسوخ حاصل نہ کرسکے۔ دفاعی معاہدے کے ذریعے، ہندوستان کا مقصد خطے میں اپنی بحریہ کی موجودگی اور سیکورٹی تعاون کو مزید بڑھانا ہے۔

بحر ہند میں چین کا جارحانہ فوجی دباؤ: پورے جنوبی ایشیائی خطے میں سری لنکا بنگلہ دیش کے بعد دوسرا ملک ہے جس کے ساتھ ہندوستان نے باضابطہ طور پر دفاعی معاہدہ کیا ہے۔ نیپال اور بھوٹان کے ساتھ، ہندوستان کی دفاعی شراکت داری مضبوط ہے اور باقاعدہ اعلیٰ سطحی تبادلے اور مشترکہ فوجی اقدامات نے ان ممالک کے درمیان تعاون کو مزید گہرا کیا ہے۔

ہند-بحرالکاہل کے علاقے میں چین کے جارحانہ فوجی دباؤ کے پس منظر میں، پڑوسیوں کے ساتھ فوجی شراکت داری کو مضبوط کرنے کی ہندوستانی کوششوں کو ایک سوچی سمجھی حکمت عملی کے طور پر دیکھا جارہا ہے۔ خاص طور پر بحر ہند میں، چین نے 2017 میں مشرقی افریقہ کے جبوتی میں ایک فوجی اڈہ قائم کیا ہے، جب کہ اس نے پاکستان کے گوادر میں دوہری استعمال کی سہولیات کے ساتھ ایک نیا بندرگاہ تیار کیا ہے۔

2014 میں، دو چینی بحری آبدوزوں نے کولمبو کو پورٹ کال کی، جب کہ چینی جاسوس بحری جہاز سمندری تحقیقی جہازوں کے بھیس میں سری لنکا، مالدیپ اور میانمار کی بندرگاہوں پر 2010 کی دہائی کے اواخر سے اکثر آتے رہے ہیں۔ خاص طور پر سری لنکا کے پانیوں میں، چینی جاسوس جہازوں کی ڈاکنگ میں اس وقت نمایاں اضافہ دیکھنے میں آیا جب کولمبو نے 2017 میں ایک چینی کمپنی کو 1.12 بلین امریکی ڈالر کے عوض 99 سالہ لیز پر ہمبنٹوٹا بندرگاہ کے حوالے کیا۔

متعدد میڈیا رپورٹس کے مطابق، چینی تحقیقی بحری جہاز جیسے یوآن وانگ 5 اور شی یان 6 بالترتیب 2022 اور 2023 میں سری لنکا کے ہمبنٹوٹا پورٹ اور کولمبو پورٹ پر لنگر انداز ہوئے۔ خبر رساں ادارے روئٹرز نے یوآن وانگ 5 کو چین کے جدید ترین خلائی جہازوں میں سے ایک کے طور پر بیان کیا ہے، جو سیٹلائٹ، راکٹ اور بین البراعظمی بیلسٹک میزائل لانچوں کی نگرانی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ سری لنکا کے علاوہ مالدیپ نے بھی چینی جاسوس بحری جہازوں کے لیے ڈاکنگ پوائنٹ کے طور پر کام کیا ہے۔ ژیانگ یانگ ہانگ 3، ایک 4,500 ٹن ہائی ٹیک چینی جاسوس جہاز نے ایک تحقیقی جہاز کے بھیس میں فروری 2024 میں مالے میں پورٹ کال کی تھی، جب کہ میانمار کو چینی بحری جہازوں کی طرف سے اکثر اوقات مشترکہ مشقوں کے لیے مدعو کیا جاتا ہے۔

چین کا BRI کو ہتھیار بنانا: بحر ہند میں چین کی فوجی قیادت میں اس طرح کی سرگرمیوں نے ہندوستان میں تشویش کو جنم دیا ہے۔ ہندوستان کو جو چیز زیادہ پریشان کررہی ہے وہ ہے خطے میں اپنے مفادات کو آگے بڑھانے کے لیے چین کا بیلٹ اینڈ روڈ انیشی ایٹو (BRI) کو ہتھیار بنانا۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ متنازعہ اقدام کے ذریعے، چین سب سے پہلے کسی ملک پر غیر پائیدار قرضوں کا بوجھ ڈالتا ہے، جو انفراسٹرکچر کی تعمیر اور رابطے کو بہتر بنانے کی پیشکش کے ذریعے کی جاتی ہے۔ جب وہ ملک قرض ادا کرنے میں ناکام ہوجاتا ہے، تو بیجنگ پھر اس پر سیاسی اور اقتصادی رعایتیں دینے کے لیے دباؤ ڈالنا شروع کردیتا ہے، بشمول فوجی رسائی یا ان انفراسٹرکچر پر کنٹرول۔ سری لنکا، پاکستان اور میانمار میں یہی دیکھا جارہا ہے۔

بنگلہ دیش چین کی دوہری پالیسی کی ایک اور مثال ہے۔ اپنے BRI اقدام کے تحت، بنگلہ دیش کو 2013 سے 2023 تک 35 منصوبوں کے لیے 4.45 بلین ڈالر ملے۔ جون 2024 کے آخر تک، ڈھاکہ کے لیے چین کے قرضے 6 بلین ڈالر سے تجاوز کرگئے۔ تاہم، بنگلہ دیش کا کل بیرونی قرضہ گزشتہ سال جون میں 103 بلین ڈالر سے زیادہ رہا۔

بنگلہ دیش نے مارچ کے آخری ہفتے میں اپنے چیف ایڈوائزر محمد یونس کے بیجنگ کے چار روزہ دورے کے دوران چین سے مختلف بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں کے لیے 2.1 بلین ڈالر کا تازہ قرضہ حاصل کیا، جس میں دریائے ٹیسٹا پراجیکٹ، مونگلا پورٹ کی جدید کاری اور چٹاگانگ میں ایک خصوصی اقتصادی زون قائم کرنا بھی شامل ہے۔ تاہم، ان رپورٹس کے ساتھ صورتحال نے مزید تشویشناک موڑ اختیار کرلیا ہے کہ بنگلہ دیش نے چین کو لالمونیرہاٹ ضلع میں ایک ہوائی اڈہ تعمیر کرنے کی دعوت دی ہے، جو کہ ہندوستان کے اسٹریٹجک لحاظ سے اہم چکن نیک (Chicken Neck) کوریڈور کے قریب واقع ہے۔

مجموعی طور پر ہندوستان اپنے پڑوس میں چین کی بڑھتی ہوئی موجودگی سے بجا طور پر پریشان ہے۔ اس طرح، ہندوستان اور سری لنکا کے درمیان دفاعی معاہدے کی رسمی شکل علاقائی سلامتی کو مزید مستحکم کرنے میں ایک اہم قدم کی نمائندگی کرتی ہے۔ یہ خطے میں سلامتی کی صورتحال کو درہم برہم کرنے کے لیے چین کی کوشش کو چیلنج کرنے کے لیے ہندوستان کے عزم کا اشارہ ہے۔ یہ کسی بھی بیرونی طاقت کو اپنے آس پاس کے علاقوں میں غیر متناسب اثر ورسوخ حاصل کرنے سے روکنے کے لیے ہندوستان کے عزم کو بھی واضح کرتا ہے۔

(رابطہ کے لیے: www.asadmirza.in)

اقتدار کے نشے میں ڈوبے 'نشی کانت دوبے'

ڈاکٹر سلیم خان

جمہوری سیاست میں بھونکنا نقص نہیں خوبی ہے۔ سیاسی جماعتوں میں نشی کانت دوبے جیسے لوگوں کو اسی کام کے لیے پالا جاتا ہے۔ آرزومند بھونکنے والے سیاستدانوں کے دل میں جب بھونکتے بھونکتے جب ترقی کے ارمان جاگتے ہیں تو آواز کچھ زیادہ تیز ہوجاتی ہے۔ بیچارے نشی کانت 2009 سے چوتھی بار الیکشن جیت چکے، مرکز میں تیسری بار لگاتار ان کی پارٹی اقتدار میں آگئی پھر بھی وزارت سے محروم اور آگے تو کامیابی کے امکانات بھی مفقود اس لیے دوبے جی کی بے چینی میں قابلِ فہم ہے۔ پچھلے سال ان پر بدعنوانی کا سنگین الزام بھی لگ گیا اور ایف آئی آر بھی درج ہوگئی اس لیے موصوف کے حزن ویاس میں بے شمار اضافہ ہوگیا ہے۔ اسی کے چلتے انہوں نے پہلے تو سی جے آئی اور پھر سابق الیکشن کمشنر سے پنگا لے کر نہ صرف خود کو مصیبت میں ڈالا بلکہ اب تو یہ حال ہے ہم تو ڈوبے صنم تم (مودی) کو بھی لے ڈوبیں گے۔ ایسے میں بعید نہیں کہ دوبے پر نظم وضبط کا ڈنڈا برسا کر سیاسی موت کی نیند سلادیا جائے۔

حزب اختلاف پر منہ زوری کرکے پارٹی رہنماؤں سے دادِ تحسین وصول کرنے والے نشی کانت دوبے نے اس بار عدالت کے کردار پر سوال اٹھاتے ہوئے کہہ دیا کہ اگر سپریم کورٹ قانون بنائے گا تو پارلیمنٹ کو بند کردینا چاہیے۔ دوبے نے ملک کی ساری خانہ جنگیوں کا الزام چیف جسٹس سنجیو کھنہ پر لگا دیا۔ اس احمقانہ بیان سے پلہ جھاڑتے ہوئے بی جے پی کے قومی صدر جے پی نڈا کو لکھنا پڑا کہ پارٹی ایسے بیانات کی حمایت نہیں کرتی۔ سوال حمایت کرنے یا نہ کرنے کا نہیں بلکہ مخالفت کا ہے۔ وہ اگر اس کی مذمت کرتی ہے تو صرف زبانی جمع خرچ سے کام نہیں چلے گا بلکہ اس بدزبان شخص پر کارروائی کرنی ورنہ یہ لفاظی بے معنیٰ ہے۔ پارٹی صدر کے بیان سے بے نیاز مغربی بنگال میں بی جے پی رکن اسمبلی اگنی مترا پال نے نشی کانت دوبے کے خیالات کی تائید میں کہا کہ "انھوں نے صحیح بات کہی ہے۔ صدر ہندوستان کے چیف جسٹس کی تقرری کرتے ہیں۔ پھر ہندوستان کے چیف جسٹس صدر کے حکم کو کیسے مسترد کرسکتے ہیں؟ وہ پارلیمنٹ اور قوم کے پالیسی سازوں کے فیصلوں کو کیسے مسترد کرسکتے ہیں؟" یعنی جو نامزد کرے تو اس کے ہر غلط بات پر سر تسلیم خم کرنا لازمی ہے۔ انہوں سی جے آئی کی وجہ سے پارلیمنٹ بند کرنے کی بات بھی کہی۔

بی جے پی رہنماؤں کی اس زبان درازی نے حزب اختلاف کو نادر موقع عنایت کردیا۔ کانگریس کے ترجمان پون کھیڑا نے اسے محض اتفاق نہیں بلکہ سوچی سمجھی حکمت عملی اور سازش کا حصہ قرار دیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ دوبے اور نائب صدر جگدیپ دھنکھڑ اس طرح کے بیانات وزیراعظم کی خاموش منظوری کے بغیر نہیں دے سکتے۔ کھیڑا کے مطابق سپریم کورٹ چونکہ بی جے پی کے غیر آئینی اقدامات پر روک لگا کر آئین کی حفاظت کررہا ہے اس لیے بی جے پی کو یہ بات ہضم نہیں ہورہی۔ بی جے پی کو پریشانی سپریم کورٹ سے نہیں بلکہ ملک کے آئین سے ہے۔ عدالت عظمیٰ نے وقف ایکٹ، پلیسز آف ورشپ ایکٹ اور اپوزیشن ریاستوں میں گورنروں کے کردار جیسے معاملات میں کڑا رخ اختیار کرکے بی جے پی کے سیاسی عزائم پر روک لگا دی ہے اس لیے وہ پریشان ہے۔ پون کھیڑا نے ان بیانات پر وزیراعظم کی خاموشی پر سوالیہ نشان لگاتے ہوئے پوچھا "اگر بی جے پی واقعی عدالت کی آزادی اور احترام پر یقین رکھتی ہے تو کیا دوبے پر شوکاز نوٹس دیا گیا؟ ان سے وضاحت طلب کی گئی؟ اگر نہیں، تو کیا ہم یہ مان لیں کہ بی جے پی اس بیان کی پشت پناہی کررہی ہے؟" انہوں نے اسے آئین کے خلاف ایک ذہن سازی کی مہم قرار دیا۔

وزیراعظم نریندر مودی کو نشانہ بناتے ہوئے اے آئی ایم آئی ایم سربراہ اور رکن پارلیمان اسدالدین اویسی نے کہا کہ بھگوا پارٹی کے حامی اب اتنے زیادہ شدت پسند ہوگئے کہ وہ کھلے عام عدلیہ کو 'مذہبی جنگ' کی دھمکی دے رہے ہیں۔ اویسی نے وزیراعظم سے مطالبہ کیا کہ: "مودی جی اگر آپ ان لوگوں کو نہیں روکیں گے تو ملک کمزور ہوجائے گا۔ ملک آپ کو معاف نہیں کرے گا اور کل آپ اقتدار میں نہیں رہیں گے۔ ٹی ایم سی رکن پارلیمنٹ مہوا موئترا کو انہیں پارلیمانی رکنیت سے محروم کرنے والے دوبے سے انتقام لینے کا موقع مل گیا۔ انہوں نے 'ایکس' پر دوبے کی شدید مذمت کرتے ہوئے لکھا، "یاد رکھیے، پٹ بُل (پالتو سانڈ) اپنے مالک کے اشارہ کے بغیر کچھ نہیں کرتا۔ پورا ملک دیکھ رہا ہے کہ عدلیہ پر بی جے پی کے ذریعہ کیسے پروکسی حملے کیے جارہے ہیں۔ ججوں کو ڈرانے کی بے شرم کوشش۔ ہندوستان سب سے نچلے دور میں ہے جب جاہل غنڈوں کے ذریعہ حکمرانی کی جارہی ہے"۔

کانگریس رہنما پی وی شرینواس نے کہا، "نشی کانت دوبے جیسے فسادی اراکین پارلیمنٹ میں اپنے آقاؤں کے حکم کے بغیر سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کے خلاف منہ کھولنے کی ہمت نہیں ہے۔' اس طرح گویا دوبے کی آڑ میں مودی نشانے پر آگئے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی نے ایسے تنازعات میں اپنے لوگوں کی زبان پر لگام لگانے کا کام کبھی نہیں کیا اس بیک وقت سپریم کورٹ اور چیف جسٹس کے بارے میں نشی کانت دوبے کے متنازع بیان کو لے کر اب توہین عدالت کی کارروائی شروع کرنے کا مطالبہ زور پکڑنے لگا ہے۔ سپریم کورٹ کے ایک ایڈوکیٹ آن ریکارڈ انس تنویر نے اٹارنی جنرل کو خط لکھ کر توہینِ عدالت کے مقدمے کی اجازت طلب کی ہے۔ توہین عدالت ایکٹ 1971 کی دفعہ 15(1)(بی) اور 1975 میں بنے سپریم کورٹ کے قواعد کے تحت، توہین عدالت کی کارروائی چونکہ اٹارنی جنرل یا سالیسٹر جنرل اس کی منظوری کے بغیر نہیں ہوسکتی اسی لیے اٹارنی جنرل آر وینکٹ رمنی سے خط لکھ کر رجوع کیا گیا ہے۔ اس خط میں نشی کانت دوبے کے خلاف سپریم کورٹ پر پارلیمانی امور میں مداخلت کرکے ملک کے اندر افراتفری پھیلانے والا ادارہ قرار دینے کی بہتان تراشی کرنے کا الزام لگایا گیا ہے۔

آئین ہند میں سپریم کورٹ کو یہ ذمہ داری تفویض کی گئی ہے کہ وہ کسی بھی قانون کی آئینی حیثیت کا جائزہ لے سکتا ہے۔ انس تنویر کے خط میں نشی کانت دوبے پر باتوں کو توڑ مروڑ کر پیش کرکے سپریم کورٹ کی شبیہ خراب کرنے کا سنگین الزام بھی لگایا گیا ہے۔ وہ کوئی معمولی وکیل نہیں ہیں بلکہ کرناٹک حجاب کیس لڑ چکے ہیں اور وقف ترمیمی قانون کے ایڈوکیٹ آن ریکارڈ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نشی کانت دوبے نے سپریم کورٹ پر مندروں کے معاملے میں دستاویزات مانگنے اور مساجد کو چھوٹ دینے کا الزام لگا کر سماج میں سپریم کورٹ کے خلاف فرقہ وارانہ بنیادوں پر بداعتمادی پیدا کرنے کی سعی کی ہے۔ چیف جسٹس سنجیو کھنہ کا نام لے کر انہیں ملک میں خانہ جنگی کے لیے ذمہ دار ٹھہرانے پر تشویش کا اظہار کیا گیا ہے۔ یوپی کے سابق آئی پی ایس افسر امیتابھ ٹھاکر نے بھی سپریم کورٹ میں اس معاملے پر درخواست دائر کی ہے اور اٹارنی جنرل کو الگ سے اجازت کے لیے خط بھیجا ہے۔

سپریم کورٹ کی توہین کے معاملے جب دوبے جی پوری طرح گھر گئے تو خود کو خالص فرقہ پرستی کی چادر میں چھپانے کے لیے ہاتھ پیر مارنے لگے اور اس تنازع سے تین دن پہلے 17 اپریل کو سابق چیف الیکشن کمشنر قریشی کے ایک 'X' پوسٹ پر نیا تنازع کھڑا کرنے کی مذموم کوشش کرڈالی۔ ایس وائی قریشی نے لکھا تھا کہ، "یہ وقف قانون یقینی طور پر مسلمانوں کی زمین ہڑپنے کی حکومت کی ایک بڑی شیطانی سازش ہے۔ مجھے پورا یقین ہے کہ سپریم کورٹ اسے غلط قرار دے گی۔ شرارتی پروپیگنڈہ مشینری نے بھی غلط معلومات پھیلا کر اپنا کام اچھے سے کردیا ہے۔" اس پوسٹ تین دنوں تک کمبھ کرن کی نیند سونے والے نشی کانت دوبے اچانک 20 اپریل کو جاگے اور لکھا، "آپ الیکشن کمشنر نہیں، بلکہ مسلم کمشنر تھے۔ جھارکھنڈ کے سنتھال پرگنہ میں بنگلہ دیشی دراندازوں کو ووٹر سب سے زیادہ آپ کے دور میں ہی بنایا گیا"۔ بفرضِ محال اس الزام کو درست مان لیا جائے تب بھی سوال یہ ہے کہ کیا مقامی سطح پر کسی کو ووٹر بنانا چیف الیکشن کمشنر کا کام ہے؟ یہ ریاستی حکومت کی ذمہ داری ہے۔

نفرت کے نشے میں نشی کانت دوبے بھول گئے کہ قریشی صاحب 2010 سے 2012 کے درمیان چیف الیکشن کمشنر تھے اس وقت جھارکھنڈ میں بی جے پی کے ارجن منڈا وزیراعلیٰ تھا اور خود دوبے رکن پارلیمان تھے تو کیا وہ دونوں گھاس چھیل رہے تھے؟ انہوں نے بنگلہ دیشیوں کو ووٹر بننے سے کیوں نہیں روکا؟ اس طرح کے اوٹ پٹانگ الزامات لگانے والوں کو سوچ سمجھ کر جھوٹ بولنا چاہیے۔ دوبے نے اپنی پوسٹ میں یہ بھی لکھا کہ "مذہب اسلام ہندوستان میں 712 میں آیا، اس سے پہلے یہ زمین ہندوؤں کی یا اس عقیدے سے وابستہ قبائلیوں، جین یا بدھ مت کے ماننے والوں کی تھی"۔ اس بات کو حقیقت مان لیا جائے تو دوبے کو بتانا ہوگا کہ قبائلیوں کو 'ون واسی' یعنی جنگلی کون کہتا ہے اور بدھ مت کے ماننے والوں کو اس ملک سے بھگانے کا کام کس نے کیا؟ ایس وائی قریشی کو ایک ہزار سال پرانی تاریخ پڑھنے کی تلقین کرنے والے دوبے کو اپنے گریبان میں جھانک دیکھنا چاہیے دوسروں کو ملک توڑنے سے منع کرنے کے بجائے خود اس سے بچنا چاہیے۔ امید ہے بہت جلد انہیں جیل میں چکی پیستے ہوئے تاریخ پڑھنے کا موقع مل جائے گا۔

☆☆☆

جدوجہد آزادی کا گمنام ستارہ 'حاجی موسیٰ خاں شروانی'

شاہد صدیقی علیگ

حاجی موسیٰ خاں شروانی ایک پہلودار شخصیت کے پیکر تھے، جو بیک وقت حلیم، سخی، مفکر، غریب پرور، بے مثل قلم کار، ہندو-مسلم اتحاد کے علمبردار، علی گڑھ تحریک کے محرک اور جنگ آزادی کے سپاہی تھے۔ ان کی ملک وقوم کے تئیں بے لوث خدمات اور قربانیاں آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔ حاجی موسیٰ خاں شروانی دتاؤلی کے معروف شروانی خانوادے کی ایک معزز ہستی حاجی فیض خاں شروانی کے نور چشم تھے، جنہوں نے پہلی ملک گیر جنگ آزادی کی ناکامی کے بعد سرزمین حجاز ہجرت کرکے مکہ معظمہ میں سکونت اختیار کرلی تھی۔ ان کے یہاں 2 نومبر 1870ء کو ایک بچے کی ولادت ہوئی، جو اپنے فکر وفن اور بلند کردار کی بدولت درخشندہ ستارہ بن کر چمکے۔ موصوف والد کی وفات کے کچھ عرصے بعد بڑے بھائی حاجی محمد اسماعیل خاں کے ہمراہ آبائی وطن دتاؤلی واپس آگئے۔ موسیٰ خاں نے مروجہ دستور کے مطابق موروثی حویلی میں ابتدائی تعلیم حاصل کی اور جلد ہی عربی، فارسی اور دینی علوم پر دسترس حاصل کرلی۔ مطالعہ کا شوق انہیں ورثہ میں ملا، جس نے ان کی شخصیت میں چار چاند لگادیے۔

سن شعور پہنچنے کے بعد انھوں نے خاندانی روش کی تقلید کی اور مختلف قومی مہمات بشمول علی گڑھ تحریک سے منسلک ہو گئے۔ بیسویں صدی کی عظیم نابغہ روزگار شخصیت سرسید احمد خاں حاجی موسیٰ خاں کی قومی ہمدردانہ رغبت اور جوش وجنون سے بے حد متاثر ہوئے۔ اس کا تذکرہ انہوں نے علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ کے 10 فروری 1891ء کے شمارے میں خصوصی طور پر یوں کیا ہے کہ: "موسیٰ خاں رئیس دتاؤلی جو ایک معزز شروانی پٹھانوں کے خاندان کا ایک سعادت مند نوجوان ہے، گلے میں خلطہ ڈالے ہوئے نمائش گاہ علی گڑھ میں مسلمان غریب طالب علموں کی امداد کے لیے لوگوں سے روپیہ پیسہ جو کوئی جو دے مانگتا پھرتا ہے۔ ہم تو قوم کے لیے اس کو شگون بخشی سمجھتے ہیں۔

برسی کے موقع پر خصوصی پیشکش...

اگر ہماری قوم کے رئیسوں اور سرداروں میں اس قسم کا جوش یا خیال قومی ہمدردی کا پیدا ہوجاوے تو پھر قوم کا بیڑا پار ہے۔"

سرسید احمد خاں نے ان کی فراست اور تنظیمی صلاحیتوں کو دیکھ کر دسمبر 1891ء کو مدرسۃ العلوم کا ٹرسٹی مامور کیا اور موسیٰ بھی تاحیات سرسید کے مشن پر کاربند رہے۔ تاہم وطن عزیز کو برطانوی استعمار سے آزادی دلانے کے لیے بھی متحرک رہے۔ موسیٰ خاں نے 1902ء میں اردو-ہندی مسئلہ پر لکھنؤ میں منعقدہ مشاورتی اجلاس میں شریک ہوکر سیاسی میدان میں پہلا قدم رکھا۔ وہ عبدالمجید خواجہ کی رہنمائی میں ہوم رول لیگ کو منظم کرنے میں سرگرم عمل رہے۔ اس دور کی روایت کے مطابق مسلم لیگ اور انڈین نیشنل کانگریس میں بیک وقت شامل رہے۔ انہوں نے کانگریس اور مسلم لیگ میں مفاہمت کے لیے جی توڑ کاوشیں کیں، جس کے نتیجے میں سنہ 1916ء میں دونوں جماعتوں کے درمیان سمجھوتا عمل میں آیا، لیکن کچھ عرصے بعد انہوں نے مسلم لیگ کو خیرباد کہہ کر کانگریس اور تحریک خلافت میں ہمہ تن منہمک ہو گئے۔ حاجی موسیٰ خاں وقت کے بہاؤ اور سیاسی لہروں کے مزاج شناس تھے جنہوں نے مختلف موضوعات پر خامہ فرسائی کرکے نیم جان قوم میں نئی روح پھونکنے کی مساعی جمیلہ کی، جس کی گواہی علی گڑھ منتھلی، البشر اٹاوہ اور علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ میں شائع ان کے مضامین دیتے ہیں۔

اسی اثنا میں اے ایم یو انتظامیہ کی حریت پسند طلباء کی انقلابی سرگرمیوں پر قدغن لگانے کی کوششیں زور پکڑنے لگیں۔ جس کے پیش نظر جامعہ ملیہ اسلامیہ کے قیام کا خاکہ تیار ہوا جس کی پہلی میٹنگ حاجی موسیٰ کی کوٹھی 'مشرف منزل' پر منعقد ہوئی اور وہ چند عرصے تک عارضی معتمد رہے۔ 1920ء میں گاندھی جی اور مولانا ابوالکلام آزاد نے تحریک ترک موالات اور سودیشی مہم چھیڑی تو انہیں کامیاب بنانے کے لیے موسیٰ خاں نے اپنی پوری توانائی جھونک دی۔ بیرونی کپڑوں اور دیگر اشیا کا مکمل بائیکاٹ کرکے کھادی آویزاں کرلی۔ ان کی کوٹھی سیاسی سرگرمیوں کے مرکز میں تبدیل ہوگئی، جہاں ملک کے قدآور رہنماؤں کی آمد ورفت کا سلسلہ شروع ہوگیا، لیکن حاجی موسیٰ خاں آزادی کا طلوع سورج دیکھنے کی تمنا دل میں لیے 18 اپریل 1944ء مطابق 24 ربیع الثانی 1343ھ کو چل بسے۔ حاجی موسیٰ خاں شروانی آخری سانس تک قوم وملت کو تعلیمی، معاشی اور سیاسی اعتبار سے خودکفیل بنانے اور ہندوستان کی عظیم گنگا جمنی تہذیب کی بقا کے لیے کوشاں رہے۔ علاوہ ازیں انہوں نے تصانیف کا جو ذخیرہ چھوڑا وہ قوم وملک کے لیے کسی اثاثہ سے کم نہیں۔ ☆☆☆

> حاجی موسی خاں شروانی آخری سانس تک قوم وملت کو تعلیمی، معاشی اور سیاسی اعتبار سے خودکفیل بنانے اور ہندوستان کی عظیم گنگا جمنی تہذیب کی بقاکے لیے کوشاں رہے۔

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل مارکیٹ پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید

Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

"ڈاکٹر مریم مرزاخانی" ریاضی دائروں کی علمبردار 'فیلڈز میڈل' ریاضی کی باوقار انعام یافتہ پہلی خاتون!

ڈاکٹر جی۔ایم۔پٹیل

۲۰۰۰ کے اوائل میں 'ہارورڈ یونیورسٹی' کی گریجویٹ طالبہ نے ایک غیرملکی ریاضیاتی کائنات کا نقشہ بنانا شروع کیا۔جس میں ایسی شکلیں آباد ہیں جو ہندسی وجدان ان کی خلاف ورزی کرتی ہیں،آپ کا نام "ڈاکٹر مریم مرزاخانی" ہے اور آپ ریاضی کا سب سے بڑا،فخریہ اعزاز "فیلڈز میڈل پرائز" جو عالمی اعزاز کے وقار اعزاز "نوبل پرائز" کی تقویت' رکھتا ہے ۲۰۱۴ میں آپ کو ملا اور فیلڈز میڈل(Fields Medal Prize) جیتنے والی پہلی مسلم خاتون بن گئیں

• مرزاخانی ایک شاندار ریاضیات ماہر نظریہ عملیت تھیں اور ایک عاجز انسان بھی جنھوں نے صرف اس امید کے ساتھ اعزازات قبول کئے کہ ان سے دوسروں کی ہمت افزائی،ان کے حوصلہ بلند رہیں اور ریاضی میں ترغیب حاصل کریں۔'ایک اسکالر اور ایک رول ماڈل' دونوں کے طور پر آپ کی شراکتیں اہم اور پائیدار ہیں اور آپ نہ صرف اسٹیفورڈ یونیورسٹی' بلکہ سارے عالم کے لئے ایک "مثال" بن گئیں۔

• مرزاخانی نے عجیب وغریب منحنی سطحوں اور شکلوں کی تلاش میں برسوں گزارے۔آپ اپنے خیالات کو کاغذ کی چادروں پر بے ساختہ شکلیں بنانے سے لطف اندوز تو ہوتیں حالانکہ ایسی شکلیں تعریف کے لیحاظ سے ناقابل تلافی ہیں۔

• مرزاخانی کی غیرمعمولی ذہانت ریاضیاتی وراثت پر بھی استوار ہے جو ناقابل تصور شکلوں کی اس کائنات کو روشن کرنے کے آپ کے خواب کو دوبارہ زندہ کرتا ہے۔

مریم مرزاخانی ۱۲ مئی ۱۹۷۷ کو تہران میں پیدا ہوئیں،ایران۔عراق کی جنگ کے بعد خود کو خوش قسمت اسلئے سمجھیں کہ جنگ بندی کے بعد سیاسی ، سماجی اور اقتصادی ماحول کافی مستحکم ہوگیا۔آپ ایک شوقین قاری ایک مصنفہ بننے اور اپنی کتابوں کی تخلیق کا خواب دیکھیں تھیں لیکن آخر کا "ریاضی" کے ساتھ آپ بہ گئیں۔لیکن آپ نے ریاضی میں شاندار کارگردگی کا مظاہرہ کیا اور بالآخر بین الاقوام ریاضی" اولمپیاڈ IMO "میں دو طلائی تمغے جیت گئیں۔آپ کے والدین نے ہمیشہ آپ کی تعلیم حاصل کرنے میں حوصلہ افزائی کی،یہ اس لئے ضروری تھا کہ ان خاندان میں "بہ معنی اور اطمینان بخش پیشے ہوں۔یہ آپکی تعلیمی فروغ،ترقی کے لئے معقول ماحول دستیاب تھا،حالانکہ یہ "ایران۔عراق" جنگ کے دوارن کافی مشکل وقت تھا۔آپ کے بڑے بھائی عموی طور پر سائنس کی طرف آپ کا رجحان بنانے کو مرکوز رکھا۔

اعلیٰ تعلیم اور عالمی یونیورسٹی میں داخلہ کے لئے آپکو کئی دفعہ وضاحت کرنی پڑی کہ ایران میں ایک خاتون کے طور پر یونیورسٹی میں جانے کی اجازت کے لئے کالج میں داخلہ سے پہلے ایک میجر کا انتخاب کرنا اور یونیورسٹیوں کے لئے قومی داخلہ ضروری ہے اور بجائے ایڈوانس نصاب کے مسائل کے حل پر زیادہ توجہ دی جاتی ہے۔

تہران میں "آل گرلز اسکول' میں تعلیم حاصل کی،جس کی سربراہی ایک پرنسپل کی اس حقیقت سے بے نیاز کہ کسی بھی لڑکی نے ایران کی "بین الاقوامی ریاضی اولمپیاڈ ٹیم کے لئے کبھی مقابلہ نہیں کیا۔مرزا خانی نے پہلی بار ۱۹۹۴ اور ۱۹۹۵ء کے مقابلوں کے دوران بین الاقوامی سطح پر ریاضی میں اپنی شناخت بنالی، ۱۹۹۴ میں آپ نے 'طلائی تمغہ" حاصل کیا۔۱۹۹۵ میں ایک بہترین سکور اور ایک اور طلائی تمغہ حاصل کیا۔ ۱۹۹۴ میں آپ ہانگ کانگ میں بین الاقوامی ریاضی اولمپیاڈ

(IMO)میں طلائی تمغہ، جیتنے والی پہلی ایرانی خاتون بن گئیں۔اگلے سال ٹورنٹو میں بین الاقوامی ریاضی اولمپیاڈ میں چاندی کا تمغہ۔بین الاقوامی ریاضیاتی مقابلہ (IMO)قبل لو نیورسٹی طلباء کے لئے سب سے قدیم ہے۔یہ عالم کا سب سے باوقار اور مشکل ترین ریاضتی مقابلہ ہے جو سب سے پہلے ۱۹۵۹ میں رومانیہ میں منعقد ہوا،اس مقابلہ میں قریب سو سے زائد ممالک حصہ لیتے ہیں۔اس انفرادی مقابلہ میں طلبا،طالبات کو اس 'ریاضیاتی مقابلہ میں منتخب کیا جاتا ہے اور اس اہم ترین عالمی ریاضیاتی مقابلہ" میں مریم مرزاخانی منتخب ہوئیں۔

۱۹۹۹ میں تہران کی شریف یونیورسٹی میں کالج سے فارغ التحصل کے بعد آپ متحدہ امریکہ چلی گئیں اور "ہارورڈ یونیورسٹی" سے ۲۰۰۴ میں "پی۔ایچ۔ڈی" حاصل کرلیں جہاں آپ نے "فیلڈز میڈل" اعزاز یافتہ' کرٹس میک ملن" کی رہنمائی میں کام کیا۔میک ملن نے مرزاخانی کو "بےخوف عزائم" سے بھرپور قرار دیا۔

"کثیر الاضلاع میز کے گرد ' بلیئرڈ بال' کی رفتار،اس بظاہر آسان کاروائی کی تحقیقات کے نتیجے میں' ۲۰۰ صفحات' پر مشتمل ایک مقالہ سامنے آیا جسے جب ۲۰۱۳ میں شائع کیا گیا تو اسے ریاضی میں "ایک نئے دور کی شروعات" اور ایک "شاہکار،انتہائی طاقتور ٹائی ٹیبک" کام کے طور پر سراہا گیا۔جس میں آپ نے دو دیرینہ مسائل کو حل کیا۔آپ نے سب سے مقبول اور اعلیٰ ترین ریاضی کے جرائد میں اپنی تحقیق رقم کردی۔

ایرانی سرکاری میڈیا کے مطابق ایرانی صدر' حسن روحانی' نے کہا "اس تخلیقی سائنسداں اور معمولی انسان کی بے مثال صلاحیتیں ،جس نے دنیا کے سائنسی فورمز میں ایران کا نام روشن کیا،ایرانی خواتین اور طالبات کی عظمت کی بلندیوں تک پہنچنے کی راہ گامزن ہونے کا ایک اہم موڑ ہے۔

ہارورڈ یونیورسٹی میں ڈاکٹریٹ کرنے بعد مرزا خانی نے سٹیفورڈ فیکلٹی میں شامل ہونے سے پہلے 'پرنسٹن یونیورسٹی' میں' اسسٹنٹ پروفیسر' اور 'کلے ریاضی انسی ٹیوٹ' میں ریسرچ فیلو کی حیثیت سے عہدہ قبول کیا۔مریم مزاخانی ایک شاندار ساتھی تھیں 'رالف ایل کوہن' نے کہا" اسٹینفورڈ فیلکلٹی میں ریاضی کی' بار بر اکمال باؤننگ پروفیسر' نے واضح کیا کہ "مریم مرزا خانی ایک شاندار محقق تو ہیں ہی لیکن ایک عظیم استاد اور پی ایچ ڈی' کی بہترین مشیر بھی ہیں۔مرزاخانی ایک مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کی جو پہلے کبھی حل نہیں ہوئی تھی یا کسی ایسی چیز کو سمجھنے کی جو پہلے کوئی سمجھا نہیں تھا اسکی کوشش بھی کسی نے نہیں کی تھی۔یہ ایک گہرے فکری تجسس سے کارفرما ہے اور ہر کامیابی کے ساتھ بڑی خوشی اور اطمینان ہوتا ہے۔مرزاخانی کی غیرمعمولی ذہانت ریاضیاتی وراثت پر بھی استوار ہے،جو ناقابل تصور شکلوں کی اس کائنات کو روشن کرنے کے آپ کے خواب کو دوبارہ زندہ کرتا ہے۔

بلاشبہ آپ کو سب سے زیادہ فائدہ مند حصہ "آہا" لمحہ ؛ اپنی تحقیق ،دریافت پر مسرت اور جوش ،کچھ نیا سمجھنے کا لطف،ایک بلند ترین پہاڑ کی چوٹی کو عبور کرنے کا پر مسرت کا احساس،فتح کا ایک واضح نظارہ،آپ کو مسلسل "ریاضی" کی تحقیق،ایک طویل سفر پر پرجانے کا مترادف ہے،ریاضی پر لمبی گفتگو،ترقی کے سب سے زیادہ نتیجہ خیز طریقوں میں سے ایک لگتا ہے۔یوں تو "ریاضی" ایک طلبا،طالبات کے مشکل ترین،ایک خشک اور غیر دلچسپ موضوع ضرور ہے لیکن اسکی خوبصورت،صبر وتحمل سے اسے سمجھنا،اسکا گہرہ مطالعہ اور مشق کے بعد ہی حاصل ہوتا ہے۔

مریم مرزا خانی کا ابتدائی کا کام" بعید البیضوی" سطحوں سے متعلق تھا؛ایسی سطح پر متوازی لکیریں ایک ہی فاصلے پر رہنے کے بجائے ایک دوسرے سے دور ہوتی ہیں اور ہر مقام پر سطح ایک چار جامہ کی طرح دو مخالف سمتوں میں خم جاتی ہے۔اگرچہ ہم کسی کرہ یا اونٹ کی سطح کی تصویر بنا سکتے ہیں،لیکن منحنی سطحوں میں ایسی عجیب جیومیٹرک خصوصیات ہوتی ہیں کہ انکا تصور کرنا ممکن ہے۔

مرزاخانی 'بعید البیضوی ' کائنات کا ایک باثر نقشہ نگار

تھیں۔گریجویٹ کی تعلیم حاصل کرتے آپ اہم تکنیکیں تیار کیں جس کی وجہ ریاضی کی تحقیق کے دیگر شعبوں میں انقلاب لانے سے پہلے ان شکلوں کی فہرست بنانا شروع کرسکتی تھیں۔آپ بعد کی تاریخ میں بعید البیضوی دائرے کے اپنے نقشے پر نظر ثانی کرنے کی امید رکھتی تھیں۔تفصیل کو پُر کرنے اور نئی دریافتیں کرنے کے لئے لئے لیکن اس سے پہلے کہ آپ ایسا کر پاتیں مریم مرزاخانی کو ۲۰۱۳ میں چھاتی کے کینسر کی تشخیص ہوئی جو وقت کے ساتھ ساتھ ہڈیوں اور جگر مین پھیل گیا اور ۱۴ جولائی ۲۰۱۴ میں ۴۰ سال کی عمر میں کیلیفورنیا کے اسٹینفورڈ اسپتال میں انتقال کرگئیں۔صدر ایران حسن روحانی اور دیگر حکام نے سرکاری تعزیت سے آخری رسومات ادا کئے۔صدر ایران نے اپنی تعزیتی تقریر میں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا "اس تخلیقی سائنس دان اور معمولی خاتون کی بے مثال ذہانت۔جس نے عالم کے سائنسی تنظیموں میں ایران کا نام روشن کیا،ایرانی خواتین اور نوجوانوں کی عظمت کی بلندیوں اور مختلف بین الاقوامی میدانوں میں پہنچنے کی راہ گامزن ہونے کا ایک اہم موڑ تھا۔

مرزاخانی کی غیرمعمولی ذہانت ریاضیاتی وراثت پر بھی استوار ہے جو ناقابل تصور شکلوں کی اس کائنات کو روشن کرنے کے آپ کے خواب کو دوبارہ زندہ کرتا ہے۔

ایک نیا ثبوت مرحومہ مریم مرزاخانی کے کام کو وسعت دیتا ہے،جس سے ان کی وارثت کو اجنبی ریاضیاتی دائروں کی علمبرداری کے طور پر تقویت ملتی ہے،مرزاخانی کی موت کے بعد ۶۰،ایرانی اراکین پارلمنٹ نے ایک قانون میں ترمیم کی،رفتار تیز کرنے پرزور دیا جس کے تحت غیر ملکیوں سے شادی شدہ ایرانی ماؤں اور ان کے بچوں کو ایرانی شہریت دی جائے تاکہ مرزاخانی کی دختر کے لئے ایران کا دورہ کرنا آسان ہوسکے۔

آپ کے کارناموں کے اعزاز میں مختلف قومی اداروں کے نام پر رکھے گئے۔۲۰۱۷ میں "فرزنیگا ہائی اسکول' جہاں آپ نے ابتدائی تعلیم حاصل کی اسکے 'ایمفی تھیٹر' اور لائبریری کا نام آپ کے نام پر رکھا گیا۔مزید برآں شریف یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی وہ ادارہ جہاں سے آپ نے بیچلرس ڈگری حاصل کی اسے اب "کالج آف میتھ میٹکس' اور مرکزی لائبریری کا نام آپ کے نام رکھا گیا۔'اصفہان میں 'ہاؤس آف میتھ میٹکس' نے میئر کے تعاون سے شہر کی ایک کانفرنس ہال نام بھی آپ کے نام رکھا گیا۔آکسفورڈ یونیورسٹی کے طلباء نے 'مرزاخانی سوسائٹی' کی بنیاد رکھی جو خواتین اور غیر بائزی طلباء وطالبات کے لئے ۲۰۱۴ میں منعقدہ ایک سوسائٹی ہے جو آکسفورڈ یونیورسٹی میں ریاضی کی تعلیم کے لئے بنی ہے۔

نومبر ۲۰۱۹ کو "بریک تھرو پرائز فاونڈیشن" نے اعلان کیا کہ 'مریم مرزاخانی 'نیوفرنٹر پرائز' ہرسال ریاضی کے شعبے میں '۴' نمایاں خواتین کو دینے کے لئے بنایا گیا۔۵۰ ہزار ڈالر کا انعام ابتدائی کیریئر کے ریاضی دانوں کو دیا جائیگا جنھوں نے دوسال میں اپنی پی ایچ ڈی مکمل کی ہے۔فروری ۲۰۲۰ میں" STEM "(سائنس، ٹلنک،انجنئرنگ اور ریاضی) میں خواتین،طلباء وطالبات کے "عالمی دن' کے موقعہ پر مریم مرزا مزہ کو اقوام متحدہ کی خواتین زندہ یا مردہ سات خواتین سائنس دانوں میں سے ایک کے طور پر اعزاز دیا، جنہوں نے دنیا کو تشکیل دی۔۲۰۲۰ میں 'جارج سیسری نی' آپ کو ایک دستاویزی فلم "سیکرٹس آف دی سرفیس" میں مریم مرزاخانی کے ریاضیاتی نظریہ کی تشریح کی ہے۔ ۱۲ مئی کا اقدام مرزاخانی کے اعزاز میں 'ریاضی میں خواتین کو منانے کے لئے بنایا گیا تھا۔اس اقدام کو ریاضی میں یوروپی خواتین ایسوسیشن کے ذریعے مربوط کیا گیا ہے،ریاضی ایسوسیشن میں افریقی خواتین، اور ایرانی ریاضیاتی سوسائٹی کی خواتین کی کمیٹی ۔۲۰۲۰ میں ۱۵۲ تقاریب منعقد کی گئیں ۲۰۲۲ میں ' XTX ' مارکیٹس سے ۴۸۔۲ ملین ڈالر عطیہ کے بعد آکسفورڈ یونیورسٹی میں ڈاکٹریٹ کی تعلیم حاصل کرنے والی خواتین ریاضی دانوں کے لئے معاونت فراہم کرتے ہیں۔

۲۰۰۸ میں مرزاخانی نے "جان ونڈرک" سے شادی کی جو ایک 'چیک نظریاتی کمپیوٹر سائنس داں" اور "اپلائیڈ ریاضی دان ہیں جو اس وقت سٹیفورڈ یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں۔مرزاخانی کے پسماندان میں ان کے شوہر 'جان وبڈراک اور ایک بیٹی 'اناہیتا ' کے ساتھ ساتھ والدین ،بہن اور دو بھائی ہیں آپکی دختر نے اپنی والدہ مریم مرزاخانی کو" پینٹنگ کے طور پر بیان کیا" آپ کو ریاضی کی خوبصورتی کو دیکھنے کے لئے کچھ توانائی اور محنت خرچ کرنی ہوگی' ایک صحافی سے گفتگو میں اپنے عمل کے بارے میں کہا "میرے پاس کوئی خاص نسخہ نہیں ہے،یہ عمل ایک جنگل میں کھو جانے اور تمام علم کو استعمال کرنے کی کوشش کرنے کے مترادف ہے جسے آپ کچھ نئی چالوں کے ساتھ جمع کر سکتے ہیں اور کچھ قسمت سے آپ کو راستہ مل سکتا ہے۔"

اعزات،انعامت اور ایوارڈس۔۔۔۔

۱۹۹۴۔گولڈ میڈل بین الاقوامی ریاضی اولمپیاڈ (IMO) ہانگ کانگ۔۔۔۱۹۹۵۔ گولڈ میڈل بین الاقوامی ریاضی اولمپیاڈ (IMO) کینڈا ۱۹۹۵۔ ۱۹۹۹ آئی پی ایم فیلوشپ تہران۔۔۔۲۰۰۳ میرٹ فیلوشپ ہارورڈ یونیورسٹی ۔ ہارڈورڈ جونیئر فیلوشپ ہارورڈ یونیورسٹی۔۔۲۰۰۴ کلے میتھ میٹکس انسی ٹیوٹ ریسرچ فیلوشپ۔۔۲۰۰۵ پاپیولر سائنس کا"۱۰ شاندار وذہین نوجوان" میں مریم مرزاخانی سرفہرست،جنھوں نے اپنے شعبوں کو اشتراکی سمتوں میں آگے بڑھایا۔۔۔ ۲۰۰۹ بلومین تھلا ایواڈ(AMS) ۔۔۲۰۱۰ ریاضی دانوں کی بین الاقوامی کانگریس میں "ٹوپولاجی اور متحرک نظام ODE کے موضوع پت بحث وگفتگو اور اپنے خود کے خیالات کے لئے مدعو کیا گیا ۔۔ ۲۰۱۳ میں ریاضی میں" AMS "روتھ لیٹل سیٹر انعام ۔۔۔۲۰۱۴ فیلڈز میڈل " کلے تحقیقی اعزاز " رسالہ 'نیچر" کے دس" اہم افراد" میں سے ایک ۔۔۲۰۱۵ 'فرانسیسی اکادمی آف آرٹس اینڈ سائنسز کے لئے 'غیرملکی ایسوسیٹ' اور امریکی فلسفیانہ سوسائٹی کے لئے منتخب ہوئیں۔۔۲۰۱۷ امریکن اکادمی آف آرٹس اینڈ سائنس کے لئے منتخب ہوئیں 'نجمیہ " Asteoid " ۳۲۱۳۵۷ 'مریم مرزا خانی کا نام ان کی یاد میں رکھا گیا۔سرکاری نام کے حوالے مائنر پلانیٹ سینٹر' (MPC 108698) کے ذریعے شائع کیا گیا،۲۰۲۴ بین الاقوامی فلکیاتی یونین نے آپ کے اعزاز میں "قمری" کا نام مرزاخانی رکھا۔مریم مرزاخانی کا 'اُردو نمبر" ۳" ۔

پونہ رابطہ :9822031031

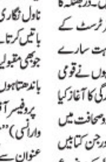

ڈاکٹر احسان عالم

سرزمین دربھنگہ سے شائع ہونے والے رسائل نے ادبی صحافت میں اہم کردار ادا کیا ہے۔یہاں سے شائع ہونے والے رسائل و جرائد صوبہ بہار اور ہندوستان بھر میں شہرت کی بلندیوں پر رہے ہیں۔کئی رسائل کے چند شمارے نکلے اور بند ہوگئے لیکن چند ایسے رسائل مثلاً "تمثیل نو"، "جہان اردو" بھی ہیں جنہوں نے ملک گیر سطح پر مقبولیت حاصل کی اور اپنی مستحکم شناخت قائم کی۔ایسے ہی نمائندہ رسائل میں ایک رسالہ "دربھنگہ ٹائمز" ہے۔اس رسالہ کے مدیر ڈاکٹر منصور خوشتر ہیں جو اب محتاج تعارف نہیں ہیں۔دربھنگہ کا ایک سرگرم ادارہ المنصور ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر ٹرسٹ کے سکریٹری ہیں۔ اس ٹرسٹ کے بینر تلے بہت سارے چھوٹے بڑے پروگرام منعقد ہوچکے ہیں۔انہوں نے قومی تنظیم کے رپورٹر کی حیثیت سے اپنی صحافتی زندگی کا آغاز کیا۔اپنی فعال،متحرک شخصیت کی وجہ سے آج اردو صحافت میں ایک معتبر مقام حاصل کرچکے ہیں۔تقریباً دو درجن کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں۔"بہار میں اردو صحافت" کے موضوع پر ایک کتاب شائع ہوچکی ہے جو قارئین اور ناقدین ادب کے درمیان کافی مقبول ہوئیں۔

"دربھنگہ ٹائمز" کا زیر مطالعہ شمارہ "مشرف عالم ذوقی نمبر" ہے۔یہ شمارہ 456 صفحات پر محیط ہے۔جنوری تا دسمبر 2024 کا یہ شمارہ ایک مایہ ناز فکشن نگار مشرف عالم ذوقی پر بڑی تعداد میں مواد کی فراہمی کی وجہ سے دستاویزی حیثیت کا حامل بن گیا ہے۔اپنے اداریہ میں ڈاکٹر منصور خوشتر لکھتے ہیں کہ ذوقی صاحب نے دربھنگہ ٹائمز کو صرف ایک رسالے کے طور پر نہیں بلکہ ایک مشن کے طور پر دیکھا۔ان کی بصیرت اور رہنمائی کے نتیجے میں یہ رسالہ ہندوستان کے علاوہ بیرون ملک میں بھی اردو ادب کا ایک معتبر ترجمان بن سکا۔یہ خصوصی شمارہ مشرف عالم ذوقی کے فن،شخصیت اور خدمات کا احاطہ کرنے کی ایک ادنیٰ کوشش ہے۔

رسالہ میں شامل پہلا مضمون نند کشور وکرم کا ہے جس میں انہوں نے ذوقی کو اردو فکشن کا جن قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ ذوقی ایک سلجھے ہوئے فکشن نگار ہیں اور وہ اپنی فکشن میں حب الوطنی اور سیکولرزم کے ساتھ ہی مسلمانوں کو درپیش مسائل کو بھی بڑی خوش اسلوبی سے پیش کرتے ہیں۔گزشتہ پچاس سال سے درپیش مسائل اور حادثات و واقعات کو انہوں نے اپنے ناولوں اور افسانوں میں اس انداز سے پیش کیا ہے کہ وہ صرف ادب کا ہی نہیں ہمارے ملک کی تاریخ کا ایک حصہ بن گیا ہے۔

عبدالصمد،مشرف عالم ذوقی کے ہمعصروں میں ہیں۔ذوقی کی ادبی صلاحیتوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مشرف عالم ذوقی نے اوائل ہی سے اپنا مضبوط ناتہ زمین اور زمینی حقائق سے قائم کرلیا تھا۔اس کی تحریروں میں سیاسی اور سماجی شعور کی جو کارفرمائی ملتی ہے وہ اس کے دوسرے ہم عصروں کے ہاں کم ملتی ہے۔صحافت سے وابستگی نے بھی اس کے شعور کو جلا بخشنے میں بہت مدد کی۔

"بے معنی لفظ گئے" کے عنوان سے نورالحسنین لکھتے ہیں کہ یہ ذوقی ہی کی خواہش اور حوصلہ افزائی تھی کہ میں پوری طرح ناول نگاری سے جڑ گیا، میں نے پھر ناول "چاند ہم سے باتیں کرتا ہے" اور "تلک الایام" لکھا۔آج میرے حصے میں جو بھی مقبولیت آئی میں اس کا سہرا مشرف عالم ذوقی کے ہی سر باندھتا ہوں۔

پروفیسر آفتاب احمد آفاقی (صدر شعبۂ اردو ، بی ایچ یو، وارانسی) "مشرف عالم ذوقی: تخلیقی انفرادو انسلاکات" کے عنوان سے لکھتے ہیں کہ مشرف عالم ذوقی معاصر تخلیق کاروں میں اپنی فعالیت اور بے باکی کے سبب ایک الگ پہچان رکھتے تھے۔ذوقی اس اعتبار سے بھی ایک الگ پہچان رکھتے ہیں کہ تخلیقی سطح پر بے حد سرگرم اور فعال رہنے کے باوجود انہوں نے زندگی بھر ادبی سیاست اور گروہ بندی سے کوئی سروکار نہیں رکھا۔اپنی تخلیقی صلاحیتوں کا استعمال کبھی بھی مالی منفعت کی غرض سے نہیں کیا۔

فریدہ مسرور (پاکستان) مشرف عالم ذوقی کے ناول "لے سانس بھی آہستہ" کا جائزہ لیتی ہوئی لکھتی ہیں کہ اس ناول کا آغاز چونکا دینے والا ہے۔اس ناول میں جو کچھ بھی ہے وہ محض ذوقی کے ذہن کی اختراع نہیں ہے،ذوقی کے تخیل کی پرواز نہیں ہے بلکہ اس میں سماج کی وہ سچائیاں رقم ہیں جن پر ذوقی کی نگاہ پڑتی ہے تو ٹھہر جاتی ہے۔اس لیے اس ناول کے کردار جیتے جاگتے، سانس لیتے کردار ہیں جنہیں ذوقی صاحب نے بہت قریب سے دیکھا اور پرکھا۔

عالمی انتساب اور عالمی زبان کے مدیر ڈاکٹر سیفی سرونجی "ذوقی کی موت سے فکشن گھائل" کے عنوان سے لکھتے ہیں کہ مشرف عالم ذوقی ایک ایسے فکشن نگار تھے کہ جن کے ضخیم ناول پوری ادبی دنیا میں نہ صرف مقبول تھے بلکہ ان کے ہمعصروں میں کوئی بھی ایک نام ایسے نہیں ملے گا جس نے اتنے بڑے ضخیم ناول لکھے اور وہ بھی ایک نہیں آدھا درجن سے زیادہ۔ایک ناول تو ان کا اتنا مقبول ہوا کہ اسے پڑھ کر میں بھی متاثر ہوا اور میں نے اپنا ناول "ہاں (میں دیش بھگت ہوں" ان کے اسی ناول سے متاثر ہوکر لکھا تھا اور وہ ناول "آتش رفتہ کا سراغ" تھا۔

سہ ماہی "دربھنگہ ٹائمز" کا مشرف عالم ذوقی نمبر: ایک یادگار شمارہ

اپنے ناول "راجدیو کی امرائی" کے لئے ساہتیہ اکادمی ایوارڈ سے اعزاز یافتہ صادقہ نواب سحر کا ایک مختصر مگر جامع مضمون رسالہ "دربھنگہ ٹائمز" کے اس شمارہ میں شامل ہے۔وہ لکھتی ہیں کہ ذوقی زندہ دل انسان تھے۔آج اگر وہ زندہ ہوتے تو کچھ سالوں میں ہی مزید کئی ناولوں کے خالق ہوتے۔ان کی زود گوئی پر سوال کرتے ہوئے کیا اب اس بات کا جواب دے سکیں گے کہ انہوں نے اپنے وقت اور انرجی کا، تخلیقت کا،قطرہ قطرہ فکشن کو کیوں دیا تھا! کیا وہ زندگی کی بے ثباتی کو جان گئے تھے۔

ڈاکٹر شہاب ظفر اعظمی "مشرف عالم ذوقی اور تبسم فاطمہ" کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ ذوقی کی تمام تحریروں میں آج کا ہمعصر ہندوستان موجود ہے۔انہوں نے بہت سے ایسے افسانے لکھے جن کے بغیر اردو افسانے کی تاریخ مکمل نہیں ہوسکتی۔ان کی اہلیہ تبسم فاطمہ بھی ایک اہم افسانہ نگار تھیں۔انہوں نے ذوقی کی طرح ہی بڑی بے باکی اور بے خوفی کے ساتھ خواتین کے مسائل پر قلم اٹھایا اور تانیثی فکر سے مملو خوبصورت افسانے اردو دنیا کو دیے۔

"مشرف عالم ایک قدر آور فنکار" کے عنوان سے سلطان آزاد اپنی تحریر رقم کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مشرف عالم ذوقی نہ صرف افسانہ نگاری اور ناول نگاری میں مقبول ہوئے بلکہ نثری موضوعات کے تحت کئی تنقیدی مضامین کے مجموعے کے سبب تنقید نگاری میں بھی اپنی پہچان بنائی ۔ ان کے تنقیدی مضامین کے مجموعوں میں "آب رواں کبیر" اور "جدید افسانے:1970 کے بعد" بے حد مقبول ہوئے۔

فعال اور صحافی اور معروف قلمکار ڈاکٹر جسیم الدین "ذوقی: عہد ساز ناول نگار" کے عنوان سے لکھتے ہیں کہ ذوقی صاحب کے افسانوں میں حیات انسانی کی معمولی سی تبدیلی کی بھی تصاویر دکھائی دیتی ہیں۔وہ فرد کی ذہنی اور جذباتی کیفیتوں سے بھی غافل نہیں ہیں۔وہ پورے اخلاص کے ساتھ زندگی سے رشتہ جوڑتے ہیں۔وہ ان پہلوؤں کا انتخاب کرتے ہیں جن پر دوسروں کی نظر نہیں پڑتی۔

"سانسوں کے زیر و بم کا فنی اظہار" کے عنوان سے ڈاکٹر منظر اعجاز لکھتے ہیں کہ مشرف کا کینوس بہت پھیلا ہوا ہے۔ ان کے موضوعات متنوع اور مسائل نہایت ہی پیچیدہ اور بے شمار ہیں۔بلکہ ایک انبار ہے مسائل کا جسے مشرف نے فلسفہ بنا دیا ہے۔

پروفیسر علی احمد فاطمی،مشرف عالم ذوقی کے مشہور ناول "لے سانس بھی آہستہ" کا جائزہ لیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ذوقی نے اس ناول میں کشمکش ،تذبذب ،تصادم ،تضاد وغیرہ کو نہایت ہنرمندی ، چابکدستی اور تخلیقی انداز میں پیش کیا ہے کہ کس طرح ایک گھر ،ایک قوم کی سوچ بن جاتی ہے۔پرانی نسل اور نئی نسل کا تصادم۔تہذیب کا تصادم کا روپ لے لیتا ہے۔ان کے علاوہ ڈاکٹر ستیہ پال آنند، سلام بن رزاق، پروفیسر شہزاد انجم ،ڈاکٹر بلند اقبال، شمیم قاسمی نے ناول "لے سانس بھی آہستہ" کا جائزہ منفرد انداز میں پیش کیا ہے۔

رمانہ تبسم ،مشرف عالم ذوقی کے ناول "مرگ انبوہ" کا سرسری جائزہ لیتے ہوئے لکھتی ہیں کہ ناول نگار کی عقابی نگاہ معاشعرے پر مرکوز رہتی ہے اور اسے لفظوں کا جامہ پہنا کر کچھ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ وہ حقیقت کے قریب نظر آنے لگتا ہے۔ یہ مشرف عالم ذوقی کی فنی مہارت اور وسیع تجربات ومشاہدات کا ماحصل ہے۔

"لفظوں کا لہو" کا خالق سلمان عبدالصمد "ناول 'نالہ شب گیر' کا موضوع واسلوب" کے عنوان سے لکھتے ہیں کہ مشرف عالم ذوقی نے نئے موضوعات اور پیش آمدہ مسائل کا جو تخلیقی تجزیہ پیش کیا، وہ خاصے کی چیز ہے۔ان کی فن کی یہ خوبی تھی کہ اکثر وہ سلگتے موضوعات میں بھی تخلیقی رنگ بھر دیتے تھے۔یہی سبب ہے کہ ان کے یہاں ایک جہاں دیدہ تخلیق کار کے روپ واضح ہوتے ہیں۔

"آتش رفتہ کا سراغ: فکری انسلاکات" کے عنوان سے امتیاز وحید (شعبۂ اردو، یونیورسٹی آف کلکتہ) لکھتے ہیں کہ "آتش رفتہ کا سراغ" ملک عزیز ہندوستان میں مسلم اقلیت میں خوف کی نفسیات کے موضوع پر لکھا گیا ناول ہے۔آج کے مسلمانوں کی سیاسی وسماجی معاشرت کی عکاسی کے لیے اس ناول میں بٹلہ ہاؤس انکاؤنٹر کو بطور علامت استعمال کیا گیا ہے۔

بزرگ محقق وتخلیق کار خلیق الزماں نصرت "بیان۔ ایک تجزیاتی مطالعہ" کے عنوان سے لکھتے ہیں کہ "بیان" میں اس واقع کا ذکر ہے کہ جس نے بے شمار لوگوں کو بابری مسجد کے واقع میں بنجارہ بنادیا۔ان کے بزرگوں نے ہی اس ملک کو آب زمزم اور گنگا جل میں دھلی ہوئی صاف اور اجلی بے داغ تہذیب وثقافت علم وفن سے آشنا کیا تھا۔ان بزرگوں نے ہی اپنے لہو سے زندان کی تاریکیوں میں شمع روشن کی تھی مگر سیاست اور دھرم واد کے نام پر انہیں کی نسلوں کو اس کو ثمرہ نہیں ملا۔

معروف ادیب پروفیسر اسلم جمشید پوری "مشرف عالم ذوقی کے ناول:عصری مسائل کا نگارخانہ" کے عنوان سے لکھتے ہیں کہ ذوقی کے ناولوں میں موضوعات کی بوقلمونی ملتی ہے۔وہ اپنے ہر ناول میں نئے موضوعات اور نئے عصری مسائل لے کر آتے ہیں۔ 1992 کے بابری مسجد سانحے اور 2002 کے گجرات فسادات نے ذوقی جیسے فکشن نگاروں کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ذوقی کے قلم نے اقلیتوں پر ہورہے ظلم وستم کو نہ صرف موضوع بنایا بلکہ اتنے شد و مد کے ساتھ اٹھایا کہ یہ ذوقی کی شناخت کا حصہ بن گیا۔

راقم الحروف کا ایک مضمون بعنوان "مشرف عالم ذوقی:منفرد نوعیت کا ناول نگار" کے عنوان سے رسالہ میں شامل ہے جو صفحہ 2017 سے 2026 تک ہے۔

پروفیسر کوثر مظہری "بجنور میں ایلس:ایک جائزہ" کے تحت اپنے قلم کا جادو جگاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ذوقی کا فکری میلان اور ادراک شہری تمدن کا زائیدہ نہیں ہے مگر اکتساب کردہ ضرور ہے۔ساتھ ہی یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ ان کی کہانیوں کا منظر نامہ کہیں کہیں تجریدی دکھائی دیتا ہے جو چشم احساس کے لیے مرئی حیثیت رکھتا ہے۔

ڈاکٹر سید احمد قادری "ذوقی کا افسانہ 'بلیو فلم' اور پاشا مرزا' کا معروضی تجزیہ" کے عنوان سے لکھتے ہیں کہ مشرف عالم ذوقی نے اپنے بیشتر افسانوں میں نئی فکر، نئی آگہی، نئے ادراک اور نئے انداز کا احساس کرانے میں سرگرداں رہے۔ وہ اپنے اہم عصر افسانہ نگاروں کے درمیان اپنے متنوع موضوعات، مواد، کردار اور بیان سے قدرے مختلف افسانے تخلیق کیے جانے والوں میں ان کی ایک خاص شناخت تھی۔

"مشرف عالم ذوقی اردو خاکہ نگاری کا درخشاں ستارہ" کے عنوان سے ڈاکٹر قیام نیر لکھتے ہیں کہ ذوقی کے یہاں برصغیر کے اقلیتوں کے مسائل اور سماجی وانسانی سروکاروں کی بھرپور ترجمانی ملتی ہے۔انہوں نے موجودہ عہد کی کٹھن اور سیاسی ظلم وزیادتی کو نہ صرف اردو میں بلکہ کئی زبانوں میں بھی جگہ دی ہے۔

مشرف عالم ذوقی کی تحریروں کے کچھ انتخاب بھی شامل اشاعت ہیں۔انٹرویوز کے باب میں سدرشن نارنگ،یمیس کرن،کامران غنی صبا،ڈاکٹر منصور خوشتر،صالحہ صدیقی اور سمیہ بشیر کے انٹرویوز ہیں جو مشرف عالم ذوقی سے لئے گئے ہیں۔

کتابوں کی باتیں کے عنوان سے کئی اہم کتابوں پر تبصرے شامل ہیں۔وہ کتابیں "آدھی دنیا کا مکمل جہاں، آئینۂ فکر ونظر،ڈاکٹر احسان عالم:فکر وفن کے چند نقوش،ڈاکٹر قیام نیر: شخصیت اور ادبی کارنامے،تنقیدی افکار، اداس موسم، روبرو، نقوش ادب،فن کار سے فن تک، یادوں کے چراغ،انسانیت اور محبت کا شاعر: ساحر لدھیانوی، سہ ماہی دربھنگہ ٹائمز ہیں جن پر ڈاکٹر سید احمد قادری، ڈاکٹر مجیر احمد آزاد، ڈاکٹر احسان عالم، ڈاکٹر منصور خوشتر اور شکیل رشید کے تبصرے ہیں۔المنصور ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر ٹرسٹ :جشن اردو کی روداد 2024 ڈاکٹر ریحان غنی نے پیش کیا ہے۔

خیال آباد کے تحت شکیل رشید، ناصر ناکا گاؤ، ڈاکٹر ریاض توحیدی، محمد عطا کریم، اسامہ غنی، پروفیسر سید احتشام الدین، غلام نبی کمار، سلیم انصاری، قیام نیر، انور آفاقی کے خطوط شامل ہیں۔

آخر میں مشرف عالم ذوقی کی کہانی تصاویر کے زبانی ہے۔ یہ حصہ رسالہ کا ایک اہم حصہ ہے۔اس طرح "دربھنگہ ٹائمز" کا یہ شمارہ معلوماتی اور مشرف عالم ذوقی شناسی کا عمدہ ذخیرہ ہے۔

پرنسپل الحراء پبلک اسکول، دربھنگہ
Mob: 9431414808

'بنگال میں صدراتی راج نفاذ کیلئے سپریم کورٹ ہدایت جاری نہیں کرسکتا'

ہم پر پہلے ہی انتظامی دائرے میں دخل اندازی کا الزامات لگائے جارہے ہیں، بی جے پی لیڈروں کے حالیہ تبصروں کے تناظر میں عدالت عظمیٰ کا بیان

کلکتہ۔(یواین آئی) بی جے پی لیڈروں نے حال ہی میں سپریم کورٹ کے خلاف متنازع تبصرے کئے ہیں۔ نائب صدر جمہوریہ نے بھی سپریم کورٹ پر دائرہ اختیار کے بے جا استعمال کی بات کہی ہے۔ ان الزامات کے درمیان سپریم کورٹ کی ڈویژن بنچ نے آج پیر کو ایک کیس کی سماعت کے دوران ان سوالوں کا جواب دیا۔ دراصل بنگال میں صدر راج کے نفاذ سے متعلق ایک عرضی پر سماعت کے دوران سپریم کورٹ کے جج جسٹس بی آر گوبائی نے تبصرہ کیا کہ کیا آپ چاہتے ہیں کہ ہم اس درخواست پر عمل درآمد کے لیے صدر کو تحریری حکم دیں؟۔ ہم پر پہلے ہی انتظامی دائرے میں دخل اندازی کا الزام ات لگائے جارہے ہیں۔ نئے وقف قوانین کی مخالفت میں نکالے گئے احتجاج کے دوران مغربی بنگال کے کچھ حصوں میں تشدد کے واقعات ہوئے ہیں۔ وکیل وشنو شنکر جین نے ریاست میں صدر راج لگانے کے لیے سپریم کورٹ میں مقدمہ دائر کیا۔ یہ کیس پیر کو سپریم کورٹ میں جسٹس گوبائی کی بنچ کے سامنے سماعت کے لیے آیا۔ جج نے تب تبصرہ کیا کہ ان پر پہلے ہی انتظامی معاملات میں دخل اندازی کا الزام ہے۔ اس لیے وہ مغربی بنگال میں صدر راج نافذ کرنے کے احکامات جاری نہیں کریں گے۔ جسٹس گوبائی اگلے ماہ ملک کے چیف جسٹس بن جائیں گے۔ یہ واضح ہے کہ ان کے تبصرے بی جے پی لیڈروں کے حالیہ تبصروں کے تناظر میں آیا ہے۔ سپریم کورٹ نے حال ہی میں تمل ناڈو کے گورنر کو آئینی قواعد کی یاد دہانی کرائی ہے۔ سپریم کورٹ نے تبصرہ کیا کہ گورنر ریاستی اسمبلی کے منظور کردہ بل پر غیر معینہ مدت تک روک نہیں لگا سکتے۔ جسٹس جے بی پاردی والا اور جسٹس آر مہادیون کی سپریم کورٹ بنچ نے تبصرہ کیا کہ یہ واضح کرنے کی ضرورت ہے کہ اگر کوئی آئینی اتھارٹی ایک مخصوص مدت کے اندر کام کرنے میں ناکام رہتی ہے تو عدالت مداخلت کرنے سے گریز نہیں کرے گی۔ اس کے بعد سپریم کورٹ نے بھی صدر کو ڈیڈ لائن دیتے ہوئے کہا کہ انہیں کسی بھی بل پر تین ماہ کے اندر فیصلہ کرنا ہوگا۔ عام طور پر، جب کوئی بل ریاستی مقننہ سے منظور ہوتا ہے، تو اسے منظوری کے لیے گورنر کے پاس بھیجا جاتا ہے۔ اگر گورنر مقررہ وقت کے اندر بل پر فیصلہ نہیں لے سکتا تو وہ اسے صدر کے پاس بھیج دیتا ہے۔ سپریم کورٹ نے کہا ہے کہ اگر ایسا کوئی بل گورنر کی طرف سے آتا ہے تو صدر اسے غیر معینہ مدت کے لیے ملتوی نہیں کر سکتے ہیں۔ بی جے پی کے رکن پارلیمنٹ نشی کانت دوبے نے کہا کہ سپریم کورٹ اپنی حدود سے تجاوز کر رہی ہے۔ اگر کسی کو تمام معاملات کے لیے سپریم کورٹ جانا ہے تو پارلیمنٹ اور ریاستی اسمبلیوں کو بند کر دینا چاہیے۔" گوڈا سے بی جے پی کے رکن پارلیمنٹ نے یہ سوال بھی اٹھایا کہ سپریم کورٹ صدر کے لیے آخری تاریخ کیسے طے کرسکتی ہے۔ دوبے نے ترمیم شدہ وقف ایکٹ پر سپریم کورٹ کے حکم پر بھی تبصرہ کیا۔ ترمیم شدہ وقف ایکٹ کے آئینی جواز کو چیلنج کرتے ہوئے سپریم کورٹ میں کئی مقدمات دائر کیے گئے ہیں۔ اس صورت میں، مرکز نے قانون کے کچھ حصوں کو عارضی طور پر معطل کرنے کی تجویز پیش کی۔ سپریم کورٹ نے اتفاق کیا اور قانون کے کچھ حصوں کو معطل کر دیا۔

'ہندوستانی نظریات پر یقین رکھتا ہوں، نفرت کی سیاست پر نہیں'

نشی کانت دوبے کے متنازعہ بیان پر ایس وائی قریشی کا جوابی حملہ

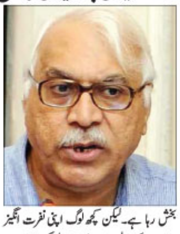

نئی دہلی۔ بی جے پی کے رکن پارلیمنٹ نشی کانت دوبے اپنے متنازعہ بیانات کی وجہ سے ان دنوں سرخیوں میں ہیں۔ انہوں نے سپریم کورٹ اور سی جے آئی کے ساتھ ساتھ سابق چیف الیکشن کمشنر ایس وائی قریشی کے خلاف بھی متنازعہ بیان دیا ہے۔ نشی کانت دوبے کے متنازعہ بیان کے بعد سیاسی اور سماجی حلقوں نئی بحث کو جنم دیا ہے۔ پیر (21 اپریل) کو سابق چیف الیکشن کمشنر ایس وائی قریشی نے بی جے پی لیڈر کے متنازعہ بیان پر جوابی حملہ کیا ہے۔ قریشی نے کہا کہ وہ ہندوستان کے اس نظریے پر یقین رکھتے ہیں جہاں کسی انسان کو اس کی قابلیت اور کام سے پہچانا جاتا ہے نہ کہ مذہب کی بنیاد پر۔ واضح ہو کہ ایس وائی قریشی جولائی 2010 سے جون 2012 تک ہندوستان کے چیف الیکشن کمشنر تھے۔ قریشی نے اس حوالے سے مزید کہا کہ میں نے پوری وفاداری کے ساتھ الیکشن کمیشن میں کام کیا ہے اور میرا آئی اے ایس کیریئر بھی کافی تسلی بخش رہا ہے۔ لیکن کچھ لوگ اپنی نفرت انگیز سیاست کے لیے مذہب کا استعمال کرتے ہیں۔ ایس وائی قریشی نے اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے آگے کہا کہ ہندوستان ہمیشہ آئین اور اس کے اصولوں کے ساتھ کھڑا رہا ہے اور آگے بھی کھڑا رہے گا۔ دہلی ایڈمنسٹریشن آفیسرز فورم کے صدر مہیش اور سابق گورنر گوپال کشن گاندھی نے بھی قریشی کی حمایت کی ہے۔ مہیش نے کہا کہ "قریشی نے اپنی مدت کار میں الیکشن کمیشن میں کئی اہم اصلاحات کیے، جیسے ووٹرس کی تعلیم اور اخراجات پر کنٹرول۔"

قابل ذکر ہے کہ حال ہی میں جب ایس وائی قریشی نے وقف ایکٹ کے حوالے سے حکومت کی نیت پر سوال اٹھاتے ہوئے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ لکھا کہ "یہ قانون مسلمانوں کی زمین پر قبضہ کرنے کا منصوبہ معلوم پڑتا ہے۔" اس پر بی جے پی رکن پارلیمنٹ نشی کانت دوبے نے جوابی حملہ کرتے ہوئے کہا کہ "قریشی الیکشن کمشنر نہیں تھے بلکہ مسلم کمشنر تھے اور ان کے مدت کار میں جھارکھنڈ میں بڑی تعداد میں بنگلہ دیشی دراندازوں کو ووٹر بنایا گیا۔" دوبے نے اسی پر بس نہیں کیا اور کہا کہ ہندوستان کی تاریخ اور ثقافت کافی پرانی ہے اور کسی ایک مذہب کی سرزمین نہیں رہی۔ ساتھ ہی انہوں نے ایس وائی قریشی پر الزام عائد کیا کہ وہ ملک کو تقسیم کرنے جیسی باتیں کرتے ہیں، جب کہ ہندوستان اب کسی اور تقسیم کو قبول نہیں کرے گا۔

نیشنل ہیرالڈ معاملہ

سونیا گاندھی اور راہل گاندھی کو بدنام کیا جارہا ہے: جگنیش میوانی

رانچی۔(یواین آئی) گجرات ریاستی کانگریس کے کارگزار صدر اور رکن اسمبلی جگنیش میوانی نے کہا کہ نیشنل ہیرالڈ معاملے میں ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت سونیا گاندھی اور راہل گاندھی کو بدنام کیا جارہا ہے۔ آج یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر میوانی نے کہا کہ آر ایس ایس کے لوگوں نے آزادی کی جدوجہد میں کبھی حصہ نہیں لیا۔ وہ انگریزوں کی خوشامد کرتے رہے، کسی بھی مجاہد آزادی کے ساتھ کھڑے نہیں ہوئے، 52 سال تک ترنگا نہیں لہرایا، اسے منحوس مانتے رہے، قومی ترانہ نہیں گایا۔ جنگ آزادی میں حصہ لینے اور ملک وقوم کی تعمیر حصہ لینے کی جگہ ہندوستان کی ساکھ کو نقصان پہنچانے کیلئے اپنی میگزین آرگنائزر میں اناپ شناپ مضامین لکھے۔ اس کے برعکس، میوانی نے کہا کہ "نیشنل ہیرالڈ" اخبار نے ہر ایک ہندوستانی شہری کو آزادی کی تحریک میں شامل ہونے کے لیے حوصلہ دیا اور آئینی اقدار کی پاسداری کی۔ انہوں نے کہا کہ نیشنل ہیرالڈ معاملے میں سوچی سمجھی سازش کے تحت سونیا گاندھی اور راہل گندھی کو بدنام کیا جارہا ہے۔ مسٹر میوانی نے کہا کہ معاملہ پوری طرح واضح ہے جس جے ایل کمپنی کے تحت نیشنل ہیرالڈ چلتا تھا، اس کا مقصد منافع کمانا نہیں بلکہ انقلابی سوچ پیدا کرنا اور عوام کو بیدار کرنا تھا۔ کیونکہ منافع کمانا اے جے ایل نیشنل ہیرالڈ کا مقصد نہیں تھا اس لئے یہ کمپنی مالی نقصان میں تھی اور ملازمین کی تنخواہوں اور ریٹائرمنٹ کے فوائد دینے میں ناکام تھی، جسے دیکھتے ہوئے ینگ انڈیا کمپنی کا قیام عمل میں آیا۔ ینگ انڈیا کمپنی نے اے جے ایل کے زیادہ تر شیئرز خرید لیے، اور کانگریس نے 2002 سے 2012 کے درمیان الگ۔ الگ قسطوں میں 90 کروڑ روپے کا قرض دیا۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ کانگریس کو ان کمپنیوں سے کوئی مالی فائدہ نہیں ہوا۔ ینگ انڈیا کمپنی کمپنی ایکٹ کی دفعہ 8 کے تحت نو۔ پرافٹ این ٹی اے کے طور پر رجسٹرڈ ہے۔ مسٹر میوانی نے کہا کہ یہ سارا کھیل عوام کی توجہ اصل مسائل سے بھٹکانے کیلئے کھیلا گیا ہے۔ مسٹر میوانی نے کہا کہ آج بھی اے جے ایل کی جائیداد اے جے ایل کی ہے اور ینگ انڈیا کا اس میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ ینگ انڈیا اس میں صرف اسٹیک ہولڈر ہے، ینگ انڈیا اس کا مالک نہیں ہے اس لیے وہ اسے خرید یا فروخت نہیں کرسکتا، یہ قانونی طور پر ممکن نہیں ہے۔ کانگریس بی جے پی، آر ایس ایس، نریندر مودی، امیت شاہ کو چیلنج کرتی ہے کہ وہ جائیداد کے لین دین سے متعلق کوئی بھی دستاویز پیش کریں ورنہ عوام سے جھوٹ بولنا اور الزامات لگانا بند کریں۔

فوجی ذہنی توازن اور روحانی طور پر با اختیار بننے میں بھی ہنر مند بنیں: راجناتھ

نئی دہلی۔(یواین آئی) وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے کہا کہ جنگی مہارتوں میں مہارت حاصل کرنے کے علاوہ، فوجیوں کو ذہنی توازن اور روحانی طور پر با اختیار بننے میں بھی اتنا ہی ماہر ہونا چاہئے تاکہ جنگ کی مسلسل ابھرتی ہوئی نوعیت کے چیلنجوں سے نپٹا جا سکے۔ مسٹر سنگھ نے پیر کو راجستھان کے ماؤنٹ ابو میں برہما کماری ہیڈکوارٹر میں منعقدہ ایک پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے کہا، آج کی جنگ کی مسلسل ترقی پذیر نوعیت سے درپیش چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کے لیے، ہمارے فوجیوں کو جنگی مہارتوں کے ساتھ ساتھ ذہنی توازن اور روحانی طور پر با اختیاری میں بھی ماہر ہونا چاہئے۔" انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ آج کل جنگیں سائبر، اسپیس، انفارمیشن اور نفسیاتی محاذوں پر لڑی جارہی ہیں اور فوجیوں کو ذہنی طور پر مضبوط ہونے کی ضرورت ہے کیونکہ قوم کا دفاع صرف ہتھیاروں سے نہیں بلکہ مضبوط شخصیت، روشن شعور اور بیداری سے بھی کیا جاسکتا ہے۔ وزیر دفاع نے کہا کہ ایک سپاہی کے لیے جسمانی طاقت ضروری ہے لیکن ذہنی طاقت بھی اتنی ہی ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ فوجی مشکل حالات میں خدمات انجام دے کر ملک کی حفاظت کرتے ہیں اور ان چیلنجوں کا سامنا ایک مضبوط باطنی روح سے پیدا ہونے والی توانائی سے ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ طویل تناؤ، بے یقینی اور مشکل حالات میں کام کرنے سے دماغی صحت متاثر ہوتی ہے جس کے لیے روح کو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ فوجیوں کی ذہنی صحت کو مضبوط بنانے کے لیے برہما کماری کی مہم اس سمت میں ایک قابل ستائش قدم ہے۔ مسٹر سنگھ نے کہا کہ یہ پہل موجودہ عالمی جغرافیائی سیاسی منظر نامے کو ذہن میں رکھتے ہوئے فوجیوں کے حوصلے کو مزید مضبوط کرے گی۔ انہوں نے کہا، ہم کا تقسیم خود کو با اختیار بنانا اندرونی بیداری کے ذریعے آج کے دور میں انتہائی دلچسپ اور متعلقہ ہے۔ مراقبہ، یوگا، مثبت سوچ اور خود مکالمے کے ذریعے خود کی تبدیلی ہمارے بہادر سپاہیوں کو ذہنی، جذباتی اور روحانی طاقت فراہم کرے گی۔ عالمی بے یقینی کے ماحول میں ہندوستان یہ پیغام دے سکتا ہے کہ باطن اور سرحدوں کی حفاظت بیک وقت ممکن ہے۔ روحانیت اور یوگا کو ہندوستانی ثقافت میں گہرائی سے سرایت کرتے ہوئے وزیر دفاع نے کہا کہ یہ ذہنی صحت کو بڑھانے کے ساتھ ساتھ تناؤ، اضطراب اور جذباتی اتار چڑھاؤ سے نمٹنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک چوکس اور مضبوط سیکورٹی فورس قوم کے لیے مینارہ نور بن جاتی ہے جو کسی بھی طوفان کا عزم کے ساتھ مقابلہ کرسکتی ہے۔ انہوں نے رہائشی، علاقائی اور آن لائن پروگراموں، خصوصی آپریشنز اور فورس کے مخصوص منصوبوں کے ذریعے سیکورٹی فورسز کو مضبوط بنانے کے لیے برہما کماری تنظیم کے سیکورٹی سروسز ونگ کی تعریف کی۔ مسٹر سنگھ کی موجودگی میں سابق فوجیوں کی بہبود کے محکمے، وزارت دفاع اور ہیڈکوارٹر ایس ایس ڈبلیو، برہما کماری کی راجیوگ ایجوکیشن اینڈ ریسرچ فاؤنڈیشن کے درمیان اس تقریب کے ایک حصے کے طور پر مفاہمت کی ایک یادداشت پر دستخط کیے گئے۔ اس کا مقصد بہتر دماغی صحت کے حصول اور ادویات پر انحصار کم کرنے کے لیے سابق فوجی کنٹریبیوٹری ہیلتھ اسکیم (ای سی ایچ ایس) سے مستفید ہونے والوں کی رہنمائی کرنا ہے۔

کھڑگے کے جلسے میں بدنظمی مہنگی پڑی، بکسر ضلع کانگریس صدر معطل

بکسر۔(یواین آئی) کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے کے بکسر آمد کے بعد کانگریس تنظیم میں ایک بڑا ردوبدل دیکھنے کو ملا ہے۔ اتوار کے روز دلسا گر کھیل میدان میں منعقدہ کھڑگے کے جلسے کے دوران شدید بدنظمی اور کمزور عوامی بھیڑ کے سبب بہار ریاستی کانگریس کمیٹی نے ضلع صدر ڈاکٹر منوج کمار پانڈے کو فوری اثر سے معطل کردیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی بکسر ضلع کے دونوں کانگریس اراکین اسمبلی کے کردار کے تعلق سے بھی پارٹی میں ناراضگی ہے، جس کی وجہ سے ان کے آئندہ انتخابات میں ٹکٹ پر خطرے کے بادل منڈلا رہے ہیں۔ پٹنہ واقع صداقت آشرم سے جاری خط میں ریاستی کانگریس کے دفتر سکریٹری امیش پرساد سنگھ نے بتایا کہ کھڑگے کے جلسے کے دوران تیاریوں میں شدید کمی اور مقامی قیادت میں ہم آہنگی کا مکمل فقدان دیکھا گیا۔ انہوں نے کہا کہ ضلع کانگریس کمیٹی اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں ناکام رہی، جس کی وجہ سے پارٹی کی شبیہ کو نقصان پہنچا۔

سپریم کورٹ نے یدی یورپا کے خلاف مقدمہ چلانے کی منظوری کے جواز سے متعلق معاملہ بڑی بنچ کو بھیج دیا

نئی دہلی۔(یواین آئی) سپریم کورٹ نے زمین سے متعلق نوٹیفکیشن کو منسوخ کرنے کے معاملے میں کرناٹک کے سابق وزیر اعلیٰ بی۔ ایس۔ یدی یورپا کے خلاف مقدمہ چلانے سے متعلق معاملے کو بڑی بینچ کے پاس بھیجنے کا آج فیصلہ کیا۔ جسٹس جے بی پاردی والا اور منوج مشرا کی بنچ نے یہ کہتے ہوئے اپنا حکم سنانے سے گریز کیا کہ یہ معاملہ بڑی بنچ کے سامنے زیر التوا ہے۔ بنچ نے کہا کہ عدالتی نظم وضبط اور وقار کو برقرار رکھنے کے لیے اس معاملے کو مناسب احکامات کے لیے چیف جسٹس کے سامنے رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ جسٹس پاردی والا نے کہا" جب ہم اس فیصلے پر کام شروع کرنے والے تھے، ہمیں معلوم ہوا کہ 16 اپریل 2024 کو ایک کوآرڈینیٹ بنچ نے شمیم خان بمقابلہ دیباشیش چکرورتی اور دیگر میں ایک اور حکم جاری کیا ہے جس میں اسی معاملے کو بڑی بنچ کو بھیج دیا گیا ہے۔ انہوں نے بنچ کی جانب سے کہا اس صورت حال میں، جب دو عدالتوں نے اس معاملے کو بڑے بنچ کے پاس بھیج دیا ہے، تو ہم نے محسوس کیا کہ یہ ضروری ہے۔ اس لیے ہم نے اسے بڑی بنچ کے پاس بھیجا ہے۔" بنچ نے کہا کہ یہاں ریفرنس صرف جواز کی بنیاد پر دیا گیا ہے۔ بنچ نے کہا ہمیں 16 اپریل 2024 کا ایک حکم ملا، جو اس عدالت کی کوآرڈینیٹ بنچ نے پاس کیا تھا۔ پھر ہم نے پورے آرڈر کو دوبارہ پیش کیا۔" بنچ نے کہا کہ عدالتی نظم و ضبط کو برقرار رکھنے کے لیے اس عدالت نے بڑے بنچ کے حوالے سے اس معاملے پر مزید فیصلہ کرنے سے گریز کیا۔ بنچ نے مزید کہا "ہم نے ان عرضیوں کو منجو سورانا بمقابلہ سنیل اروڑہ اور دیگر کے ساتھ جوڑنا مناسب سمجھا۔ عدالت عظمیٰ نے رجسٹری کو ہدایت دی کہ وہ ان معاملات کو مناسب احکامات کے لیے چیف جسٹس آف انڈیا کے سامنے پیش کریں۔ یہ مقدمہ بنیادی طور پر بدعنوانی کے مقدمے میں سرکاری ملازم کے خلاف مقدمہ چلانے کے لیے پیشگی منظوری کے جواز سے متعلق ہے۔

جماعت اسلامی کی مجلس نمائندگان نے وقف قانون کی منسوخی کا مطالبہ کیا

نئی دہلی۔ امیر جماعت سید سعادت اللہ حسینی کی صدارت میں جماعت اسلامی ہند کی مجلس نمائندگان کا اجلاس منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں ملکی و بین الاقوامی سطح پر پیدا شدہ سنگین حالات کے تناظر میں کئی اہم قراردادیں منظور کی گئیں۔ جماعت اسلامی ہند وقف ترمیمی ایکٹ 2025 کو غیر آئینی، غیر منصفانہ اور امتیازی قانون قرار دیتے ہوئے اس کی شدید مذمت کرتی ہے۔ یہ قانون حکومت کی جانب سے مقرر کردہ افسران کو وقف سے متعلق حساس تنازعات کا فیصلہ کرنے کا اختیار دیتا ہے، جس سے حکومت خود فریق بن کر جج کا کردار بھی ادا کرنے لگ جاتی ہے۔ یہ قانون مسلمانوں کی صدیوں پرانی مذہبی جائیدادوں کو خطرے میں ڈالنے والا ہے۔ خاص طور پر وہ جائیدادیں جو تاریخی طور سے مسلمانوں کے استعمال میں رہی ہیں لیکن ان کا اندراج دستاویزات میں نہیں ہوا ہے۔ یہ قانون مذہبی اداروں کی خودمختاری اور آئین کے آرٹیکل 26 کی صریح خلاف ورزی ہے۔ جماعت اسلامی ہند اس قانون کی فوری منسوخی کا مطالبہ کرتی ہے اور آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی قیادت میں جاری تحریک کی پرزور حمایت کرتی ہے۔ مجلس نمائندگان نے غزہ پر اسرائیلی حملے کو موجودہ دور کا بدترین انسانی المیہ قرار دیا ہے، جس میں 60,000 سے زائد شہری شہید اور ہزاروں کی تعداد میں افراد زخمی ہو چکے ہیں۔ اسکول، اسپتال، اور پناہ گزین کیمپوں کو تباہ کر دیا گیا ہے اور امدادی کارکنوں اور صحافیوں کو بھی تشدد کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ جماعت نے غزہ میں فوری جنگ بندی کرنے، انسانی امداد کی راہ ہموار کرنے اور ایک خودمختار فلسطین ریاست کو عالمی سطح پر تسلیم کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ ساتھ ہی حکومت ہند سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ اپنے روایتی فلسطین نواز موقف پر قائم رہے اور اسرائیل کو ہر قسم کی مدد دینا بند کرے۔ جماعت نے عالمی تجارتی بحران پر اپنی سخت تشویش کا اظہار کیا ہے، جو خاص طور پر امریکا کی تجارتی پالیسیوں کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ ان پالیسیوں کو سرمایہ دارانہ لالچ، قوم پرستی اور مادہ پرستی کا شاخسانہ قرار دیا گیا جو غریب اور ترقی پذیر ممالک کو نقصان پہنچاتی ہیں۔ حکومت ہند سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ تجارتی تنوع اختیار کرے۔ چھوٹے کاروباروں اور غریبوں کو ریلیف دے اور سود سے پاک مالیاتی نظام کو فروغ دے۔ مجلس نمائندگان نے ملک میں بڑھتی ہوئی فرقہ وارانہ نفرت، مسلمانوں کی املاک کی سرکاری سرپرستی میں مسماری، عبادت کی ادائیگی میں رکاوٹ اور مساجد ومدارس پر حملوں پر شدید تشویش ظاہر کی ہے۔ حکومت کو آئینی تقاضے یاد دلاتے ہوئے اقلیتوں کے ساتھ مساوی سلوک کرنے کی تلقین کی گئی۔ مسلم طبقے سے کہا گیا کہ وہ اپنا اخلاقی فریضہ ادا کرے۔ نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے اور امن وانصاف کے لیے ہمہ وقت سرگرم عمل رہے۔ نمائندگان نے ملک میں کچھ شعبوں کی جزوی معاشی ترقی کے باوجود بڑھتی ہوئی عدم مساوات کو اجاگر کیا ہے۔ دیہی معیشت، چھوٹے کاروبار اور غیر رسمی شعبے کو نظر انداز کیا جارہا ہے، جبکہ بالواسطہ ٹیکس، سبسڈی میں کٹوتی اور کارپوریٹ رعایتیں غربت اور بے روزگاری کو لگاتار بڑھا رہی ہیں۔ جماعت اسلامی نے فلاحی معیشت، منصفانہ دولت کی تقسیم، تعلیم وصحت پر اخراجات میں اضافہ، کسانوں اور مزدوروں کی امداد اور سود سے پاک مالی نظام کا مطالبہ کیا ہے۔

قومی وسماجی یکجہتی کے فروغ کے لیے بڑا مظاہرہ

نئی دلی: یہاں آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت (رجسٹرڈ) کی دہلی شاخ نے سنیچر کی شام قومی وسماجی یکجہتی کو مضبوط کرنے کے لیے ایک بڑی کانفرنس کا انعقاد کیا۔ اس میں مسلم، سکھ، عیسائی اور بودھ سماج کے بڑے بڑے قائدین نے شرکت کی۔ انہوں نے مل کر قومی وسماجی یکجہتی کے تانے بانے کو مضبوط کرنے کا عہد کیا اور ان طاقتوں کو بے نقاب کیا جو اپنے معمولی سیاسی فائدے کے لیے ہماری یکجہتی پر ضرب لگا رہی ہیں۔ کانفرنس میں گردوارہ سنگھ کے قومی ترجمان اور آل انڈیا پیس مشن کے صدر دیا سنگھ، سابق وزیر دہلی راجندر پال گوتم، انسٹی ٹیوٹ آف ہارمنی اینڈ پیس اسٹڈیز کے صدر ڈاکٹر ایم۔ ڈی۔ تھامس، معروف عالم دین مفتی عطاء الرحمن قاسمی، ساملا کے جنرل سکریٹری فیروز خان غازی ایڈوکیٹ، مسلم مجلس مشاورت کے ورکنگ صدر اور انڈین نیشنل لیگ کے سربراہ پروفیسر محمد سلیمان، سابق ایم پی رام بخش ورما اور مسلم مجلس مشاورت کے صدر ڈاکٹر ظفر الاسلام خان نے شرکت کی۔ کانفرنس کی نظامت معروف صحافی سہیل انجم نے کی۔ ڈاکٹر ظفر الاسلام خان نے اپنی افتتاحی تقریر میں سورہ حجرات کی آیات 11-13، جن کی تلاوت سے کانفرنس کا آغاز ہوا تھا، کی تشریح کرتے ہوئے کہا کہ اسلام انسانوں کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتا ہے۔ اللہ پاک کے نزدیک سب سے بہتر انسان وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی و پرہیزگار ہو یعنی اللہ پاک سے ڈرنے والا اور دوسروں کے حقوق کی حفاظت کرنے والا ہو۔ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعدد اقوال کا بھی حوالہ دیا جن میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر کوئی فوقیت نہیں ہے اور نہ ہی کسی کالے کو کسی گورے پر یا کسی گورے کو کسی کالے پر کوئی فضیلت ہے بلکہ سب برابر ہیں اور سب آدم کی اولاد ہیں۔ آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے گورنر مصر مالک الاشتر کے نام ہدایتی خط کا بھی حوالہ دیا جس میں حضرت علی نے فرمایا: "مالک! لوگ تمہارے یا تو دینی بھائی ہیں یا انسانیت میں بھائی ہیں"۔ انھوں نے بتایا کہ اقوام متحدہ کے جنرل سکریٹری کوفی عنان نے کہا تھا کہ یہ قول بین الاقوامی قانون کا ایک منبع ہے، اسے لکھ کر دنیا کی تمام حقوق انسانی کی تنظیموں کے صدر دروازوں پر ٹانگ دینا چاہیے۔

آل انڈیا پیس مشن کے صدر سردار دیا سنگھ نے گرو گرنتھ سنگھ سے کچھ اشلوک پڑھے جن کے وہی معنی ہیں جو کہ کانفرنس میں پڑھی گئی قرآن پاک کی آیتوں کے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سب نے مل کر اس ملک کی آزادی کی لڑائی لڑی ہے جبکہ کچھ طاقتوں نے یہاں کے سماج کے لوگوں کو لڑانے کا کام مستقل طور کیا ہے، انھوں نے کچھ طبقات کے حقوق مارے اور کچھ پر بڑا ظلم کیا جیسا کہ سنہ 1984 میں سکھوں کا قتل عام کرکے کیا۔ اس وقت مسلم سماج کے لوگوں نے سکھوں کو ہر جگہ بچایا تھا اور اپنے گھروں اور مسجدوں میں سکھوں کو پناہ دی تھی۔ مسلمانوں کے تئیں سکھوں پر یہ ایک قرض ہے۔ انہوں نے کہا کہ آزادی کے فوراً بعد ہی یعنی 1950 میں ایک فیصلہ صدر جمہوریہ نے کیا جس کے ذریعے اگر کوئی دلت مسلمان یا کرسچن ہو جاتا ہے تو اس کا ریزرویشن ختم ہو جاتا ہے، جو کہ ایک ظلم ہے۔ انہوں نے بتایا کہ وقف کے خلاف جو قانون ابھی آیا ہے اس کے خلاف سکھ سماج نے بھی سپریم کورٹ میں ایک پٹیشن دائر کی ہے۔ سردار دیا سنگھ نے بتایا کہ مشہور یہی ہے کہ سکھوں کے مسلمانوں سے تاریخ میں بہت خراب تعلقات رہے اور مسلمانوں نے ان پر ظلم کیا لیکن کوئی یہ نہیں بتاتا کہ گرونانک نے بابر کی تعریف کی اور ان واحد بانی جو کسی ایک شخص کے بارے میں ہے وہ بابر سے موسوم ہے۔

نامعلوم شخص نے چلتی ٹرین پر پتھر پھینکا، 5 سالہ بچی ہلاک

شولا پور۔ (یو این آئی) شولا پور کے قریب ایک اندوہناک واقعے میں ایک 5 سالہ بچی اس وقت جاں بحق ہو گئی جب ایک نامعلوم شخص نے چلتی ٹرین پر پتھر پھینک دیا۔ حادثہ اس وقت پیش آیا جب آروہی اجیت کنگلے اپنے خاندان کے ہمراہ کل دیوتا کی پوجا کے بعد ریل کے ذریعے واپس لوٹ رہی تھی۔ کنگلے خاندان رائچور پسنجر ایکسپریس میں سوار تھا جو وجے پور سے روانہ ہوئی تھی۔ جیسے ہی یہ ٹرین شولا پور کے قریب پہنچی، ایک نامعلوم شخص نے ریلوے ٹریک کے کنارے سے ٹرین پر پتھر پھینکا، جو سیدھا آروہی کو جا لگا۔ یہ واقعہ ٹکلیکر واڑی اسٹیشن کے نزدیک پیش آیا۔ پتھر لگنے سے بچی شدید زخمی ہو گئی جسے فوراً شولا پور کے سرکاری اسپتال لے جایا گیا، لیکن ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ معصوم بچی کی اچانک موت نے پورے خاندان کو غم کی گہرائیوں میں دھکیل دیا، اور ان کا رونا پیٹنا دیکھ کر ہر شخص کی آنکھ نم ہو گئی۔

ہماری کوشش ان علاقوں تک اردو کی رسائی کو ممکن بنانا ہے جہاں اردو نہیں ہے: ڈاکٹر شمس اقبال

نئی دہلی۔ اردو کو غیر اردو داں تک پہنچانے اور اردو رسم الخط کے تحفظ پر زور دیتے ہوئے قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے ڈائرکٹر ڈاکٹر شمس اقبال نے کہا کہ اردو صرف ایک زبان نہیں بلکہ تہذیب بھی ہے اور تہذیب کی حفاظت پیٹ کے لئے نہیں کرتے ساتھ ہی کہا کہ ہماری کوشش ان علاقوں تک اردو کی رسائی کو ممکن بنانا ہے جہاں اردو نہیں ہے۔ یہ بات انہوں نے ڈائرکٹر کے عہدہ پر ایک سال مکمل ہونے پر ایک انٹرویو میں کہی۔ انہوں نے ڈائرکٹرشپ کی ایک سال کی مدت کے دوران آپ اپنی کارکردگی، دقتیں، مسائل اور حصولیابیوں کے حوالے سے کہا کہ گذشتہ ایک سال کے درمیان اس ادارے کی ادبی، ثقافتی اور دیگر سرگرمیاں دیکھ لیجیے وہ خود ہی میری حصولیابیوں، دقتوں اور مسائل کی کہانیاں بیان کریں گی۔ اس ایک سال کے عرصے میں بہت سی سطحوں پر دقتیں بھی آئیں اور بہت سارے مسائل بھی سامنے آئے مگر میں نے حسن تدبیر اور وزارت تعلیم حکومت ہند کے تعاون سے ان تمام دقتوں اور مسائل کو حل کرنے کی کوشش کی اور میرے رفقائے کار کا تعاون بھی اس میں شامل رہا، اس لیے موانع اور مشکلات کے باوجود قومی اردو کونسل کی سرگرمیاں جوش وخروش کے ساتھ جاری رہیں، مختلف علاقوں میں کتاب میلوں کا انعقاد ہوا، کتابوں کی نمائش لگائی گئی اور سمیناروں کے علاوہ دیگر ثقافتی سلسلے بھی جاری رہے اور ممکنہ طور پر جو کچھ ہوسکتا تھا وہ میں نے مقدور بھر کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ مجھے کامیابی ملی یا نہیں اس کا فیصلہ محبان اردو ہی کرسکیں گے۔ اس سوال کے جواب میں کہ تقریباً چار سالوں سے مالی معاونت کی ساری اسکیمیں تعطل کا شکار ہیں اس کی وجوہات کیا ہیں؟ کے جواب انہوں نے کہا کہ یہ سچ ہے کہ کچھ وجوہات کی بنا پر کچھ اسکیمیں تعطل کا شکار رہیں مگر ایسا بھی نہیں ہے کہ قومی اردو کونسل کی جو بنیادی اسکیمیں ہیں ان میں کسی طرح کا جمود یا تعطل آیا ہو، ڈسٹینس ایجوکیشن، سرٹی فکیٹ ڈپلوما کورس اور CABA-MDTP کی ساری اسکیمیں حسب دستور جاری رہیں، صرف کچھ تکنیکی دشواریوں کی وجہ سے کتابوں کی خریداری اور مسودہ پر مالی تعاون کی اسکیمیں ضرور متاثر ہوئیں اور نئی درخواستیں نہیں منگوائی جاسکیں۔ اردو کونسل کا کتاب میلوں اور سمیناروں کے انعقاد پر، بہت زور ہے کیا اردو زبان وادب کا ان چیزوں سے فروغ ممکن ہے؟ کے سوال کے جواب میں ڈائرکٹر اقبال نے کہا کہ اردو زبان وادب کے فروغ کی بہت ساری صورتیں ہیں ان میں ایک صورت کتاب میلے اور سمیناروں کا انعقاد بھی ہے۔ کتاب میلہ صرف ناشرین اور تاجران کتب کا ایک اجتماع نہیں ہوتا بلکہ کلچرل ڈسکورس کا پلیٹ فارم بھی ہے جہاں مختلف زبان اور ادبیات سے تعلق رکھنے والوں کے درمیان آئیڈیاز کا ایکسچینج ہوتا ہے اور ادب وثقافت کی صورت حال پر صحت مند مکالمے کی صورت بھی نکلتی ہے اور اسی میلے کے ذریعے ناشرین کتب کو بھی ایک اچھا پلیٹ فارم بھی مل جاتا ہے۔ کتاب میلہ خواندگی کو فروغ دینے کا بھی ایک موثر اور مضبوط وسیلہ ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں لٹریسی کمپین (Literacy Campaign) کے لیے بھی یہ تکنیک اپنائی جاتی ہے، جس کی وجہ سے ان ممالک میں خواندگی کی شرح میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے۔ ہمیں بھی کتاب میلے کو خواندگی مہم سے جوڑ کر دیکھنے کی ضرورت ہے۔ کتاب میلوں کی وجہ سے بہت سے ایسے افراد جن تک کتاب کی رسائی نہیں ہو پاتی یا جو اپنے ذوق کی کتابیں حاصل کرنے سے محروم رہ جاتے ہیں ان تک کتابیں پہنچ جاتی ہیں۔

نقدی تنازعہ میں پھنسے جسٹس یشونت ورما کے ذریعہ سماعت والے 50 سے زائد مقدمات کی دوبارہ ہوگی سماعت

نئی دہلی۔ نقدی تنازعہ کی وجہ سے سرخیوں میں آنے والے جسٹس یشونت ورما کی سربراہی والی بنچ نے جن زائد از 50 عرضیوں پر دہلی ہائی کورٹ کا جج رہتے ہوئے سماعت کی تھی، ان تمام عرضیوں پر دوبارہ نئے سرے سے سماعت کی جائے گی۔ اس بابت دہلی ہائی کورٹ نے جانکاری فراہم کی ہے۔ دراصل 21 اپریل کے لیے جاری کردہ روزانہ کاز لسٹ میں فیصلے کی اطلاع دیتے ہوئے دہلی ہائی کورٹ نے نوٹس جاری کیا ہے۔ گزشتہ ماہ 14 مارچ کو جسٹس ورما کے نئی دہلی واقع گھر میں آگ لگی تھی۔ اس دوران ان کے گھر سے بہت زیادہ نقدی برآمد ہوئی تھی۔ تبھی سے وہ تنازعہ میں گھرے ہوئے ہیں۔ حالانکہ اب انہیں دوبارہ سے الہ آباد ہائی کورٹ واپس بھیج دیا گیا ہے، لیکن سی جے آئی کی ہدایات کے بعد انہیں کوئی عدالتی کام نہیں سونپا گیا ہے۔ جسٹس ورما کے خلاف 3 ججوں کی ایک کمیٹی اندرونی تحقیقات بھی کر رہی ہے۔ دہلی ہائی کورٹ کی جانب سے جاری کردہ نوٹس میں کہا گیا ہے کہ تمام متعلقہ لوگوں کو اس بات کی اطلاع دی جاتی ہے کہ درج ذیل مقدمات جو جسٹس یشونت ورما اور جسٹس ہریش ویدیا ناتھن شنکر کی ڈویژن بنچ کے سامنے درج تھے، جن میں سماعت کی اگلی تاریخ دی گئی ہے لیکن ان معاملوں میں کوئی حکم نہیں دیا گیا ہے، ان پر پہلے سے دی گئی متعلقہ تاریخوں پر روسٹر بنچ کے سامنے نئے سرے سے سماعت کی جائے گی۔

نوٹس میں کل 52 ایسے معاملوں کی فہرست دی گئی ہے جن میں سول رٹ پٹیشنز بھی شامل ہیں۔ یہ تمام معاملے 2013 سے 2025 تک کے ہیں۔ ان میں جائیدادوں پر ٹیکس لگانے سے متعلق این ڈی ایم سی ایکٹ کی دفعات کے آئینی جواز کو چیلنج دینے والی کم از کم 22 عرضیاں شامل ہیں۔

حکومت کا ارادہ مدارس میں بچوں کو بہتر سہولیات فراہم کرنا ہے: سنجے مشرا

ضلع اقلیتی افسر نے مدرسہ اشرفیہ مسعود العلوم چھوٹی تکیہ کا معائنہ کیا

بہرائچ۔ اتر پردیش حکومت کے ارادے کے مطابق، ضلع اقلیتی بہبود افسر سنجے مشرا نے آج مدرسہ جامعہ اشرفیہ مسعود العلوم چھوٹی تکیہ کا اچانک معائنہ کیا تاکہ مدرسہ میں زیر تعلیم بچوں کو فراہم کیے جانے والے کھانے، پھل اور دیگر انتظامات کے بارے میں معلومات حاصل کی جاسکیں۔

معائنہ کے دوران حاضری رجسٹر میں پرنسپل محمد شمیم عالم، عالیہ کے استاد گل محمد خان اور طحطانیہ کے استاد عبدالعزیز نعیمی کے دستخط پائے گئے، جب کہ وہ مدرسہ میں موجود نہیں تھے۔ اس کے علاوہ عالیہ کے استاد محمد ضیاء الدین حسن بھی غیر حاضر پائے گئے۔ مدرسہ میں منشی/مولوی یعنی 9،10 اور علیم یعنی 11،12 کی کلاسیں بند پائی گئیں جس سے یہ واضح ہوا کہ یہاں کی صورتحال انتہائی غیر تسلی بخش ہے۔ یہاں تک کہ مدرسہ میں بچوں کو دیا جانے والا MDM بھی مینو کے مطابق تیار نہیں کیا گیا! ایم ڈی ایم میں بچوں کو چاول اور آلو پرول کی سبزی پیش کی گئی جبکہ آج پیر کے روز روٹی اور سبزی جس میں سویا بین یا دال کا سالن استعمال کیا جائے اس کے ساتھ تازہ موسمی پھل بھی دیے جائیں۔ مدرسہ کی تمام کلاسوں میں بچوں کی حاضری بہت کم تھی۔ کلاس دوم میں کل اٹھائیس رجسٹرڈ طلباء کے مقابلے میں صرف چار طلباء موجود تھے۔ باقی کلاسوں میں بھی صورتحال اچھی نہیں پائی گئی اور صفائی ستھرائی بھی تسلی بخش نہیں تھی۔ اس سلسلے میں ضلع اقلیتی افسر سنجے مشرا نے مدرسہ کے انچارج افراد سے وضاحت طلب کی ہے اور مدرسہ میں بچوں کی حاضری کو معیار کے مطابق بڑھانے، بچوں کو موسمی پھلوں کے ساتھ ساتھ مینو کے مطابق کھانا فراہم کرنے اور تمام انتظامات کو بہتر بنانے کی ہدایات دی گئی ہیں۔

کہیں میلہ نہیں تھا تو کہیں ڈاکٹر نہیں تھے

بہرائچ۔ وزیر اعلیٰ جن آروگیہ میلہ دیہی علاقوں کے مریضوں کو ایک ہی چھت کے نیچے جانچ اور علاج کی سہولیات فراہم کرنے کے لیے شروع کیا گیا تھا لیکن ہر اتوار کو لگنے والے اس میلے کو ان کے اپنے ماتحتوں نے مذاق بنا دیا ہے۔ لاپرواہی اس قدر تھی کہ ضلع کے کئی پی ایچ سیز میں میلے کا انعقاد ہی نہیں کیا گیا۔ اسی وقت، فارماسسٹ اور اے این ایم کو کئی پی ایچ سی میں علاج فراہم کرتے دیکھا گیا۔ یہ ہے تحقیقاتی رپورٹ۔

اتوار کو، ضلع ہیڈکوارٹر سے 110 کلومیٹر دور کتارنیا گھاٹ جنگل میں واقع پی ایچ سی بچھولی میں وزیر اعلیٰ کا صحت عامہ میلہ منعقد نہیں ہوا۔ مریضوں کو ادویات دینے والے عملے کا کہنا تھا کہ کوئی ڈاکٹر اور فارماسسٹ تعینات نہیں ہے۔ صرف اے این ایم نیرنجانی پاٹھک اور پرینکا گوتم تعینات ہیں۔ جو جنگلی حیات کے حملوں اور حادثات میں زخمی ہونے والوں کا علاج کرتا ہے۔ اس سلسلے میں سی ایچ سی انچارج میہی پوروا ڈاکٹر تھانیدار نے بتایا کہ میلہ نہیں ہوسکا۔ جنگل میں واقع قبائلی اکثریتی علاقے وشنوپور میں واقع پی ایچ سی امبا میں بھی میلے کا اہتمام نہیں کیا گیا۔ یہاں تعینات ڈاکٹر، ڈاکٹر اتل ورما اور فارماسسٹ رتیش مشرا غیر حاضر تھے۔ صرف اسٹاف نرس سریتا راوہی موجود پائی گئیں۔ پی ایچ سی میں میلے کا کوئی بینر نہیں لگایا گیا۔ اس سلسلے میں موتی پور سی ایچ سی انچارج ڈاکٹر تھانیدار نے بتایا کہ میلے کا اہتمام کیا گیا تھا۔

ڈاکٹر عتیق الرحمان پی ایچ سی بانڈی میں غیر حاضر پائے گئے۔ فارماسسٹ اروند ترپاٹھی، لیب ٹیکنیشن، انجاز احمد، انصاری موجود تھے۔ فارماسسٹ میلے میں آنے والے مریضوں میں ادویات تقسیم کرتے پائے گئے۔ انہوں نے بتایا کہ 13 مریضوں کو دوا دی گئی۔ پرائمری ہیلتھ سنٹر کھٹیہنہ میں بھی میلہ نہیں لگایا گیا۔ فارماسسٹ ایم اے انصاری اور وارڈ بوائے شیو پوجن یادو موقع پر موجود پائے گئے۔ اس دوران ڈاکٹر راجیو سنگھ غیر حاضر تھے۔ فارماسسٹ سے میلہ نہ ہونے کے بارے میں پوچھا گیا تو اس نے کہا کہ ڈاکٹر سے پوچھ لو۔

ڈاکٹر رجنی گپتا، پرائمری ہیلتھ سنٹر روپیڈیہا میں میڈیکل آفیسر انچارج مریضوں کا علاج کرتی پائی گئیں۔ اسی دوران آیوش ڈاکٹر ڈاکٹر سریش گپتا پی ایچ سی بابا گنج میں مریضوں کا علاج کرتے ہوئے پائے گئے، لیکن میلے میں ایلوپیتھک ڈاکٹر کی عدم آمد سے مریضوں کو مایوسی ہوئی۔ ڈاکٹر امان شاہد پی ایچ سی امواحسین پور میں مریضوں کا علاج کرتے پائے گئے۔ تمام پی ایچ سی انچارجوں کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ چیف منسٹر جن آروگیہ میلہ میں شرکت کریں اور مریضوں کی صحت کی جانچ کے بعد انہیں ادویات فراہم کریں۔ اگر کہیں غفلت برتی گئی تو تحقیقات کے بعد قواعد کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔

روشن مستقبل کے متمنی کامیابیوں کی راہوں سے ناواقف: سید مسعود حسین

عصر حاضر میں تعلیم و ملازمت پر خصوصی لیکچر کا انعقاد

ال عصفور سینٹر آف لرننگ، صاحب العصر منزل، سول لائنز علی گڑھ میں تعلیم و ملازمت پر پریزنٹیشن پیش گیا۔ اس پریزنٹیشن کو سرگرم، سماجی کارکن، مخلص، دانشور، انسان دوست، محب طلباء و طالبات حاجی سید مسعود حسین، سابق چیئرمین، مرکزی آبی کمیشن، وزارت آبی وسائل، حکومت ہند نے پیش کیا۔ اس موضوع پر دل نشیں، فکر و جذبہ میں حرارت، محنت و امنگوں میں توانائی پیدا کر دیا۔ مسعود صاحب نے پریزنٹیشن کے ذریعہ روشن مستقبل کے متمنی طلباء و طالبات کو موجودہ حالات میں دستیاب مواقع سے روشناس کرایا۔ سابق چیئرمین مسعود صاحب مسابقتی امتحان کی تیاری کرنے والوں کو مخاطب کرتے ہوئے مفید مشورہ دیا کہ اسٹاف سلیکشن کمیشن (SSC-CGL/CHSL) کی جانب متوجہ ہوں کیونکہ ہر سال سول سروسیز کے امتحان کے بعد تقریباً 15-20 ہزار آسامیاں مندرجہ بالا شیڈول کے مطابق نکلتی ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ سول سروسیز کے لیے امتحان UPSC کے ذریعہ کنڈکٹ کیا جاتا ہے جس میں زیادہ سے زیادہ 700-800 لوگوں کو ملازمت ملتی ہے۔ انھیں میں سے کم تعداد میں IAS IPS IFS اور دیگر شعبہ جات میں بحال کیا جاتا ہے۔

مسعود صاحب نے ایک غیر دریافت شدہ اور پوشیدہ گوشہ کی طرف ذہن کو مبذول کرایا اور متنبہ کیا کہ حکومت ہند کی رپورٹ کے مطابق انجینئرنگ میں 50٪ کامیاب طلباء کو نوکری مل ہی نہیں سکتی کیونکہ ان میں صلاحیت کا فقدان ہے اور جس Institution سے ڈگری حاصل کرتے ہیں وہ معیاری تعلیم و تربیت دینے سے قاصر ہیں۔ نیٹ میں کامیاب ہونے والوں کو آگاہ کیا کہ سرکاری اسپتال میں ڈاکٹرز کے لیے جگہ خالی ہی نہیں، private اسپتال میں بھی ملازمت مشکل ہے اور اتنی دولت نہیں کہ اپنی کلینک چلا سکیں۔ لہٰذا پلان B پر غور و فکر اور عمل کریں۔ ایسی راہ کو اختیار نہ کریں جس کا راستہ بند ہو۔

سابق چیئرمین سید مسعود حسین صاحب نے مسابقتی امتحان کی تیاری کرنے والوں کو بتایا کہ حکومت ہند گروپ A/B کی مختلف آسامیوں پر بھرتی کے لیے SSC-CGL/CHSL امتحان کنڈکٹ کرتی ہے۔ اس پر خصوصی تعرفی لیکچر دیے۔ اب زمانہ ایسا آچکا ہے کہ MTS (Multi Task System) کی بحالی کے لیے UPSC امتحان کنڈکٹ کراتی ہے جس میں پوسٹ گریجویٹ بھی فارم بھرتے ہیں جبکہ یہ ایک چپراسی کا عہدہ ہوتا ہے۔ اسٹاف سلیکشن کمیشن کی تیاری کیسے کریں اور کامیابی کیسے حاصل کریں اس پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

اس پروگرام میں 2018 بیچ کے پی سی ایس سید عباس حسن نقوی صاحب جو فیروزآباد میں ایس ڈی ایم کے عہدہ پر فائز ہیں، اپنی مصروفیات کے باوجود اس پروگرام میں شرکت کی اور اپنی کامیابی کی تیاری کا طریقہ کار و تجربہ ساجھا کیا اور تیاری کے راستہ سے بھی روشناس کرایا۔ جواہر لعل نہرو میڈیکل کالج اینڈ ہاسپٹل، اے ایم یو کے سابق لائبریرین محترم اسلم مہدی صاحب نے اپنے ال عصفور سینٹر آف لرننگ میں پڑھنے اور تیاری کرنے والے طلباء و طالبات کو ہر ممکن سہولیات دستیاب کرنے کا عزم کیا اور تمام طلباء و طالبات کو اپنا بچہ قرار دیا۔ اس تعلیم و ملازمت پریزنٹیشن میں کثیر تعداد میں انڈر گریجویٹ، گریجویٹ اور پوسٹ گریجویٹ نے شرکت کی۔ امید کی جاتی ہے کہ اس پریزنٹیشن 2 سے آگاہی کے ساتھ معلومات میں اضافہ ہوگا، روزگار اور کیریر میکنگ میں مفید ثابت ہوگا۔

بزم فیضان حقانی کے زیر اہتمام جشن خواجہ غریب نواز و نعتیہ مشاعرہ

امبیڈکر نگر: بزم فیضان حقانی کے زیر اہتمام جشن خواجہ غریب نواز و نعتیہ مشاعرہ اتوار کی شب ٹانڈہ واقع سکراول پورب میں سید انیس اشرف اشرفی الجیلانی کی زیر سرپرستی، قاری جمال اشرف نظامی کی نگرانی و حافظ محمد حامد کی صدارت میں پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ جبکہ مولانا شریف الحق سبحانی نے نظامت کے فرائض انجام دئے۔ پروگرام کا آغاز عظیم کامل کے تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ محمد سعید نورانی سلطان پوری نے بطور مقرر خصوصی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ خواجہ غریب نواز نے تقریباً 45 /سال سرزمین ہند پر دین اسلام کی خدمت سر انجام دی اور ہند کے ظلمت کدے میں اسلام کا اُجالا پھیلایا۔ مولانا شہباز احمد نے کہا کہ اسلام امن و شتی کا مذہب ہے۔ محمد شفیع نیشنل انٹر کالج ہنسور کے استاد محمد اسلم خان نے تعلیم کی اہمیت و افادیت پر روشنی ڈالی۔ قاری جمال اشرف نظامی نے مکتب فیضان حقانی کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے ہر مذہبی ادارہ کو نصیحت دی کہ اپنے مذہبی تشخص کو برقرار رکھیں۔ کیونکہ قوم نے اپنی بچیوں کو کنیز فاطمہ بنانے کے لیے بھیجا ہے نہ کہ رقاصہ، اس لیے اپنے بچوں کے لیے بہترین پرورش اور تعلیم کا انتظام کریں۔ پروگرام میں سید عزیز اشرف اشرفی الجیلانی بطور مہمان اعزازی موجود رہے۔ ساتھ ہی 12 ربیع الاول کے موقع پر بغیر ڈی جے کے نظم و ضبط کے ساتھ چلنے والی تیس انجمنوں، ایس ایس سی، سی جی ایل کے ہونہار طلباء، دعوت اسلامی تحریک اور بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والی شخصیات کو بھی پروگرام میں اعزاز سے نوازا گیا کنوینر معراج عالم نے آئے ہوئے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ پروگرام میں قاری جمال اشرف نظامی کو سلسلہ اشرفیہ کی ترویج و اشاعت کی ذمہ داری دی گئی، اور سید انیس اشرفی الجیلانی کے ذریعے خلافت و اجازت کا اعلان کیا گیا۔ پروگرام میں چند شعراء و نعت خواں کے منتخب کلام قارئین نذر ہیں۔

سرور کہوں کہ مالک و مولا کہوں تجھے
باغ خلیل کا گل زیبا کہوں تجھے
احسان شاکر اعظمی

اس لیے عشق نبی دل میں بسا رکھا ہے
پاس میرے بھی ہو بخشش کا حوالہ کوئی
ہلال احمد ٹانڈوی

نبی کے عشق کی تہذیب جو سکھاتا ہو
پڑھاؤ بچوں کو ایسا نصاب چن چن کر
کفیل اشرف ٹانڈوی

در رسول جو مل جائے دو گھڑی کے لئے
کہوں گا شوق سے ہاں مجھکو مل گیا سب کچھ
علی رضا فیضی کچھوچھ

اس کے علاوہ عظیم کامل ٹانڈہ، دانش سلطان پوری، مدثر رضا ٹانڈوی، شمشاد علی منظری، شاعر اور نعت خواں نے اپنے کلام پیش کیے۔

بھیم راؤ امبیڈکر کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے بی جے پی لیڈران

دیوبند: 21 /اپریل (فیروز خان) بھارت رتن ڈاکٹر بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر اعزازی مہم کے تحت بلاک پروگرام کا انعقاد ہائیوے روڈ پر واقع نستارا فارم ہاؤس میں کیا گیا۔ جس میں مقررین نے بابا صاحب کی زندگی پر روشنی ڈالی اور ان کے خوابوں کے ہندوستان کی تعمیر کا عہد کیا۔ منعقدہ پروگرام میں ریاستی وزیر برائے تعمیرات عامہ کنور برجیش سنگھ نے کہا کہ بابا صاحب نے رام راجیہ کا تصور کرتے ہوئے آئین میں دلت اور محروم سماج کو برابری کا درجہ دلانے کا کام کیا۔ برجیش سنگھ نے کہا کہ ڈاکٹر امبیڈکر ہندو سماج میں ذات پات کی بنیادوں پر پروان چڑھنے والی نفرت کے باوجود اپنی جگہ پر ڈٹے رہے۔ اسکول میں جہاں دوسرے اچھوت لڑکے اونچی ذات کے ہندو لڑکوں کی نفرت کا نشانہ بن کر راہ فرار اختیار کرنے پر مجبور ہوئے وہیں پر ڈاکٹر امبیڈکر نے حالات کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور ہائی اسکول پاس کر لیا۔ ڈاکٹر امبیڈکر جب کولمبیا یونیورسٹی سے پڑھ کر واپس آئے تو بڑودا ریاست کے شودر مہاراجہ نے انہیں ایک عہدہ دے دیا لیکن انہیں یہاں بھی قرار نہ آیا اور پھر وہ انگلینڈ میں مزید تعلیم کے لیے چلے گئے۔ سابق ایم ایل اے سریش رانا نے کہا کہ ڈاکٹر امبیڈکر نے غریب و بے سہارا لوگوں کے حالات بہتر کرنے کے لئے اپنی پوری زندگی وقف کر دی تھی، ایم ایل سی شری چند شرما نے کہا کہ ہمیں ڈاکٹر امبیڈکر کے دکھائے ہوئے راستہ پر چل کر ملک و سماج کی خدمت کرنی چاہئے۔ اس دوران منوج سنگھل، مہیندر سینی، سنجے شوریہ، ونود کمار، ارون گپتا، پرویش کمار، روکانت، شیو کمار، راکیش گانگولی، وپن بھارتیہ، ڈاکٹر اوپندر، وجے تیاگی، ڈاکٹر پون سوئیں وغیرہ موجود تھے۔

مجھے سپریم کورٹ پر بھروسہ ہے، وقف بورڈ ایکٹ پر ڈمپل یادو کا بیان

مین پوری: 21 اپریل (پی این ایس) یوپی کے مین پوری سے سماج وادی پارٹی کی رکن پارلیمنٹ ڈمپل یادو نے میڈیا سے بات چیت کے دوران بھارتیہ جنتا پارٹی کی حکومت پر الزامات لگائے ہیں۔ انہوں نے بی جے پی حکومت پر فرقہ وارانہ سیاست کرنے کا الزام لگایا۔ اس کے ساتھ ہی ڈمپل یادو نے وقف قانون میں ترمیم پر اپنا ردعمل دیا ہے۔ رکن پارلیمنٹ ڈمپل یادو نے بی جے پی حکومت پر الزام لگاتے ہوئے کہا، بی جے پی لوگوں کو مسائل سے بھٹکانا چاہتی ہے، آنے والے وقت میں بی جے پی فرقہ وارانہ سیاست کے ذریعہ صرف اقتدار میں رہنے پر کام کر رہی ہے، جس طرح سے چیزیں سامنے آرہی ہیں، اس سے صاف ہے کہ بی جے پی کے دور میں ملک کو نقصان ہو رہا ہے۔ اب تو امریکہ بھی ہندوستان کو بار بار ملامت کر رہا ہے، جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ بی جے پی کے دور میں یہ ملک پیچھے ہٹ گیا ہے۔ وقف بورڈ بل پر ڈمپل یادو نے کہا، مجھے سپریم کورٹ پر بھروسہ ہے۔" اس سے پہلے بھی ڈمپل نے ریاستی حکومت پر زبانی حملہ کیا تھا اور کہا تھا کہ آج اتر پردیش کھنڈر کی طرح نظر آرہا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں روزگار نہیں ہے اور صحت کا نظام بھی بری حالت میں ہے۔ پورا تعلیمی نظام تباہ ہو چکا ہے۔ واضح رہے کہ کل سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلی اکھلیش یادو پریاگ راج کے دورے پر تھے۔ اس دوران ان کی اہلیہ اور ایم پی ڈمپل یادو نے پریس کانفرنس کرتے ہوئے مرکزی اور ریاستی حکومتوں کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ مہا کمبھ کے دوران انتظامات پر توجہ دینے کے بجائے حکومت نے تشہیر پر زیادہ توجہ دی۔ اس کے علاوہ ان کی طرف سے دی گئی تجاویز کو پارٹی نے نظر انداز کر دیا۔

منظور شدہ نقشے کے بغیر مسجد کی تعمیر پر نوٹس

پیلی بھیت: 21 اپریل (پی این ایس) ضلع انتظامیہ نے ایک مسجد کے منتظم کو نوٹس جاری کیا ہے، جو مبینہ طور پر شہر کی ایک کالونی میں بغیر منظور شدہ نقشے کے تعمیر کی گئی تھی، یہ نوٹس شاہد ملک کے نام جاری کیا گیا ہے، جو کہ نگر کوتوالی تھانے کی حدود میں واقع کے جی این کالونی کی مسجد کے نگران ہیں، اور اس میں یکم مئی تک جواب طلب کیا گیا ہے، سٹی مجسٹریٹ وجے وردھن تومر نے صحافیوں کو بتایا کہ مسجد بغیر تعمیری نقشہ منظور کروائے تعمیر کی گئی تھی۔ نوٹس جاری کیے جانے کے بعد، مسجد کو تالا لگا دیا گیا ہے اور نمازیں معطل کر دی گئی ہیں، مسجد کے منتظمین نے اس کی تصدیق کی ہے۔ تاہم، مجسٹریٹ نے واضح کیا کہ انتظامیہ فی الحال صرف وضاحت طلب کر رہی ہے اور مسجد کو بند کرنے کا کوئی حکم جاری نہیں کیا گیا ہے۔ مقامی رہائشیوں کے مطابق، یہ مسجد تقریباً آٹھ سال سے فعال ہے اور یہاں باقاعدگی سے پانچ وقت کی نماز ادا کی جاتی رہی ہے۔

نئی نویلی دلہن کو چھوڑ تین بچوں کی ماں سے کر لی شادی، مقدمہ درج

ہاپوڑ: 21 اپریل (پی این ایس) اتر پردیش میں ان دنوں شادی شدہ زندگی کو برباد کر دینے والے کئی معاملے سامنے آئے ہیں۔ اس میں قتل کے واقعات بھی شامل ہیں۔ لیکن ہاپوڑ ضلع میں ایک انوکھا معاملہ سامنے آیا ہے۔ محکمہ بجلی کے ملازم نے اپنی نئی نویلی دلہن کو شادی کے صرف 15 دن بعد چھوڑ دیا اور تین بچوں کی ماں سے شادی کر لی۔ پہلی بیوی نے اپنے شوہر کے خلاف مقدمہ درج کرایا ہے۔ پولس معاملے کی تحقیقات کر رہی ہے۔ بابو گڑھ تھانہ علاقہ کے رسول پور گاؤں کی رہنے والی ایک خاتون نے پولیس کو اپنی شکایت میں بتایا کہ اس کی شادی 16 فروری 2025 کو گجل پور گاؤں کے رہنے والے نوین سے ہندو رسم و رواج کے مطابق ہوئی تھی۔ شادی کے فوراً بعد شوہر نوین نے ایک تین بچوں کی ماں ایک خاتون کانسٹیبل سے شادی کر لی۔ شکایت میں کہا گیا ہے کہ نوین نے اپنی پہلی بیوی کو طلاق بھی نہیں دیا۔ پہلی بیوی نے بتایا کہ شادی کے دو دن بعد اسے معلوم ہوا کہ نوین کا پولیس خاتون کانسٹیبل نرملا کے ساتھ معاشقہ چل رہا ہے۔ نوین اسے ہاپوڑ میں اپنے گھر لے گیا اور زبردستی ہیڈ کانسٹیبل کے پاؤں پکڑائے اور اس پر دباؤ ڈالا کہ وہ ان دونوں کو اپنے ساتھ رکھے گا۔ میں ایک کو میرٹھ اور ایک گاؤں میں رکھوں گا۔ بعد میں متاثرہ کو معلوم ہوا کہ نوین اور ہیڈ کانسٹیبل کی شادی یکم مارچ 2025 کو ایک مندر میں ہو چکی۔ متاثرہ کا الزام ہے کہ اس کا شوہر نوین اسے دھمکی دے رہا ہے کہ وہ ہیڈ کانسٹیبل کو ہی اسکی بیوی بنا کر رکھے گا۔ متاثرہ نے یہ بھی بتایا کہ 16 اپریل کو رات 9 بجے کے قریب اس نے ان دونوں کو محلہ ساکیت کالونی میں واقع ایک گھر سے رنگے ہاتھوں پکڑ لیا۔ پولیس نے متاثرہ کی شکایت پر مقدمہ درج کر لیا ہے۔ دونوں ملزمان مقدمہ درج ہونے کے بعد سے فرار ہیں۔ خاتون ہیڈ کانسٹیبل اور نوین کی تصاویر سوشل میڈیا پر وائرل ہو رہی ہیں۔ معلومات کے مطابق لیڈی کانسٹیبل نرملا کو حافظ پور تھانے سے اٹیچ کر دیا گیا ہے۔ خاتون کانسٹیبل نرملا باغپت ضلع کی رہنے والی ہے اور تین بچوں کی ماں بتائی جاتی ہے۔ دونوں ملزمان کی تلاش جاری ہے۔

فرشتہ بن کر پہنچی مسلم خاتون، آدھے گھنٹے سے تڑپ رہے چار زخمیوں کی جان بچائی

بستی: 21 اپریل (پی این ایس) یوپی میں بستی کے منڈیروا علاقے میں کھولا چوکی کے قریب سڑک حادثہ پیش آیا۔ اس میں ایک تیز رفتار کار نے گورکھپور سے ایودھیا جا رہی کار کو پیچھے سے ٹکر ماردی۔ حادثے میں کار میں سوار چار افراد شدید زخمی ہو گئے۔ جن میں سے دو کی حالت تشویشناک بتائی جاتی ہے۔ یہ زخمی نوجوان آدھے گھنٹے تک جائے حادثہ پر درد سے کراہتے رہے۔ لوگ تماشائی بن کر سب دیکھتے رہے۔ اس دوران ممبئی کی ایک مسلم خاتون نے انہیں دیکھا۔ خاتون نے فوری طور پر ایمبولینس کو بلایا اور زخمیوں کو اسپتال پہنچایا۔ خاتون کی وجہ سے زخمیوں کو بروقت علاج مل سکا۔ ویگنار کار میں کل 4 لوگ سوار تھے جو گورکھپور سے ایودھیا جا رہی تھی۔ وہ آدھے گھنٹے تک سڑک کے کنارے جھاڑیوں میں زخمی حالت میں پڑے رہے۔ ممبئی سے آنے والی زینب نامی مسلم خاتون نے زخمیوں کی ویڈیو بنا کر سوشل میڈیا پر وائرل کر دی اور پولیس اور ایمبولینس کو اطلاع دی۔ ایمبولینس کی مدد سے زخمیوں کو اسپتال لے جایا گیا، جہاں ان کا علاج جاری ہے۔ ساتھ ہی آس پاس کے لوگ خاتون کی مدد کو سراہ رہے ہیں۔ زینب مدد کر کے کہیں چلی گئی۔ جس کی وجہ سے ان کے بارے میں زیادہ معلومات حاصل نہیں ہو سکیں۔ وہیں مونڈیروا پولیس اسٹیشن کے سربراہ اتل انجان نے کہا کہ زخمیوں کی طرف سے ابھی تک کوئی شکایت نہیں کی گئی ہے، جس کی وجہ سے اس معاملے میں کوئی قانونی کارروائی نہیں کی جا رہی ہے۔ پولیس نے جائے وقوعہ پر جا کر تفتیش میں بتایا کہ کار بے قابو ہو کر سڑک کے کنارے جھاڑیوں میں جا گری۔ زخمیوں کی جانب سے شکایت درج کروائی گئی تو مناسب کارروائی کی جائے گی۔

کسان کی بھینسا گاڑی کا بمپ ٹوٹنے کی وجہ سے موت

دیوبند: 21 /اپریل (فیروز خان) کھیت سے بھینسہ بوگی میں گھاس بھر کر گھر واپس لوٹ رہے کسان کی بھینسہ بوگی کا بمپ ٹوٹنے کی وجہ سے پیش آنے والے حادثے میں کسان کی دردناک موت واقع ہو گئی۔ کسان کی اچانک موت سے اہل خانہ میں غم کا ماحول بنا ہوا ہے۔ اطلاع کے مطابق رنکھنڈی گاؤں کا رہنے والا 35 سالہ کسان مونو ولد نریش کھیت سے بھینسہ بوگی میں گنے بھر کر دیوبند شوگر مل آیا تھا۔ مل کو گنے کی سپلائی کرنے کے بعد وہ سیدھا اپنے کھیتوں میں پہنچ گیا اور وہاں سے بوگی میں گھاس لاد کر گھر واپس جا رہا تھا۔ اس دوران جیسے ہی وہ گاؤں کی طرف جانے والی پکی سڑک پر پہنچا تو اچانک بوگی کا بمپ ٹوٹ گیا اور مونو زمین پر گر کر لہولہان ہو گیا۔ موقع پر جمع لوگوں نے فوری طور پر حادثہ کی اطلاع مونو کے اہل خانہ کو دی۔ جس کے بعد اہل خانہ زخمی کو ڈاکٹر کے پاس لے گئے جہاں ڈاکٹر وں نے اسے مردہ قرار دے دیا گیا۔ حادثہ میں اچانک موت سے پورے گاؤں میں سوگ کا سماں ہے۔

حمیدیہ گرلز ڈگری کالج میں سات روزہ سی یو ای ٹی یو جی 2025 تیاری ورکشاپ کا کامیاب انعقاد

پریاگ راج، 21 اپریل: حمیدیہ گرلز ڈگری کالج، پریاگ راج میں داخلہ سے قبل منعقد ہونے والے قومی سطح کے مقابلہ جاتی امتحان CUET-UG 2025 کی تیاری کے لیے سات روزہ ورکشاپ کا کامیابی سے انعقاد کیا گیا۔ یہ ورکشاپ 15 اپریل تا 21 اپریل 2024 منعقد ہوئی، جس کی کوارڈینیٹر ڈاکٹر صدیقہ جابر (اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ عربی) تھیں۔ ورکشاپ کا افتتاحی اجلاس نہایت پروقار انداز میں منعقد ہوا، جس کی صدارت کالج کی پرنسپل پروفیسر ناصحہ عثمانی نے فرمائی، جبکہ داخلہ کمیٹی کی چیئرپرسن پروفیسر ارم فرید عثمانی نے مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی اور شرکاء سے خطاب کیا۔ افتتاحی اجلاس میں ڈاکٹر صدیقہ جابر نے ورکشاپ کے مقاصد اور اس کی افادیت پر روشنی ڈالتے ہوئے طلبہ کو CUET کے مختلف موضوعات سے متعلق رہنمائی فراہم کی۔ ورکشاپ کے مختلف دنوں میں ممتاز اساتذہ نے مختلف مضامین پر سیشنز منعقد کیے: دوسرے دن: پروفیسر صبیحہ اعظمی نے انگریزی زبان پر لیکچر دیا۔ تیسرے دن: ڈاکٹر گلشن اختر نے معاشیات اور محترمہ تزئین فاطمہ نے کمپیوٹر پر سیشنز لیے۔ چوتھے دن: ڈاکٹر شبنم آرا نے جغرافیہ جبکہ ڈاکٹر صدیقہ جابر نے جنرل نالج پر روشنی ڈالی۔ پانچویں دن: پروفیسر ارم فرید عثمانی نے سوشیالوجی اور حنا فرحین نے ریزننگ پر لیکچر پیش کیے۔ چھٹے دن: ڈاکٹر نزہت فاطمہ نے تاریخ کے اہم نکات پر طلبہ کی رہنمائی کی۔ ساتویں و آخری دن ورکشاپ کا اختتامی اجلاس (والیڈیٹری سیشن) منعقد ہوا، جس میں طلبہ کے لیے موک ٹیسٹ کا بھی اہتمام کیا گیا۔ اس سیشن میں طالبات نے نہایت جوش و خروش کے ساتھ شرکت کی۔ اس ورکشاپ میں شہر کے مختلف آٹھ اسکولوں سے تقریباً پچاس طالبات نے شرکت کی۔ شرکاء نے ورکشاپ کو معلوماتی، مفید اور مستقبل کی تیاری میں مددگار قرار دیا۔ یہ ورکشاپ طالبات کے لیے نہ صرف علمی رہنمائی کا ذریعہ بنی بلکہ ان کے اعتماد میں اضافے اور مسابقتی امتحانات کے لیے بہتر تیاری کا موقع فراہم کرنے میں سنگِ میل ثابت ہوئی۔

کشی نگر میں دردناک سڑک حادثہ

باراتیوں کی گاڑی درخت سے ٹکرائی، چھ افراد کی موت، دو زخمی

کشی نگر: 21 اپریل (پی این ایس) اتر پردیش کے کشی نگر ضلع کے نیبوا نورنگیہ تھانہ علاقے میں اتوار کی رات ایک بڑا سڑک حادثہ پیش آیا۔ پڈرونا-نورنگیہ روڈ پر بھجولی شکلا گاؤں کے قریب رات تقریباً 10 بجے ایک کار درخت سے ٹکرا گئی۔ حادثے میں چھ افراد کی موقعے پر ہی موت ہو گئی۔ حادثے میں دو افراد شدید زخمی ہیں۔ حادثہ اتنا خوفناک تھا کہ لاشوں کو نکالنے کے لیے کافی مشقت کرنی پڑی۔ اطلاع ملتے ہی پولیس موقعے پر پہنچی اور تمام افراد کو اسپتال پہنچایا۔ اس کے ساتھ ہی پولیس اہل خانہ کو اطلاع دینے کے بعد حادثے کی تحقیقات میں مصروف ہے۔ پولیس میڈیا سیل کی طرف سے دی گئی جانکاری کے مطابق اتوار کو رامکولہ تھانہ حلقے کے نارائن پور چرگاؤں سے شادی کی بارات نیبوا نورنگیہ علاقہ کے دیوگاؤں گئی تھی۔ اسی شادی کی بارات میں آٹھ افراد ایک کار میں پڈرونہ سے پپرا جا رہے تھے کہ گاڑی اچانک بے قابو ہو کر سڑک کے کنارے لگے درخت سے ٹکرا گئی۔ تصادم اتنا شدید تھا کہ کار بری طرح پچک گئی اور اس میں سوار آٹھ افراد اندر پھنس گئے۔ مقامی لوگوں اور پولیس نے گیس کٹر اور گرائنڈر مشین سے ایک گھنٹے کی محنت کے بعد مسخ شدہ لاشوں کو گاڑی سے باہر نکالا۔ بعد ازاں لاشوں اور زخمیوں کو ڈسٹرکٹ اسپتال لایا گیا۔ مرنے والوں میں دو حقیقی بھائی ہریندر اور یوگیندر کے علاوہ رنجیت، مکیش اور بھیم لکشمن یادو شامل ہیں۔ مہلوکین میں نارائن پور چرانڈ کا کار ڈرائیور ادم پرکاش بھی شامل ہے۔ زخمی راج کشور نارائن پور چارگاؤں اور بھٹائی کے رہنے والے بجرنگی کو پہلے کشی نگر ضلع اسپتال لے جایا

ہر شخص کے ہر مسئلے کا ممکن حل تلاش کیا جائے: کیشو پرساد موریہ

نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے جنتا درشن پروگرام کا اہتمام کیا

لکھنؤ: 21 اپریل۔ پیر کو علی گڑھ جانے سے پہلے نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے اپنے کیمپ آفس 7-کالی داس مارگ میں منعقدہ جنتا درشن میں آنے والے شکایت کنندگان کو یقین دلایا کہ ہر شخص کی ہر مشکل کا ہر ممکن حل تلاش کیا جائے گا۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ ہر شکایت کنندہ کے مسئلہ کا فوری اور تسلی بخش حل فراہم کریں۔ ہدایت کی گئی کہ مسائل کو مکمل طور پر حل کیا جائے اور مسائل کے حل کے لیے متعلقہ افراد کا احتساب کیا جائے۔ عوامی مسائل کے بروقت حل کو یقینی بنانے کی ہدایات دیں۔ کسی بھی سطح پر کوئی کوتاہی نہیں ہونی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ زمینوں پر ہراساں کرنے اور ناجائز قبضوں کے معاملات کو انتہائی سنجیدگی اور حساسیت کے ساتھ حل کیا جائے اور جہاں ضرورت ہو سخت کارروائی کی جائے۔ عوامی سماعت کے دوران انہوں نے ہر فرد کے مسائل انتہائی سنجیدگی سے سنے اور متعلقہ حکام کو مسائل کے حل کے لیے ہدایات دیں۔ انہوں نے شکایت کنندگان کو یقین دلایا کہ وہ پریشان نہ ہوں بلکہ ان کے مسائل کو حل کیا جائے گا اور انہیں حکومت کی جانب سے فراہم کی جانے والی سہولیات بھی فراہم کی جائیں گی۔ انہوں نے متعلقہ افسران کو یہ بھی ہدایت کی ہے کہ مسائل کو اس انداز میں حل کیا جائے کہ مسئلہ کا سامنا کرنے والا مکمل طور پر مطمئن ہو اور اسے بار بار کہیں بھٹکنے اور چکر لگانے کی ضرورت نہ پڑے۔ انہوں نے خواتین، معذور افراد، بزرگوں وغیرہ کے مسائل اور شکایات سنے اور مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر جلد حل کرنے کے لیے متعلقہ حکام کو ضروری ہدایات دیں۔ جنتا درشن میں مختلف اضلاع کے لوگوں نے زمین پر قبضہ حاصل کرنے، تجاوزات ہٹانے، سڑکوں کی تعمیر، بجلی، ملزمان کی گرفتاری، ہراساں کرنا، زمینی تنازعات، حادثات، غیر قانونی قبضے، تعلیم، صحت، مکانات کی الاٹمنٹ وغیرہ سے متعلق مختلف مسائل اٹھائے، ڈپٹی چیف منسٹر خود شکایت کنندگان کے پاس گئے اور براہ راست رابطہ کر کے ہر فرد کے مسائل سنے۔ اراضی سے متعلق زیادہ تر مقدمات میں انہوں نے متعلقہ ضلع مجسٹریٹس کو ہدایت کی کہ وہ محکمہ ریونیو اور پولیس کے افسران اور ملازمین کی ایک مشترکہ ٹیم تشکیل دیں اور انہیں موقع پر بھیج کر بامعنی حل نکالیں۔ جنتا درشن میں دو درجن سے زیادہ اضلاع کے لوگوں نے اپنے مسائل پیش کیے۔ ڈپٹی چیف منسٹر جناب کیشو پرساد موریہ نے اضلاع کے سینئر عہدیداروں اور حکومت کے سینئر عہدیداروں سے فون پر بات کی اور مسائل کے حل کے سلسلے میں مناسب ہدایات دیں۔

اتر پردیش کو منریگا مزدوروں کے لیے مرکز سے 2300 کروڑ روپے سے زیادہ کی رقم ملی

لکھنؤ: 21 اپریل۔ مرکزی حکومت نے اتر پردیش کے منریگا مزدوروں کے لیے 2300 کروڑ روپے سے زیادہ کی رقم فراہم کی ہے۔ مہاتما گاندھی نیشنل رورل ایمپلائمنٹ گارنٹی ایکٹ (MGNREGA) ہندوستان میں دیہی روزگار کی سب سے اہم اسکیموں میں سے ایک ہے، جو دیہی علاقوں میں غریب اور ضرورت مند خاندانوں کو روزگار کی ضمانت فراہم کرتی ہے۔ مرکزی حکومت نے اتر پردیش کے منریگا مزدوروں کے لیے 2300 کروڑ روپے سے زیادہ کی رقم جاری کی ہے۔ یہ رقم بقایا ادائیگیوں کو صاف کرنے اور اجرتوں کی بروقت ادائیگی کو یقینی بنانے میں مدد کرے گی۔ عزت مآب ڈپٹی چیف منسٹر جناب کیشو پرساد موریہ نے متعلقہ عہدیداروں کو ہدایت دی ہے کہ وہ منریگا کارکنوں کی بقایا رقم ان کے کھاتوں میں بھیجنے کے لیے فوری کارروائی کریں۔ تقریباً 2343.80 کروڑ روپے کی رقم مرکزی حکومت نے منریگا کارکنوں کو ادائیگی کے لیے جاری کی ہے۔ اس سے بقایا جات بھی ختم ہو جائیں گے۔ مرکزی حکومت نے یوپی منریگا کے لیے مزدوری کی رقم کے لیے رواں مالی سال 2025-26 کی پہلی قسط کے طور پر کل 2343.80 کروڑ روپے جاری کیے ہیں۔ کمشنر، دیہی ترقیات، اتر پردیش، جناب جی ایس پریہ درشی نے بتایا کہ منریگا اسکیم کے مطالبے کے جواب میں، مرکزی حکومت کی طرف سے مزدوروں کے لیے تقریباً 2343.80 کروڑ روپے کی رقم جاری کی گئی ہے۔ اس رقم سے منریگا کارکنوں کے واجبات بھی ادا کیے جائیں گے۔

پوپ فرانسس کے انتقال پر ڈاکٹر عمار رضوی کا تعزیتی بیان

لکھنؤ۔ ڈاکٹر عمار رضوی، سابق کارگزار وزیر اعلیٰ اتر پردیش و آل انڈیا مینارٹیز فورم فار ڈیموکریسی کے قومی صدر نے کہا ہے کہ انہیں پوپ فرانسس کے افسوسناک انتقال پر گہرا صدمہ پہنچا ہے۔ ڈاکٹر رضوی نے کہا کہ پوپ فرانسس کی اس دنیا میں موجودگی اندھیروں میں روشنی کے چراغ کی طرح تھی۔ انہوں نے ہمیشہ دکھی انسانیت اور مظلوم لوگوں کی خدمت کی کوشش کی۔ ان کی نظر میں پوری انسانیت خدا کی تخلیق تھی۔ ہر جاندار خالق کا بچہ تھا۔ اس کرہ ارض میں جب بھی اور جہاں کہیں بھی تشدد ہوا ان کی آواز ہمیشہ امن کی بحالی اور پاگل پن کو روکنے کے لیے سنی گئی۔ وہ اپنے بیانات اور عمل میں ہمیشہ انصاف پسند تھے۔ پوپ فرانسس انسانی شکل میں فرشتہ تھے۔ ان کے انتقال سے جو خلا پیدا ہوا ہے اسے پر کرنا مشکل ہوگا۔ خدا ان کی روح کو ابدی سکون عطا کرے۔

سروس سیکورٹی کی بحالی کا مطالبہ
ریاست بھر کے اساتذہ لکھنؤ پہنچے

لکھنؤ۔ ریاست بھر کے اساتذہ لکھنؤ کے ایکو گارڈن میں جمع ہوئے اور سروس سیکورٹی کی بحالی کے لیے آواز بلند کی۔ انہوں نے کہا کہ اس سے اساتذہ کی خدمات بری طرح متاثر ہو رہی ہیں۔ پیر کو اساتذہ نے سروس سیکورٹی کی بحالی کے لیے آواز بلند کی۔ ایکو گارڈن میں ریاست بھر سے جمع ہونے والے اساتذہ نے نئے کمیشن میں ٹیچر سروس پروٹیکشن ایکٹ کی دفعہ 12، 18 اور 21 کو شامل کرنے کا مطالبہ کیا۔ اتر پردیش سیکنڈری ٹیچرس ایسوسی ایشن کے ریاستی صدر سوہن لال ورما، جو مظاہرین کی قیادت کر رہے تھے، نے کہا کہ اتر پردیش سیکنڈری ایجوکیشن سروس سلیکشن بورڈ ایکٹ 1982 کی دفعہ 12، 18 اور 21 کو اتر پردیش سیکنڈری ایجوکیشن سروس سلیکشن کمیشن ایکٹ 2023 سے خارج کر دیا گیا ہے۔ اتر پردیش سیکنڈری ایجوکیشن سروس سلیکشن کمیشن ایکٹ 2023 میں ان تینوں حصوں کی عدم موجودگی کی وجہ سے ریاست بھر میں امداد یافتہ سیکنڈری اسکولوں کے اساتذہ کی خدمات بری طرح متاثر ہو رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جب سے تینوں سیکشنز کو ختم کیا گیا ہے تب سے ریاست میں اساتذہ کی معطلی اور برطرفی کا عمل شروع ہو گیا ہے۔ سروس سیکیورٹی نہ ہونے کی وجہ سے اساتذہ خوفزدہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سروس سیکورٹی فراہم کرتے ہوئے غیر سرکاری سیکنڈری سکولوں کو مکمل طور پر قومیا لیا جائے۔ ریاستی سرپرست ڈاکٹر ہری پرکاش یادو اور ریاستی ترجمان شراون کمار کشواہا نے کہا کہ سیکنڈری ایجوکیشن سروس سلیکشن بورڈ ایکٹ 1982 کی منسوخی کی وجہ سے اسسٹنٹ ٹیچر سے لیکچرر کے عہدے پر ترقی گزشتہ ڈیڑھ سال سے روک دی گئی ہے اور انٹرمیڈیٹ ایجوکیشن ایکٹ 1921 نافذ ہے۔ 1921 کے ایکٹ کے تحت ڈسٹرکٹ سکول انسپکٹرز سروس سے متعلق کیسز میں فیصلے دے رہے ہیں جبکہ اس ایکٹ کے تحت بنائے گئے ریگولیشنز میں درج پروموشن پروویژن پر عمل نہیں کیا جارہا ہے۔ ریاستی نائب صدر اوپیندر ورما اور ریاستی وزیر سندیپ شکلا نے کہا کہ سروس سیکورٹی کی دفعہ 21 کو ختم کرنے سے ریاست میں اساتذہ کا استحصال اور ہراساں کرنا اپنے عروج پر ہے، جسے برداشت نہیں کیا جائے گا۔ اس موقع پر دیپک سنگھ پنڈیر، ریاستی وزیر پرمود کمار پاٹھک، پنکج سنگھ، سریندر پرتاپ سنگھ، پرمود پال، سدھاکر گیانارتھی، برجو سروج، وجے جیسوال، دیوراج سنگھ، منالال شاکیا، اجے ورما، سشیل کمار، جئے رام یادو، سریشتی راج دوبے، انیل ترپ سنگھ، سریش سنگھ، انیل سنگھ، کرشنا سنگھ، راجہ سنگھ اور دیگر موجود تھے۔ یادو، اے ٹی وی اے کے ریاستی تنظیمی وزیر بھوری سنگھ اور راجیش جیسوال نے اجتماع سے خطاب کیا۔

رام جی لال سمن سپا کے دوسرے اعظم خان بن رہے ہیں: ڈاکٹر نشاد

پریاگ راج: 21 اپریل (یو این آئی) اتر پردیش میں ماہی پروری کے وزیر ڈاکٹر سنجے کمار نشاد نے سماج وادی پارٹی (ایس پی) پر نشانہ سادھتے ہوئے کہا کہ اکھلیش یادو نے امر سنگھ کے خلاف جس طرح اعظم خان کا استعمال کیا اسی طرح رام جی لال سمن کا استعمال کر رہے ہیں۔ انہوں نے سمن کو سپا کا دوسرا اعظم خان قرار دیا۔ ڈاکٹر نشاد پیر کو یہاں سرکٹ ہاؤس میں میڈیا نمائندوں سے کہا کہ ریاست میں دلتوں کے ووٹ بینک میں سیندھ ماری کی سیاست سپا کی طرف سے پارٹی کے راجیہ سبھا ایم پی رام جی لال سمن کر رہے ہیں۔ سپا کے قومی صدر اکھلیش یادو نے امر سنگھ کے خلاف جس طرح اعظم خان کا استعمال کیا اسی طرح رام جی لال سمن کا کر رہے ہیں۔ سمن سپا کے دوسرے اعظم خان بن رہے ہیں۔ رانا سانگا کو غدار کہنے کے بعد اب رکن پارلیمان رام جی لال سمن آگرہ میں دلت کے ساتھ ہوئی عصمت دری کو بڑا معاملہ نہ بول کر ایک نئے تنازع کو جنم دے دیا ہے۔ یوگی حکومت کے وزیر ڈاکٹر سنجے نشاد نے سپا کو آڑے ہاتھوں لیتے ہوئے کہا کہ یہ سمن پارٹی کے دوسرے اعظم خان بن رہے ہیں۔ انہوں نے رام جی لال سمن کو موقع پرست اور فرقہ پرست قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ انہوں نے کانگریس میں فائدہ اٹھا۔ بی ایس پی میں رہے اور اب سپا میں فائدہ لے کر یہاں پہنچے ہیں۔ یہ بیان وہ دے ہی نہیں سکتے۔ بیان دلوائے جاتے ہیں۔ رانا سانگا مسئلے پر سربراہ کی رضامندی نہیں ہوتی تو فوراً ان کی پارٹی سے نکال دیتے لیکن وہ متفق ہیں۔ اسی طرح اعظم خان سے امر سنگھ پر بیان دلوایا جاتا تھا۔ کابینی وزیر سنجے نشاد نے رانا سانگا تنازع پر بھی بی جے پی کے حق میں بیان دیتے ہوئے کہا کہ جن ذاتیوں نے ملک کو آزاد کرانے میں قربانی دی آ میں رانا سانگا جیسے لوگ ہیں۔ ان کی توہین کرنا نامناسب ہے۔ مرشد آباد کے واقعہ کے حوالے سے اکھلیش یادو کے ذریعہ اس کے لئے بی جے پی کو خاطی قرار دینے پر کہا کہ جن کا آئیڈیل اورنگ زیب جیسے حکمراں ہوں ان کی زبان ایسی ہی ہوگی۔ عوام انہیں سبق سکھائیں گے۔ ڈاکٹر سنجے نشاد کا کہنا ہے کہ ایس سی ذات سے، 36 ذاتیوں کو ہٹا کر سابقہ حکومتوں نے او بی سی میں ڈال دیا انہیں ان کے حق دلانے کے لئے وہ سنویدھان یاترا نکال رہے ہیں۔ سہارنپور سے لے کر سونبھدر جانے والی اس کے چوتھے مرحلے میں یہ یاترا پریاگ راج پہنچ چکی ہے۔ یہ یاترا نشادوں کے ادھیکار کے لئے نکالی جارہی ہے۔ ڈاکٹر سنجے نشاد نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ 50 ہزار سے زیادہ ہمارا ووٹ ہے اور ہم 200 سیٹوں پر لڑیں گے نہیں بلکہ 200 نشاد اکثریتی سیٹوں پر لوگوں جگانے کا کام کر بی جے پی کو جتانے کا کام کریں گے۔

نوجوانوں کو وسیع تربیت فراہم کرنے کی ضرورت ہے

ہنر مندی ترقیات کے وزیر کپل دیو اگروال نے تین روزہ صلاحیت سازی ورکشاپ کا افتتاح کیا

لکھنؤ، 21 اپریل۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی رہنمائی اور وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں، اتر پردیش حکومت نوجوانوں کو ہنر مند بنا کر انہیں روزگار اور خود روزگار کے مواقع فراہم کر رہی ہے۔ محکمہ پیشہ ورانہ تعلیم، ہنر مندی اور انٹرپرینیورشپ نوجوانوں کو روزگار پر مبنی تربیت فراہم کر رہا ہے اور انہیں مختلف صنعتی اداروں میں ملازمت فراہم کر رہا ہے۔ ریاست کی معیشت کو 1$ ٹریلین ڈالر تک لے جانے کے ہدف میں ان ہنر مند نوجوانوں کا اہم کردار ہے۔ مذکورہ خیالات کا اظہار جناب کپل دیو اگروال، ریاستی وزیر (آزادانہ چارج) برائے پیشہ ورانہ تعلیم، ہنر مندی ترقیات اور کاروباری شخصیت، اتر پردیش حکومت نے تین روزہ صلاحیت سازی ورکشاپ کے افتتاح کے موقع پر کیا۔ اس ورکشاپ کا آغاز پیر کو ہوٹل سینٹرم، انسل، سوشانت گولف سٹی، لکھنؤ میں کیا گیا۔ وزیر موصوف نے کہا کہ ریاست میں ہر شعبے میں نوجوانوں کے لیے بہت سے امکانات موجود ہیں۔ روزمرہ زندگی کے تقاضوں کے مطابق تربیت یافتہ انسانی وسائل کی طلب بڑھ رہی ہے جس کے پیش نظر ہر ضلع میں ہنر مندی کے تربیتی مراکز کھولنے کی تیاریاں کی جارہی ہیں۔ انہوں نے تربیت فراہم کرنے والوں پر زور دیا کہ وہ معیاری تربیت فراہم کر کے نوجوانوں کا مستقبل سنواریں۔ انہوں نے یہ بھی ہدایت دی کہ اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے تربیت فراہم کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کی جائے اور ناقص کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والوں کے خلاف کارروائی کی جائے۔ پرنسپل سکریٹری، ووکیشنل ایجوکیشن اینڈ اسکل ڈیولپمنٹ، ڈاکٹر ہری اوم نے کہا کہ اتر پردیش کی بڑی آبادی کے پیش نظر نوجوانوں کو وسیع تربیت فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے تربیت کے معیار کو برقرار رکھنے، تربیت حاصل کرنے والوں سے فیڈ بیک لینے اور اسکل ڈیولپمنٹ مشن اور آئی ٹی آئی کے ذریعے نوجوانوں کو خود کفیل بنانے کی سمت میں ٹھوس اقدامات کرنے پر زور دیا۔ ابھیشیک سنگھ، ڈائرکٹر، اتر پردیش اسکل ڈیولپمنٹ مشن نے کہا کہ اس ورکشاپ کا انعقاد محکمہ کے افسران، پروجیکٹ امپلیمینٹیشن ایجنسیز (پی آئی اے)، ٹریننگ پارٹنرز (ٹی پی) اور دیگر عملے کی کارکردگی کو بڑھانے کے لیے کیا گیا ہے۔ ورکشاپ میں زمینی مسائل کا حل باہمی بات چیت سے تلاش کیا جائے گا۔ یہ تکنیکی سیشن ورکشاپ کے دوسرے دن دہرائے جائیں گے تاکہ شرکاء کو گہرائی سے معلومات فراہم کی جاسکیں۔ اس دوران فیلڈ لیول پر پیدا ہونے والے عملی مسائل پر تبادلہ خیال کیا جائے گا اور اوپن فیڈ بیک سیشن میں تجاویز لی جائیں گی۔ ورکشاپ میں ڈائریکٹر، ٹریننگ اینڈ ایمپلائمنٹ نیہا پرکاش، ایڈیشنل مشن ڈائریکٹر پریا سنگھ کے ساتھ محکمہ کے افسران، پی آئی اے اور ٹی پی کے نمائندے موجود تھے۔

ایودھیا کے 06 مرکزی داخلی راستوں پر تاریخی دروازے بنائے جائیں گے: جیویر سنگھ

لکھنؤ: 21 اپریل۔ بھگوان شری رام کے شہر ایودھیا میں اب بھکتوں کو بنیادی سہولیات کے لیے بھٹکنا نہیں پڑے گا۔ اتر پردیش کا محکمہ سیاحت سیاحوں کی سہولت کے لیے چھ بڑے داخلی مقامات پر گیٹ کمپلیکس تیار کر رہا ہے جہاں ایک ہی کمپلیکس میں کئی جدید ترین خدمات دستیاب ہوں گی۔ ان گیٹ کمپلیکس میں مسافر ریسٹ ہاؤس، اسٹار ریٹڈ اور بجٹ ہوٹل، ٹورسٹ انفارمیشن سینٹر، آرٹ اینڈ کرافٹ گیلریاں، شاپنگ ایریا، کیفے ٹیریا اور دیگر ضروری سہولیات ہوں گی۔ یہ گیٹ پی پی پی ماڈل پر بنائے جائیں گے۔ یہ اطلاع ریاست کے سیاحت اور ثقافت کے وزیر جناب جیوبر سنگھ نے دی۔ انہوں نے کہا کہ اتر پردیش ٹورازم ایودھیا میں سیاحوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر سیاحت کے بنیادی ڈھانچے کو جدید بنانے جارہا ہے۔ ایودھیا بھگوان شری رام کی جائے پیدائش اور ثقافتی شان و شوکت کی علامت، تمام عقیدت مندوں اور سیاحوں کے لیے تاریخی طور پر یادگار رہے گا۔ رام مندر کی تعمیر کے بعد ایودھیا عالمی سطح پر ایک بڑے مذہبی سیاحتی مقام کے طور پر ابھرا ہے۔ یہ دروازے۔ شری رام دوار (لکھنؤ روڈ)، لکشمن دوار (گونڈہ روڈ)، بھرت دوار (سلطان پور روڈ)، ہنومان دوار (گورکھپور روڈ)، جٹایو دوار (امبیڈکر نگر روڈ) اور گروڑ دوار (رائے بریلی روڈ) شہر کے بڑے راستوں پر بنائے جارہے ہیں۔ وزیر سیاحت نے کہا کہ یہ منصوبہ ایک ماسٹر پلان کے تحت علاقے کی بنیاد پر منصوبہ بندی کے نقطہ نظر پر مبنی ہے۔ گیٹ کمپلیکس کے اندر پلاٹ مختلف سیاحت سے متعلق سرگرمیوں کے لیے الاٹ کیے جائیں گے۔ اسے نجی سرمایہ کاروں کے ذریعے انفراسٹرکچر کے ساتھ تیار کیا جائے گا۔ ہمارا مقصد ایودھیا کی مذہبی اہمیت کے ساتھ ساتھ اس کے ثقافتی ورثے کو عالمی پلیٹ فارم پر قائم کرنا ہے۔

ڈاکٹر محمد آصف ایرا کالج آف فارمیسی کے پرنسپل مقرر

لکھنؤ۔ ڈاکٹر محمد آصف کو ایرا کالج آف فارمیسی، ایرا یونیورسٹی میں پرنسپل کا چارج دیا گیا ہے۔ ڈاکٹر محمد آصف کے پرنسپل کا چارج سنبھالنے کے بعد اساتذہ طلبہ اور اسٹاف میں خوشی کی لہر ہے۔ اس موقع پر طلباء نے ڈاکٹر محمد آصف کو مبارکباد دیتے ہوئے خوشی کا اظہار کیا۔ ڈاکٹر محمد آصف نے 2005 میں جھانسی سے شروعات کی پھر 2006 میں SIPER مدھیہ پردیش میں بطور لیکچرر کام کیا۔ پھر 2006 سے 2019 تک، انہوں نے GRD انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی، دہرادون میں اسسٹنٹ پروفیسر کے طور پر کام کیا۔ 2019 سے 2021 تک، انہوں نے HIPR دہرادون میں پروفیسر اور HOD کے طور پر کام کیا، اس کے بعد 2021 سے 2023 تک، انہوں نے گلوکل یونیورسٹی سہارنپور میں بطور پروفیسر کام کیا۔ 2023 سے، وہ ایرا کالج آف فارمیسی، ایرا یونیورسٹی میں فارماسیوٹیکل کیمسٹری کے شعبہ میں پروفیسر اور ایچ او ڈی کے طور پر کام کر رہے تھے۔ ڈاکٹر محمد آصف کے 240 سے زائد تحقیقی مقالے شائع ہو چکے ہیں۔ اپنے مزاج کی وجہ سے ڈاکٹر محمد آصف طلباء اور اساتذہ میں بہت مقبول ہیں۔ تمام اساتذہ امید کرتے ہیں کہ ڈاکٹر محمد آصف کی رہنمائی میں ایرا کالج آف فارمیسی ضرور نئی بلندیوں کو چھوئے گا۔

زیر تعمیر کاموں کو مقررہ مدت میں مکمل کرنے کی ہدایت

لکھنؤ: 21 اپریل۔ ریاستی وزیر برائے تعمیرات عامہ، اتر پردیش، جناب برجیش سنگھ نے آج اتر پردیش اسٹیٹ برج کارپوریشن کے ہیڈکوارٹر میں واقع آڈیٹوریم میں برج کارپوریشن کے عہدیداروں کے ساتھ ایک جائزہ میٹنگ کی اور اب تک منظور شدہ کاموں کی تازہ ترین صورتحال کے بارے میں جانکاری لی اور کاموں کے معیار کو یقینی بنانے کے لیے مختلف سطحوں پر جانچ کرنے کی ہدایات دیں، اور ایسے کاموں کو دوبارہ بھیجنے کی ہدایت دی جو منظور شدہ ایکشن پلان 2020-2020 میں منظور نہیں ہو سکے۔

اس موقع پر وزیر مملکت برائے تعمیرات عامہ نے جاری کاموں کا جائزہ لیا اور کاموں پر جاری ہونے والی رقم کے حوالے سے اخراجات کے بارے میں دریافت کیا اور ہدایت کی کہ کچھ پراجیکٹس جو عرصہ دراز سے جاری ہیں ان کی پیشرفت میں مزید اضافہ کیا جائے تاکہ جاری کاموں کو جلد از جلد مکمل کیا جا سکے اور عوام الناس اس سے فوری مستفید ہو سکیں۔ زیر تعمیر کاموں کے معیار اور بروقت ہونے کے حوالے سے ہدایات دی گئیں کہ زیر تعمیر منصوبوں کو مقررہ مدت میں مکمل کیا جائے اور ان کے معیار پر خصوصی توجہ دی جائے۔ اس کے لیے ہر سطح پر باقاعدہ نگرانی کی جائے۔ جناب برجیش سنگھ نے ہدایت دی کہ ای پی سی پر کیے جارہے کاموں کی پیشرفت کو کنٹراکٹ میں دیئے گئے سنگ میل کے مطابق یقینی بنایا جائے۔ اگر سنگ میل کے مطابق پیش رفت نہیں ہو رہی تو متعلقہ ٹھیکیدار کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے۔ اس کے ساتھ اگر متعلقہ افسر غفلت کا مرتکب پایا جائے تو اس کا احتساب بھی کیا جائے۔ اعلیٰ حکام زیر تعمیر کاموں کا باقاعدگی سے جائزہ لیں۔ تعمیراتی کام میں غفلت اور کوتاہی برداشت نہیں کی جائے گی۔ میٹنگ میں، سیتو کارپوریشن کے مینیجنگ ڈائریکٹر جناب دھرم ویر سنگھ نے مالی سال 2024-25 میں مختلف اسکیموں کے تحت منظور کیے گئے کاموں کی جسمانی اور مالی پیش رفت کے بارے میں وزیر مملکت کو مطلع کیا۔ یہ بھی بتایا گیا کہ موجودہ حکومت کے دور میں پچھلے آٹھ سالوں میں سیتو نگم کے ذریعے 471 پلوں کے پراجیکٹس مکمل کیے گئے ہیں جن میں سے 76 پروجیکٹ پچھلے مالی سال میں عزت مآب وزیر اعلیٰ اور عزت مآب وزیر مملکت کی قابل قیادت میں مکمل ہوئے جو کہ آج تک کا سب سے زیادہ ریکارڈ ہے۔ اس کے علاوہ گزشتہ مالی سال کا کاروبار بھی سب سے زیادہ رہا ہے۔ ایم ڈی سیتو نگم نے ریاستی وزیر برائے تعمیرات عامہ کو یقین دلایا کہ ان کی طرف سے دی گئی ہدایات کی تعمیل کو یقینی بنایا جائے گا۔

ذمہ دار عہدوں پر بیٹھے لوگ نہ پھیلائیں افواہ: پرشانت کمار

لکھنؤ: 21 اپریل (یو این آئی) اتر پردیش کے ڈائرکٹر جنرل آف پولیس پرشانت کمار نے سماج وادی پارٹی (ایس پی) سربراہ اکھلیش یادو کے ذریعہ پولیس میں ذات سے متعلق پوسٹنگ کے دعووں کو نا کارتے ہوئے کہا کہ ذمہ دار عہدوں پر بیٹھے لوگوں سے ایسے گمراہ کن تبصروں سے بچنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ سوشل میڈیا پر پھیلائی جارہی ایسی اطلاعات بے بنیاد ہیں۔ اور ان کی مذمت کرنے کے لئے متعلقہ اضلاع کی پولیس پہلے ہی اعداد جاری کر چکی ہے۔ کمار نے واضح کیا کہ اگر مستقبل میں ایسی کوئی غلط اطلاع پھیلائی جاتی ہے تو ہم اس کی سچائی سامنے لائیں گے۔ ذمہ دار عہدوں پر بیٹھے لوگوں کو ایسے تبصرے کرنے سے بچنا چاہئے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ پولیس اہلکار کی تعیناتی ریاست کے سبھی اضلاع میں طے شدہ میعارات کے مطابق کی گئی ہے۔ اکھلیش یادو کے دعووں کے جواب میں، آگرہ پولیس کمشنریٹ نے اعداد و شمار جاری کرتے ہوئے کہا کہ وہاں تعینات پولیس اہلکاروں میں سے 39 فیصد او بی سی زمرے سے ہیں اور 18 فیصد ایس سی زمرے سے ہیں، جب کہ او بی سی کا معیار صرف 27 فیصد ہے۔ مین پوری پولیس نے یہ بھی انکشاف کیا کہ ان کے ضلع میں 31 فیصد پولیس اہلکار او بی سی اور 19 فیصد ایس سی زمرے سے ہیں۔ دریں اثنا، چترکوٹ پولیس نے کہا کہ ان کے 12 تھانوں میں سے تین میں او بی سی، دو میں ایس سی/ایس ٹی، اور سات میں دیگر زمروں کے اسٹیشن ہیڈز ہیں۔ اسی طرح پریاگ راج پولیس نے بھی اکھلیش یادو کے پوسٹ پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے اسے جھوٹا بتایا ہے۔ پریاگ راج پولیس نے بتایا کہ تھانہ انچارج کی تقرری کے لیے اہل ملازمین کا انتخاب لگن، ایمانداری، سماجی ہم آہنگی اور عوامی شکایات کے تئیں حساسیت کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ پریاگ راج میں تعینات تقریباً 40 فیصد پولیس اسٹیشن انچارج او بی سی اور ایس سی/ایس ٹی زمروں سے ہیں۔ ان عہدوں پر تقرری منصفانہ عمل کے ذریعے کی جاتی ہے۔ ڈی جی پی نے کہا کہ یہ یوپی پولیس کا فرض ہے کہ وہ غلط معلومات کی تردید کرے اور سچائی کو عوام کے سامنے لائیں۔

یوپی بورڈ کا نتیجہ رواں ہفتہ میں آنے کا امکان

پریاگراج: 21 اپریل (پی این ایس) اتر پردیش بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن (یوپی بورڈ) ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ سال 2025 کے امتحان کا نتیجہ اس ہفتے متوقع ہے۔ یوپی بورڈ 25 یا 26 اپریل کو امتحان کا نتیجہ جاری کر سکتا ہے۔ کاپیوں کی جانچ 2 اپریل کو ہی مکمل ہو چکی ہے۔ نتیجہ کی تیاری کا عمل بھی آخری مراحل میں ہے۔ اس بار ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ کے امتحانات کے لیے کل 54,37,233 طلبہ رجسٹرڈ ہوئے جن میں سے 51,34,725 (94.44%) حاضر اور 3,02,508 (5.56%) غیر حاضر رہے۔ بورڈ امتحانات کی جوابی پرچہ جات کی جانچ 19 مارچ کو شروع ہوئی تھی اور 2 اپریل تک جانچ کا کام مکمل کرنے کا ہدف مقرر کیا گیا تھا۔ تقریباً تین کروڑ کاپیوں کی جانچ کے لیے ریاست بھر میں 261 مراکز قائم کیے گئے تھے۔ ان میں سے 236 مراکز پر تشخیص کا کام 31 مارچ کو ہی مکمل ہو گیا تھا۔ بقیہ 25 مراکز پر منگل کو 49,194 جوابی پرچوں کی جانچ کی گئی، جن میں سے 24 مراکز پر جانچ کا کام مکمل کر لیا گیا۔

بی ایچ یو: مرکز کی ہدایات کے مطابق نافذ ہو ای ڈبلیو ایس ریزرویشن: اے بی وی پی

وارانسی: 21 اپریل (یو این آئی) اکھل بھارتیہ ودیارتی پریشد (اے بی وی پی) نے بنارس ہندو یونیورسٹی کے ہندی ڈپارٹمنٹ میں پی ایچ ڈی میں داخلہ میں شفافیت اور سالمیت کو یقینی بنانے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ ای ڈبلیو ایس ریزرویشن کے معاملے میں مرکزی حکومت کے واضح ہدایت کے مطابق ہی فیصلہ لیا جانا چاہئے۔ اس وقت ہندی ڈپارٹمنٹ میں پی ایچ ڈی میں داخلے کے سلسلے میں دو امیدواروں کے ذریعہ ای ڈبلیو ایس سرٹیفکیٹ کی ویلیڈٹی اور داخلے کے عمل کی شفافیت پر اعتراض درج کرایا گیا ہے۔ جو اس وقت یونیورسٹی کی یو اے سی بی کمیٹی کے سامنے زیر غور ہے۔ اے بی وی پی کا کہنا ہے کہ اس معاملے میں کچھ سیاسی پارٹیوں اور غیر سماجی عناصر کے ذریعہ جانچ عمل کو متاثر کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اے بی وی پی بنارس ہندو یونیورسٹی اکائی کے سکریٹری بھاسکر آدتیہ ترپاٹھی کو جان بوجھ کر نشانہ بناتے ہوئے سوشل میڈیا پر ان کے خلاف پروپیگنڈہ کیا جارہا ہے۔ جبکہ یہ معاملہ محکمہ کی لاپرواہی اور انتظامی غفلت کا نتیجہ ہے۔